نیل کے ساحل تک
سفر نامه
www.KitaboSunnat.com
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی صاحب
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور
ادارہ آب حیات ٹرسٹ
محلہ عارفی اندرون با ڑ والی پلی جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
0300-9458876
نیل کے ساحل تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ آب حیات لاہور
AAB-E-HAYAT
جلد: ۲۳ شمارہ: ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۳ء

سفرنامہ یوگنڈہ، دریائے نیل

نیل کے ساحل تک

2008

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

الجامعۃ الرشیدیہ
0300-9458876
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

اپنی بات	(۳)	کھانوں میں لوبیا دال	۳۶
نیل کے ساحل تک	(۴)	افریقی خبزہ	۳۷
ڈاکٹر محمد شریف کا دعوت نامہ	(۶)	قذافی کے مہمان	۳۸
ایتھوپیا دار الحکومت ادیس بابا	(۱۶)	نئی ویبو اسٹیڈیم میں بینرز	۳۹
این ٹی بی ائیر پورٹ	(۱۸)	کالوں کی بہار	۴۰
کمپالا کی طرف روانگی	(۲۰)	افریقی نے میلہ لوٹ لیا	۴۱
عیدی امین کا تذکرہ	(۲۲)	صوفیاء کرام	۴۲
سرینا ہوٹل	(۲۷)	افریقن مستورات	۴۳
افریقن رقص	(۲۷)	مطعومات و مشروبات	۴۳
گالف کارس ہوٹل کمپالا	(۲۸)	مے نوشی و بادہ فروشی	۴۴
لوگنڈہ زبان کے ضروری الفاظ	(۳۰)	مطالعہ کا فقدان	۴۴
یوگنڈہ میں زبان کا مسئلہ	(۳۳)	عراقی مہمانوں کے جذبات	۴۵
مولانا ابو الکلام آزاد کی یاد	(۳۴)	لفٹ میں یاد خدا	۴۶
طہارت و نظافت	(۳۵)	زلزلہ فگن صدائے حریت	۵۲
ملکہ کوہسار مری کی یاد	(۳۵)	کمپالا کی عظیم الشان مسجد	۶۱

بقیہ فہرست مضامین آخر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بات

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والرسل وعلی آلہ الطیبین الطاہرین

الحمدللہ، رب تعالٰی نے کرم نوازی فرمائی، ۲۰۰۸ء میں افریقی ملک یوگنڈہ، اس کے دارالحکومت کمپالا اور یوگنڈہ کے سیاحتی مقام جنجا اور سرچشمہ نیل پر جانے کی توفیق دی، کمپالا کے نیکی ویبو اسٹیڈیم میں ایک عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

پیش نظر کتاب میرا پانچواں سفر نامہ ہے، اس سے پہلے سفید سمندر کے ساحل تک، تپتے صحرا، کاروان حرمین شریفین اور سلگتے ریگزار کے عنوان سے میرے سفر نامے احباب کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں، احباب نے ان سفر نامہ کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے، داد تحسین پیش کی ہے۔

اس سفر نامہ میں یوگنڈہ، دارالحکومت کمپالا، دریائے نیل، جھیل ملکہ وکٹوریہ، یوگنڈہ میں مسلم عیسائی کشاکش، قادیانی سرگرمیوں کے احوال بیان کیے گئے ہیں، ان کے علاوہ اس ملک میں کیا دیکھا اور کیا سنا اس کے احوال حسب بساط بیان کیے گئے ہیں، پڑھنے والوں کو ان شاءاللہ یہ سفر نامہ بھی پسند آئے گا۔

سفر نامہ کے مندرجات ۲۰۰۸ء ہی کے تحریر شدہ ہیں، طباعت کا موقع اب میسر آیا ہے، جسے آب حیات کے قارئین بھی پڑھیں گے اور کتابی ذوق رکھنے والے بھی۔

خادم اسلام،

محمود الرشید حدوٹی

۱۰ ستمبر ۲۰۲۳، بروز اتوار، جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

۳ بجے وقت التہجد

ماہنامہ آب حیات لاہور، اکتوبر ۲۰۲۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیل کے ساحل تک

افریقی ملک یوگنڈہ ۲۰۰۸ء کے دلچسپ سفر کی روئیداد

۷ مارچ ۲۰۰۸ء کو ہماری ٹکٹ افریقی ملک یوگنڈہ کے لیے اوکے اور سیٹیں کنفرم ہوچکی تھیں، برادر ذی وقار، یاروں کے یار، حب دار، ملنسار، وفاشعار و وفادار دوست قاری وسیم احمد عباسی حفظہ اللہ نے مطلع فرمایا کہ ۱۷ مارچ ۲۰۰۸ء کو روانگی طے ہے، یہ بھی اطلاع تھی کہ جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کی انتظامیہ کی طرف سے دعوت نامہ بھی آچکا ہے، یہ دعوت نامہ ڈاکٹر محمد شریف احمد حفظہ اللہ کی طرف سے تھا، جو جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کے ناظم اعلیٰ (جنرل سیکریٹری) اور دنیائے کفر کے خلاف خم ٹھونک کر میدان عمل میں کام کرنے والے ایک غیور و جسور مسلمان ہیں، جن کی انتظامی صلاحیتیں قابل دید و داد ہیں۔

یہی وہ موسم تھا جب بندہ راقم الحروف سفر حرمین شریفین کی تیاری میں مگن تھا، انتظام وانصرام ہوچکا تھا کہ میں بیت اللہ کے دیدار اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کی سعادت حاصل کرآؤں، مگر مناسک حج چونکہ ابھی ابھی ادا ہوئے تھے اس بناء پر حکومت سعودیہ کی جانب سے ابھی تک عمرہ کے لیے ویزے بند تھے، جب جمعیت الدعوۃ کی طرف سے دعوت نامہ آن پہنچا تو اسی لیے حامی بھرلی گئی کہ جب تک عمرہ کے لیے ویزے جاری ہوتے تب تک ہماری واپسی ہو جائے گی۔

۱۷ مارچ کو راقم الحروف اپنے کاشانہ فقیری حدوٹ سے نکلا، نماز عصر مسجد میں باجماعت ادا کی، گھر کی مستورات، والدہ ماجدہ اور والد ماجد نے حسب عادت ادعیہ صالحہ کے ساتھ تودیعی کلمات سے نوازا، نماز مغرب ۲۲ میل کے مقام پر واقع ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیٹرول پمپ کی مسجد میں ادا کی، فراغت کے بعد ہم راولپنڈی کی سمت روانہ ہوئے، کوئی آدھ پون گھنٹے کے بعد راولپنڈی ہائی وے پر پہنچ گئے، جہاں برادر ذی قدر واحتشام جناب قاری وسیم احمد عباسی حفظہ اللہ اپنی گاڑی میں دیدہ ودل فرش راہ کیے ہمہ تن محو انتظار تھے،ان کی قیادت وسیادت میں چکلالہ ائیر پورٹ کی جانب روانہ ہو گئے، ہائی وے پر ٹریفک کی بے ہنگمی اور اژدھام کے باعث ہمیں ہوائی اڈے پر پہنچنے میں تاخیر ہوئی،اس تاخیر کے باوجود ہم ہی وہ لوگ تھے جو سب احباب سے پہلے ہوائی اڈے پر پہنچے۔

تھوڑی ہی دیر بیتی تھی کہ جناب قاری وسیم احمد صاحب کے برادر اکبر جناب ندیم احمد عباسی صاحب سے ملاقات ہوئی،ندیم احمد عباسی اور ان کے برادر خورد جناب عبدالحنان عباسی پی آئی اے میں کام کرتے ہیں،ان کی ڈیوٹی یہیں پر ہے، مختصر علیک سلیک کے بعد قاری وسیم احمد صاحب کی طرف سے مختصر ضیافت کا اہتمام کیا گیا، لطفِ ضیافت اٹھانے کے بعد ہماری نگاہیں اب ائیر پورٹ کی دیواروں پر معلق گھڑیوں اور گرین سگنل کی جانب مبذول ہو گئیں کہ کب نقارہ رحلت بجے گا اور ہم ہوا کے دوش پر ہزاروں فٹ کی بلندی پر محو پرواز ہوں گے۔

یہاں یہ بات اطلاع دیے بغیر آگے بڑھنا مناسب نہیں لگتا کہ قاری وسیم احمد عباسی اور جناب ندیم احمد عباسی صاحب کا ذکر خیر نہ کیا جائے، یہ دو برادران وہ ہیں جن سے نصف صدی سے تعلقات استوار ہیں،جب بندہ ناچیز سنی تحریک الطلبہ کی سرگرمیاں ملکہ کوہسار میں جاری رکھے ہوئے تھا،عہدِ طفلی تھا،شبانہ روز تنظیم کی ترقی کے لیے سرگردانی جاری تھی کہ یہ دو بھائی مل گئے، جنھوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تحریک کو ملکہ کوہسار میں متعارف کرانے میں دریادلی سے کام لیا،مشوروں اور معاونتوں سے نوازا،پروگراموں کی تشہیری مہم میں شانے کے ساتھ شانہ ملایا،شب بھر ہم لوگ دیواروں پر اعلانات اور منشور لکھتے رہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، نامساعد حالات کے پیش نظر ہم لوگوں کو اپنے مشن سے آگاہ کرتے تھے، یہ وہ دور تھا جس میں ہمارے پاس گاڑی تو کیا موٹر سائیکل تک نہ ہوتی تھی، مگر جذبے و ولولے تازہ تھے، جن کی بدولت ہم دن دیکھتے تھے اور نہ ہی رات، کام، کام اور بس کام پر جمے رہتے تھے۔

ائیر پورٹ اسلام آباد میں ضیافت سے لطف اندوز ہونے کے بعد قاری وسیم احمد صاحب نے جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کے ناظم اعلیٰ کی جانب سے لکھا جانے والا دعوت نامہ آگے کی جانب سرکایا اور مجھے تھمایا، اس دعوت نامہ میں یہ دعوت دی گئی تھی کہ آپ افریقی ملک یوگنڈہ کے دارالحکومت کمپالا میں نو تعمیر شدہ جامع مسجد کی افتتاحی تقریب اور ولادت رسول ﷺ کانفرنس میں شریک ہوں۔

یہ دعوت نامہ قیادہ شعبیہ اسلامیہ عالمیہ کے لیٹر پیڈ پر تھا، جو ۳ مارچ ۲۰۰۸ء کو جاری کیا گیا تھا، جس کی عبارت ملاحظہ فرمائیے

الاخ الشیخ محمود الرشید حدوتی، رئیس تحریر مجلہ آب حیات الشھریہ

یشرفنی ان ادعوکم للمشارکۃ فی افتتاح مسجد معمر القذافی الکبیر والاحتفال بالمولد النبوی الشریف الذی یصادف یوم التاسع عشر من شھر الربیع (مارس) ۱۳۷۶ من وفات الرسول ﷺ ۲۰۰۸ مسیحی بالعاصمۃ الاوغندیۃ کمبالا والالتقاء مع المئات من الفعالیات الاسلامیۃ من الاشراف وآل البیت وقیادات الطرق الصوفیۃ فی صلاۃ جامعۃ یؤمھا الاخ معمر القذافی قائد القیادۃ الشعبیۃ الاسلامیۃ العالمیۃ ۔ولاشک ان مشارکتکم فی ذالک الحدث الاسلامی بھذہ المناسبۃ الطیبۃ وفی وقت تتعرض فیہ شخصیۃ رسولنا الکریم للتشویہ یمثل انتصاراً لدیننا ونبینا الذی ارسل رحمۃ للعالمین ویساھم فی تقدیم الاسلام علی حقیقتہ فی عالمیتہ وانفتاحہ وانحیارہ الی الحق والفضیلۃ ودعوتہ الی الخیر والتسامح ولتعایش ولیس دین العنف والتطرف والارھاب کما یروّج لہ... واننا اذ نوجہ لکم الدعوۃ للمشارکۃ فی احیاء تلک المناسبۃ لامل فی استجابتکم الکریمۃ

وفقکم اللہ وسدد علی طریق الخیر والحق خطاکم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ محمد شریف احمد الامین العام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقفیت وشناسائی کی عمل فرمائی دیکھیے کہ جناب ندیم احمد عباسی چونکہ پی آئی میں کام کرتے ہیں،ان کی ہمراہی میں یہاں اندر داخل ہونے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہورہی، ندیم صاحب گویا ہمارے پروٹوکول افیسر تھے، مہمانوں کو ان کی بدولت یہاں پروٹوکول ملنا شروع ہو گیا، قاری وسیم احمد عباسی بذات خود اس سفر میں ہمارے ہمرکاب وہمراہ نہیں تھے، مگر الوداع کہنے والوں میں وہ ائیر پورٹ تک ہمراہ رہے، یہاں مصافحہ معانقہ اور نیک خواہشات کے ساتھ انہوں نے ہمیں روانہ ہونے سے قبل سلام تودیع کہا۔

جناب ندیم صاحب نے پیش قدمی کی، ٹیگ وصول کیے،امیگریشن سے بسہولت گزارا، لاؤنج میں نشست گاہِ انتظار پہ براجمان کیا، یہاں رفتہ رفتہ احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ہمارے ہمراہیوں میں جناب مولانا قاری محمد زرین صاحب کی مرنجاں مرنج شخصیت ہے جو جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی کے ناظم اعلیٰ ہیں، قاضی عبد الرشید صاحب ہیں جو جامعہ فاروقیہ کے مدیر المہام ہیں،وفاق المدارس العربیہ کے صوبائی ذمہ دار ہیں، مولانا نذیر فاروقی صاحب ہیں جو جامعہ معارف القرآن کے مدیر اعلیٰ اور جامع مسجد خلفاء راشدین اسلام آباد کے خطیب بے مثال ہیں، مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر ہیں، جامعہ بنوری ٹاؤن کے رئیس اور کلیۃ الدعوۃ طرابلس کے خریج وفاضل ،ان سمیت ہمارا یہ قافلہ حق ۲۴ لوگوں پر مشتمل تھا،ان میں کچھ اسلام آباد سے اور کچھ کراچی کے المطار الدولی سے شریک سفر ہوئے۔

۷ا مارچ کی شب ۱۰ بجے ہمیں اسلام آباد ائیر پورٹ سے پی آئی اے کی پرواز کے ذریعے کراچی کے لیے جانا تھا، مگر واہ پاکستان، یہاں کی باکمال پرواز اور لاجواب سروس ایک گھنٹہ تاخیر سے کراچی کی سمت روانہ ہونے کے لیے تیار ہوئی، برادرم ندیم صاحب ایک بار پھر سے نمودار ہوئے اور ہمیں ہمراہ لے کر ہوائی جہاز کی جانب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے، باہر نکلتے ہی پی آئی اے کی بڑی بڑی گاڑیاں باہر موجود تھیں،ان گاڑیوں میں بیٹھنے کی نہیں صرف کھڑے ہونے کی جگہ ہوتی ہے،شاید اس میں حکمت عملی یہ ہو کہ سفر دور کا نہیں ہوتا قریب کا ہوتا ہے،اس لیے نشست کی ضرورت نہیں ہوتی، ہم ان گاڑیوں میں کھڑے کھڑے ہی جہاز کی طرف آگے بڑھتے گئے، جہاز کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا کہ یہاں سیڑھی لگی ہے، جس کے ذریعے ہم جہاز کے داخلی دروازے تک رسائی پانے میں کامیاب ہوگئے، یہاں فضائی اور ہوائی میز بانوں نے سر ہلاتے ہوئے ہمارا استقبال کیا اور نشستوں کی طرف راہنمائی کی۔

جہاز کے اندر داخل ہو کر ہم نے اپنی مقررہ نشستوں کی راہ لی،اپنی ہینڈ کیری مقررہ مقامات پر رکھے اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے،بیٹھتے ہی اوراد و وظائف کا سلسلہ شروع کر دیا،آیت الکرسی اور سفری ادعیہ سے آغازِ سفر کیا، مسنون اَدعیہ کے ساتھ حفاظتی دُعا بھی وِرد زبان ہوگئی۔

محو پرواز ہونے سے قبل عملہ جہاز نے مسافروں کو ہدایات دیں، پہلی ہدایت یہ تھی کہ مسافر اپنا سیٹ بیلٹ باندھ لیں، دوسری ہدایت یہ تھی کہ کسی بھی مرحلہ پہ آکسیجن ختم ہو جاتی ہے تو آکسیجن ماسک خود بخود آپ کے سامنے ہوگا، جسے آپ ناک پر چڑھالیں، تیسری ہدایت یہ تھی کہ ہنگامی صورت حال کے پیش نظر آپ کی سیٹ کے نیچے حفاظتی جیکٹ موجود ہے، جسے پہن کر، منہ کے ذریعے اس میں ہوا بھر لیں،ان مختصر سی ہدایات کے بعد عملہ جہاز نے اپنی اندرونی ذمہ داریاں ادا کیں، پھر اعلان ہوا کہ جہاز پرواز کے لیے تیار ہے،زمینی عملہ سے درخواست ہے کہ وہ گراؤنڈ کی طرف چلا جائے، اسی اعلان کے ساتھ جہاز کے ساتھ لگی سیڑھی اتار لی گئی، زمینی عملہ زمین پر پہنچ گیا۔

رفتہ رفتہ جہاز رن وے پر رینگنا شروع ہوگیا، کچھ دیر بعد اس کی رفتار میں تیزی آگئی، جہاز نے ایک پیاری سی اڑان بھری، زمین کو چھوڑ کر فضا میں بلند ہونا شروع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا، پہلے ترچھا پھر فضا میں سیدھا ہو گیا، جہاز کے فضا میں سیدھا ہوتے ہی فضائی میز بانوں نے مسافروں کی ریفریشمنٹ کے لیے حسب استعداد وتیاری تناول کے لیے پیش کیا، قریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد اِعلان ہوا کہ ہم کراچی جناح ٹرمینل پر اترنے والے ہیں، یہ اعلان رات کے دو بجے کے قریب ہوا، جہاز کراچی جناح ٹرمینل پر لینڈ کر گیا، ہم نے بخیر وعافیت پہنچنے پر بارگاہ رب العالمین میں کلماتِ تشکر وامتنان ادا کیے۔

کراچی پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ جن احباب نے واپسی پر کراچی رکنا تھا انہوں نے اپنی مقررہ تاریخ پہ روانگی منسوخ کروائی، پھر کچھ دیر ہمیں یہاں قیام کرنا پڑا، یہاں سے ہمیں اِمارات ائیر لائن سے دوبئی پہنچنا تھا، چنانچہ تین بجے کے قریب ہم دوبارہ سے کراچی ائیرپورٹ پر ہوائی فضائی ضابطوں کی بھٹی سے گزرنے لگے، چونکہ ہمارے پاسپورٹس پر یوگنڈہ کا ویزہ نہیں لگا ہوا تھا، نہ ہی یوگنڈہ کی مہر ثبت تھی۔

اِمارات ائیرلائنز کے چیکنگ کاؤنٹر پہ ایک نوجوان بیٹھا تھا، جسے ہمارے پاس ویزہ نہ ہونے کی بناء پر تعجب ہو رہا تھا، ہمارے رفیقِ سفر اور جمعیت الدعوۃ کی طرف سے اس قافلے کے ذمہ دار جناب شمس الحق حقانی صاحب نے کافی پروف وثبوت مہیا کیے مگر وہ گھبرا رہا تھا، اسی لیے اس نے اپنے ایک سینئر سے رابطہ کیا، اتنی دیر میں راقم الحروف نماز کی ادائیگی کے لیے قریبی مسجد کی طرف روانہ ہو گیا، جہاں سفری نماز (قصر نماز) ادا کی، واپسی پر مسئلہ حل ہو چکا تھا، احباب امیگریشن سے گزرتے ہوئے اپنی اگلی منزل کی سمت رواں دواں تھے۔

راقم الحروف اور خطہ جنت نظیر کشمیر سے تعلق رکھنے والے ایک درویش عالم حضرت مولانا عبدالستار صاحب اپنا متاع سفر لیے امیگریشن کے پاس پہنچ گئے، امیگریشن کی ایک خاتون نے طنزیہ کہا کہ ان ایام میں بہت زیادہ جماعتیں بیرونی دنیا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف محو سفر ہیں؟ اسلام بہت پھیل رہا ہے؟ میں نے اسے برجستہ جواب دیا کہ ظالم حکمران (پرویز مشرف) جب تک برسراقتدار رہے، اس کی مظالمانہ کارروائیاں جاری رہیں تو یہ فطرت کا نظام ہے، اسلام اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے، یہ اسلام کا مزاج ہے، اسے جتنا دبانے کی کوشش کی جاتی ہے اتنا ہی یہ پھیلتا ہے، پھولتا ہے، رواج پاتا ہے۔

ہم امیگریشن کی ایک اور پلصراط سے گزرتے ہوئے بیرون ملک روانگی والے لاؤنج میں پہنچ گئے، جہاں بہت سے مسافر پہلے ہی سے انتظار کی صلیب پر معلق تھے، نماز فجر کا وقت قریب آرہا تھا، ہم نے نماز فجر بروقت ادا کی، پھر جہاز کی سمت روانہ ہوئے، بین الاقوامی سفر کے لیے اب مشکلات پہلے سے کہیں زیادہ ہو چکی ہیں، گھڑی، موبائل، چابیاں، حتی کہ ویسکوٹ تک یہاں اُتروالی جاتی ہے، پھر سکینر سے گزارا جاتا ہے، ہمہ قسم تسلی کے باوجود اگر سکینر سے گھنٹیوں کی آواز آرہی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس اب بھی کوئی لوہے والی چیز موجود ہے، اب جوتے اتروائے جاتے ہیں، جس سے کنفرم ہو جاتا ہے کہ جوتے میں موجود لوہے کے کیل آپ کی کلیئرنس کی راہ میں حائل تھے، پگڑی والوں کے لیے یہ نئی پرابلم پیدا ہو گئی ہے کہ ڈی ٹیکٹر اب پگڑی کے اوپر پھیرا جاتا ہے، بعدازاں جامہ تلاشی لی جاتی ہے، تلاشی لینے والوں کے ہاتھوں پہ دستانے ہوتے ہیں، یوں بین الاقوامی سفر کرنے والوں کو ان مراحل مشکلہ کی پلصراط عبور کرنا پڑتی ہے، مسلمان سخت دلگیر، مغموم اور کبیدہ خاطر ہوتے ہیں، مگر انگریز جو پہلے سے بھی ہلکے پھلکے، نیم برہنہ ہوتے ہیں وہ پھرتی سے تمام قابل گرفت سامان اتار کر ان کے سپرد کر دیتے ہیں۔

اِمارات ائیر لائنز پہ ہم مقررہ مقامات پہ سامان رکھنے کے بعد اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے، سفری اَدعیہ ماثورہ، حفاظتی اَدعیہ سے اپنی زبان کو مہک پہنچانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے، جہاز کے فضائی میز بانوں نے وہی روایتی ہدایات کا سلسلہ ایک بار پھر سے بیان کرنا شروع کر دیا، پہلے اگر بزبان اردو تھا تو اب بزبان عربی، انگریزی اور بزبان اِشارہ ہدایات جاری کی جارہی تھیں۔

فضائی میز بان تو اسلام آباد تا کراچی بھی تھے جو پی آئی اے کی پرواز میں مسافروں کی خدمت پہ مامور تھے، اب یہاں عملہ بدل گیا، میز بان بدل گئے، جہاز بدل گئے، ماحول بدل گیا، اشارے اور کنائے تک بدل گئے، اندازِ تکلم و تفہم تک تبدیل ہو گیا، اِماراتی فضائی میز بانوں کا رعب ودبدبہ، جاہ و حشمت، ان کی پھرتیاں، آنیاں جانیاں اور چابک دستیاں زائرین کو ورطہ حیرت میں گم کر دیتی ہیں۔

اِماراتی فضائی میز بانوں کی تعلیم و تربیت اور مہمان نوازی عجیب اور حیرت انگیز ہے، انہوں نے اپنے فضائی مہمانوں کے اعزاز و اکرام، کلمات ترحیب، خیر مقدمی انداز نا قابل فراموش ہے، صرف اہلاً وّسہلاً مرحبا پر ہی داد و تحسین نہیں بنتی، جس انداز میں ناشتہ کروایا گیا وہ بھی ایک انوکھا اور نرالا اندازِ اکرام تھا، یہ انداز اماراتی ائیر لائنز کی سابقہ روایات کے عین مطابق تھا، اِماراتی میز بانوں کی جانب سے پیش کیا جانے والا ناشتہ اتنا بھاری بھر کم تھا کہ گزشتہ کئی گھنٹوں سے تھکے ہارے مسافر چند ہی لمحے گزرنے کے بعد اپنی اپنی نشست گاہوں پر ہی آغوش نیند میں چلے گئے، جب کچھ لمحات بیتنے کے بعد آنکھیں کھلیں تو اماراتی ائیر لائنز کا جہاز سمندری حدود کو کہیں دور چھوڑ کر دوبئی کی شہری حدود میں داخل ہو رہا تھا۔

کئی ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز جہاز میں ہر مسافر کی نشست کے سامنے سکرین موجود ہوتی ہے، جس سے جہاز کے پل پل بدلتے رخ، اتار چڑھاؤ، گزرگاہ سب دیکھنے والے کو دکھائی دے رہا ہوتا ہے، جب جہاز دوبئی کی حدود میں داخل ہوا تو کافی روشنی ہو چکی تھی، دن چڑھ چکا تھا، جوں جوں جہاز کا کپتان جہاز کو نیچے اتارتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا رہا تھا توں توں دوبئی کی خوبصورت گلیاں، بازار، سبزہ، لہلہاتے کھیت، ایک خاص سلیقے کے مطابق تعمیر شدہ عمارتیں، مکانات، جسم وجان کو فرحت مہیا کر رہے تھے، جہاز بہت ہی پیارے انداز میں زمین کی طرف اترنے لگا، چند ہی لمحوں میں جہاز فضا سے اتر کر زمین پر دوڑنے لگا، پھر رفتار میں رفتہ رفتہ کمی ہوتی گئی یہاں تک کہ رن وے پر رک ہی گیا۔

دوبئی ائیر پورٹ ہمارے دیکھے بھالے، جانچے پر کھے ائیر پورٹوں میں سے سب سے بڑا ائیر پورٹ ہے، جہاندیدہ لوگوں کے بقول سب سے بڑا ائیر پورٹ امریکہ کا ہے، پھر برطانیہ کا ایتھر وائیر پورٹ ہے پھر دوبئی کا ائیر پورٹ ہے، گویا جانکاروں کے علم ومعلومات کے مطابق یہ دنیا کا تیسرا بڑا ہوائی اڈا ہے۔

جہاز رکنے کے بعد ہم آہستہ آہستہ اپنا دستی سامان ہاتھوں میں تھامے جہاز سے باہر آئے، ہمارے زمین پر قدم رکھتے ہی دیو ہیکل برق رفتار بسیں ہماری سمت بڑھتی ہیں، بسیں جہاز کے قریب پہنچیں، ایسے لگ رہا تھا کہ بس ڈرائیوروں کو ہماری کنفرم آمد کا پتہ تھا، ہم ان بسوں پر سوار ہوئے، اگلی منزل کی جانب یہ بسیں تیز رفتاری سے بڑھنے لگیں، دوبئی ائیر پورٹ پر بھی دنیا بھر سے آنے والے مسافروں کو چھلنی سے چھانا اور پلصراط سے گزارا جاتا ہے۔

دوبئی ائیر پورٹ پر چیکنگ پہ مامور عملہ سخت گیر واقع ہوا ہے، ان کے ہاں رو رعایت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، نرمی، رِفق اور لینت دور دور تک دکھائی نہیں دیتی، ان کے ہاں اصول وضابطے اصل چیز ہیں وہ کسی ملک، کسی دیس، کسی شہر، کسی فیس کو نہیں دیکھتے، گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی، اپنا ہو یا پرایا، مسلم ہو یا غیر مسلم، ان کے پاس سب کو تولنے، ناپنے، چھاننے اور پرکھنے کا ایک ہی معیار ہے، جن چیزوں کے ہمراہ دوبئی میں داخلہ حکومتِ وقت نے منع کر رکھا ہے ان کے ہمراہ کسی صورت آدمی یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتا، آپ ہزار جتن کریں، ہزار درخواستیں گزاریں، ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منتیں کریں، رونے والی شکل بنائیں، اپنے کو مسکین و فقیر ظاہر کریں، چیں کریں یا چنیں کریں، چونکہ چنانچہ ان کے ہاں قابل تسلیم ہی نہیں ہے، چند لمحے دیکھنے کے بعد پھر وہ جیب والی موٹی آنکھیں نکالتے ہی اندازِ تکلم بھی بدل دیتے ہیں، ان کے بدلتے تیور دیکھ کر بندہ کے اَوسان خطا ہو جاتے ہیں، پھر ان کی بات کے سامنے سر تسلیم خم کیے بغیر چارہ ہی نہیں ہوتا۔

ان شدت پسند چیکروں کی شدّتِ گرفت دیکھ کر پاکستانی چیکر معصوم لگتے ہیں، جو معصومانہ اَداؤں کی لاج رکھتے ہوئے مسافروں کے ساتھ کئی بار نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں، دیارِ غیر میں اپنے دیس کے لوگ رہ رہ کر یاد آتے ہیں، یہاں چچا ماموں، بیٹا باپ کا واسطہ کارگر ہوتا ہے جب کہ دوبئی میں ایسا نہیں ہوتا، ہمارے ہاں چچا ماموں، بیٹا باپ کام نہ آئے تو کم از کم بانی پاکستان قائدا عظم محمد علی کی تصویر جس قیمتی کاغذ پر لال، نیلے اور پیلے کلر میں پرنٹ ہوتی ہے وہ ضرور کام آتا ہے بلکہ قائدِ اعظم کی رنگ برنگی تصویر والے ان قیمتی کاغذوں کے سامنے بڑے بڑے دم نہیں مار سکتے، ڈھیر ہو جاتے ہیں۔

پاکستانی لوگ چھوٹی موٹی کوتاہیوں پر صرف نظر کر لیتے ہیں، اغماض و چشم پوشی سے کام لیتے ہیں، حقائق بتانے پر مشکلات سے نکلنے کا راستہ بھی بتا دیتے ہیں، مگر دوبئی والے تو اصول، ضابطے، قانون اور طے شدہ ایس او پیز کے سامنے کسی کی بات تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، ہمیں دوبئی کے ان تفتیشیوں کی سخت گیری سے یوں لگا کہ امریکی جبر و ظلم کی چکی چلانے والے صدر بش دہشت گردی کے خلاف جنگ میں آدھی سے زیادہ مدد ان لوگوں سے لیتا ہے، جو داڑھی اور صاحبانِ جبہ و دستار کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

عالمی دہشت گرد امریکہ کی دہشت گردانہ پالیسیوں کے باعث مسلم ممالک سخت عتاب و عذاب سے گزر رہے ہیں، چیکنگ تو کراچی ایئرپورٹ پر بھی بڑی سخت کی گئی تھی، چیکنگ یہاں دوبئی ایئرپورٹ پر بھی بڑی سختی سے کی گئی، مگر جب ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دستی بیگوں کی تصاویر کمپیوٹر سکرینوں پر دکھائی دیں تو پھر انہیں کھلوانے کا حکم جاری کیا گیا، راقم الحروف، جامعہ محمدیہ کے مدیر مولانا ظہور علوی، جامعہ معارف القرآن کے مدیر مولانا نذیر فاروقی تین لوگوں کے دستی بیگ دوبئی ائیر پورٹ کے کیمروں کی آنکھ سے بچ نہ پائے۔

راقم الحروف نے اپنا دستی بیگ کھولنے سے پہلے ڈیوٹی پر موجود ایک بھلے مانس خاتون کو مطلع کیا کہ میرے بیگ میں ایک معصوم سی، چھوٹی اور ننھی سی قینچی موجود ہے، جس سے موتراشی کی جاتی ہے، موتراشی سنت نبوی ہے، میری زبان سے عربی زبان میں سنت نبوی کے الفاظ جب اس بھلے مانس عرب خاتون کے کانوں کی دہلیز سے ٹکرائے تو خاموش ہوگئی، لیکن کمپیوٹر کی سکرین پر رازہائے سربستہ سے پردہ سرکانے والے عمل نے اس شخص کو زقند لگانے پر مجبور کر دیا۔

وہ شخص اپنی نشست سے کسی چھلانگ لگانے والے پھرتیلے چارپائے کی طرح اٹھا، اٹھتے ہی وہ بڑبڑایا، ہم نے اسے بھی سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کا درس دیا، اسے سمجھایا کہ جناب ایک ننھی سی بے ضرر سی قینچی اس میں موجود ہے جس سے ہم مسلمان موتراشی کا کام لیتے ہیں، مگر تمام اَدِلّہ قاطعہ اور براہین ساطِعہ سننے کے باوجود وہ شخص ٹس سے مس نہیں ہوا، اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہم نے اس شخص کو سمجھایا کہ اس قدر امریکی غلامی اچھی نہیں ہے، اس نے ہماری شکستہ سی عربی سخنوری سننے کے باوجود قینچیاں نکلوائیں اور کوڑادان کی خوراک بناڈالیں۔

اس پلصراط سے جان چھوٹی تو اعلان کر دیا گیا کہ یوگنڈہ جانے والے مسافرین گیٹ نمبر ۲۶ پر تشریف لے جائیں، دوبئی ائیر پورٹ پر کافی تعداد میں گیٹ موجود ہیں، مسافروں کی سہولت کے لیے ان پر نمبر لکھے گئے ہیں، گیٹ کو عربی میں بوابہ کہا جاتا ہے، بوابہ رقم ۲۶ کا مطلب ہے ۲۶ نمبر گیٹ، جونہی ہم متاع فقیری ہاتھوں میں تھامے بوابہ رقم ۲۶ کی سمت بڑھے تو ہماری نگاہیں تاحد نظر پھیلے ہوئے سیاہ فام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افریقیوں پر مرکوز ہو گئیں، یہ لوگ بھی سفر کی تھکان سے چور چور تھے، انتظار گاہ کی تمام کرسیاں ان لوگوں نے قابو کر رکھی تھیں، جہاں تھکان اتارنے کے لیے خواب خرگوش میں مست یہ لوگ خراٹے بھر رہے تھے، خدا معلوم کب سے یہ لوگ یہاں بیٹھے بیٹھے سو گئے؟ ہم نے یہاں امیگریشن میں بورڈنگ کارڈ دکھائے اور انتظار گاہ میں پہنچ گئے۔

دوبئ ائیر پورٹ کسی ماہر بلکہ باکمال ماہر تعمیرات نے ڈیزائن کیا ہے، یہ ائیر پورٹ بہت ہی شاندار، دلکش، دلربا اور جاذب دل ونگاہ ہے، اس کی عمارت انتہائی عالی شان اور دل موہی ہے، یہ کالے کالے، موٹے موٹے ہونٹوں والے، دیو ہیکل افریقی جہاں بیٹھے تھے یہ جگہ ان کی شایان شان نہیں تھی، اس انتظار گاہ میں صرف ایک ہی بیت الخلاء تھا، صفائی و ستھرائی بھی خاص نہیں تھی، پیاس کے ستائے ہوئے مسافروں کے لیے ٹھنڈے پانی کا انتظام وانصرام بھی نہیں تھا۔

چند لمحے ہم لوگ افریقیوں کی اس بڑی تعداد کے بیچ میں گھومتے گھامتے رہے، پھر اسی بوابہ رقم ۲۶ سے اندر داخل ہوئے، ہمیں یہاں سے جہاز تک رسائی میں کئی راستوں کو عبور کرنا پڑا، آگے بڑھتے ہی دیو ہیکل لگژری بسوں پر سوار ہوئے، یہ بسیں کافی دیر تک اپنے مقررہ راستوں پر چلتی رہیں، آگے بڑھتی رہیں، برق رفتار بسوں نے جب کافی دیر میں یہ مسافت طے کی تو ہم محو حیرت تھے کہ دوبئ ائیر پورٹ کس قدر طوالت لیے ہوئے ہے، جوں جوں یہ بسیں اپنی منزل کی سمت بڑھتی جاتی تھیں توں توں ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔

اسی دوران ہمارے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ دوبئ حکومت نے ائیر پورٹ کی توسیع کے لیے ابھی مزید جگہ خرید لی ہے، جس پر ائیر پورٹ کشادہ ووسیع کیا جائے گا، پہلے والے میں اضافہ کیا جائے گا، جب اس نئی خرید کی گئی جگہ پر ائیر پورٹ تعمیر ہو گا تو پہلے والے ائیر پورٹ میں دوچند اضافہ ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم لوگ اماراتی ائیر لائنز پر سوار ہوئے، وہی سفری وظائف، وہی اوراد کا سلسلہ، وہی آیات، حفاظتی دعائیں لبوں پر رقصاں ہو گئیں، دوبئی سے یوگنڈہ کافی دور ہے، مسافت پہلے سے زیادہ ہونے کی وجہ سے طبعی خوف نے گھیر رکھا ہے۔

جہاز کے فضائی میز بانوں نے حفاظتی ہدایات جاری کیں، زمینی عملے کو زمین پر چلے جانے کا حکم جاری کر دیا گیا، چند ہی لمحوں بعد اماراتی جہاز نے زمین پر رینگنا شروع کر دیا، بہت دیر تک زمین پر آگے کی سمت بڑھتا رہا، رن وے پر دوڑتا رہا، بہت دور سے جا کر جہاز نے اڑان بھری، بہت ہی تیزی سے زمین چھوڑ کر فضا میں اپنی لائن پر اڑنے لگا۔

ناشتے کا وقت ختم ہو چکا تھا، اب دوپہر کے کھانے کا وقت تھا، مگر جہاز نے افریقی ملک ایتھوپیا کے دارالحکومت اَدیس بابا میں تھوڑی دیر ٹھہرنا تھا، یہاں کچھ مسافروں کو اتارنا اور کچھ کو سوار کرنا تھا، اس لیے بہت ہی مختصر سی ریفریشمنٹ کروائی گئی، چند گھنٹوں کے بعد جہاز اَدیس بابا کے ائیر پورٹ پر اترا، جہاز یہاں ایک گھنٹہ رکا رہا، یوگنڈہ کی طرف جانے والے مسافروں کو یہاں نیچے نہیں اترنے دیا گیا۔

اَدیس بابا

اَدیس بابا ایتھوپیا کا دارالحکومت ہے، یہ ایتھوپیا کا سب سے بڑا شہر ہے، ۲۰۰۷ء کی مردم شماری میں اس کے باشندوں کی تعداد ساڑھے ستائیس لاکھ بتائی گئی ہے، ایتھوپیا کا انتہائی ترقی یافتہ، ثقافتی، فنکارانہ، مالی اور انتظامی مرکز ہے، ۱۸۸۹ء میں ادیس بابا ایتھوپیا کا دارالحکومت بنایا گیا، بعدازاں یہاں بین الاقوامی سفارت خانے کھولے گئے، ۱۹۲۶ اور ۱۹۲۷ میں یہاں معاشی ترقی ہوئی، ادیس بابا افریقہ کا سیاسی دار الحکومت مشہور ہے، یہاں بین الاقوامی تنظیمیں کام کرتی ہیں، اقوام متحدہ اور افریقی یونین یہاں خوب دلچسپی رکھتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادیس بابا کے بارے میں ایک رپورٹ بتاتی ہے کہ

A study based on DNA evidence from almost 1,000 people around the world suggests that all humans originate from a place close to Addis Ababa, leaving the region for the rest of the planet sometime around 100,000 years ago. The research indicated that genetic diversity decreases steadily the further one's ancestors travelled from Addis Ababa

دنیا بھر میں تقریباً ۱۰۰۰ لوگوں کے ڈی این اے شواہد پر مبنی ایک مطالعہ بتاتا ہے کہ تمام انسانوں کی ابتدا ادیس بابا کے قریب ایک جگہ سے ہوئی ہے، جو تقریباً ۱۰۰۰۰۰ سال پہلے کسی وقت کرہ ارض کے باقی حصوں کے لیے اس خطے کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ تحقیق نے اشارہ کیا کہ جینیاتی تنوع میں بتدریج کمی واقع ہوتی ہے جب کسی کے آباؤاجداد نے ادیس ابابا سے سفر کیا۔

یہاں چرچوں کی کثرت ہے جہاں عیسائی اپنے عقیدے اور نظریے کے مطابق بندگی بجالاتے ہیں، یہاں مساجد بھی ہیں جہاں مسلمان اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں، سب سے زیادہ قابل ذکر مسجد نور ہے، جو شہر کے مرکز میں مرکاٹو میں واقع تھی، یہ ۱۹۲۲ میں اطالوی حکومت کے حکم سے تعمیر کی گئی تھی، نور مسجد کو ایک قدیم ترین اسلامی مندر کے طور پر شمار کیا جاتا ہے جسے حال ہی میں اسلامی فن تعمیر کے ساتھ دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے جس کی خصوصیت گنبدوں، میناروں سے ہے۔

ہمیں پتہ چلا کہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ اسی علاقے کے تھے، اب دل فرطِ جذبات میں اچھل اچھل کر باہر آنا چاہتا تھا کہ کاش! یہ لوگ ہمیں صرف چند منٹوں کے لیے یہاں اترنے دیں تاکہ اس دھرتی پر قدم رکھنے کی سعادت عظمیٰ مل جائے جس کو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی نسبت حاصل ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ عشق مصطفوی میں یہاں سے وہاں پہنچے ہوں گے، (ایک رپورٹ کے مطابق بلال رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبشی مکہ میں پیدا ہوئے تھے) ان کے آباؤاجداد پہنچے ہوں گے، کتنا دور دراز کا علاقہ ہے؟ پھر کتنے مظالم برداشت کیے؟ مسجد نبوی کے مؤذن بنے، ان کی کیا شان تھی، قدم مکے کی گلیوں میں رکھتے تھے مگر ان کی چاپ جنت میں سنائی دی گئی، ادیس بابا بھی بہت خوبصورت اور شاندار علاقہ ہے، دور دور تک مکانات اور کئی منزلہ عمارتیں ہیں، جہاز کے شیشوں سے سارا منظر صاف دکھائی دے رہا ہے۔

این ٹی بی ائیر پورٹ

ایک گھنٹہ ہم نے ادیس بابا میں جہاز کے اندر ہی گزارا، ایک گھنٹہ بعد جہاز اسٹارٹ ہوا، رفتہ رفتہ ادیس بابا کے رن وے پر رینگنا شروع کر دیا، پھر فضا کی طرف اڑان بھری اور کئی ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ گیا، ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء کی سہ پہر تھی کہ ہم یوگنڈہ کے بین الاقوامی ائیر پورٹ این ٹی بی پہ اترے۔

یہاں جب باہر نکل کر ہم نے یمین ویسار دیکھا تو چہار سو ہریالی ہی ہریالی، سبزہ ہی سبزہ، لہلہاتی فصلیں، خوشگوار ہواؤں کے جھونکے، سرو قد درختوں کے جھنڈ، سپہر رفعت کی نیلگونی، کہیں کہیں فضا میں بادلوں کے مرغولے، یہ سب حسین مناظر دیکھ کر ہماری مسرت وشادمانی کی انتہا نہ رہی۔

چونکہ ہم نے اس سے پہلے بھی کئی افریقی ممالک کا سفر کیا ہے، جہاں چہار سو گرد وغبار دیکھی تھی، مگر یہاں یوگنڈہ میں بالکل برعکس ماحول ومنظر دکھائی دیا، وہاں گرم لو چلتی تھی جب کہ یہاں ٹھنڈی ہوا کے تازہ جھونکے مشام جاں کو معطر اور روح کو فرحت بخشتے ہیں، دوسرے افریقی ممالک کے لوگ اپنی جسم وجان کو بچانے کے لیے چہروں پر منڈا سے باندھ کر رکھتے ہیں جب کہ یہاں ایسی صورت حال نہیں ہے۔

ہم جہاز سے اتر کر آگے کی سمت بڑھتے گئے، یہاں دوسرے ہوائی اڈوں کی طرح جہازوں اور مسافروں کا ہجوم دیکھنے میں نہیں آیا، یہاں جہاز نے ہمیں خارجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستہ سے اتنا دور نہیں اتارا تھا کہ ہمیں بسوں کی ضرورت پیش آتی، بس ہم جہاز سے نکلتے ہی سیدھا قانونی تقاضے پورے کرنے کے لیے امیگریشن والوں کے پاس پہنچے، اپنے پاسپورٹ نکالے اور بھائی شمس الحق صاحب کے پاس جمع کروائے، چونکہ ہم نے پاکستان سے دوبئی اور دوبئی سے ادیس بابا اور ادیس بابا سے این ٹی بی ائیر پورٹ تک بغیر ویزہ سفر کیا ہے، ابھی ویزہ لگنا باقی ہے۔

جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے رضاکار پہلے ہی سے ہمارے استقبال کے لیے یہاں چشم براہ تھے، بڑے تپاک و گرم جوشی سے ان لوگوں نے مہمانوں کا استقبال کیا، جمعیت الدعوۃ کے رضاکاروں نے ہمارے ویزے لگوائے، فی ویزہ ۱۵۰ امریکی ڈالر کے عوض لگایا گیا، پاکستانی رقم قریباً بارہ ہزار روپے، جتنی دیر میں ویزہ لگتا اتنی دیر میں ہم نے وضو کیا، منہ ہاتھ دھوئے، احباب نے نماز ادا کی، جن احباب نے سامان بک کروایا تھا انہوں نے اپنا سامان سفر وصول کیا۔

این ٹی بی ائیر پورٹ پر پولیس کی تعداد کوئی زیادہ دیکھنے میں نہیں آئی، ایک کالے افریقی پولیس مین نے دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے بے زبان مخلوق تربیت یافتہ کتے کی لگام تھام رکھی تھی، جو بڑی سبک رفتاری سے سامان سفر سونگھتا اور آگے کی سمت بڑھتا چلا جاتا تھا، سامان کے ساتھ ساتھ اہل سامان کو بھی سونگھتا تھا، یہاں ہم نے دیکھا کہ اہل یوگنڈہ نے تفتیش کے لیے جدید وسائل وذرائع بروئے کار لانے کی بجائے قدیمی طریقہ تفتیش ہی کو اہمیت دے رکھی ہے۔

این ٹی بی ائیر پورٹ پر ہم بہت ہی قلیل وقت ٹھہرے، آدھ گھنٹہ یا اس سے بھی کم، جو نہی ہم مطار الدولی سے باہر آئے تو ہماری نگاہوں کے سامنے انتہائی آرام دہ، لگژری گاڑیاں موجود تھیں، ڈرائیور مہمانوں کے لیے دیدہ ودل فرش راہ کیے ہوئے تھے، ہم ان گاڑیوں پر سوار ہوئے، ماشاء اللہ اچھی حالت میں تھیں، ان میں عمدہ نشستوں کے ساتھ ساتھ اے سی بھی تھا، یہ گاڑیاں جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ اور قیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبیہ نے کرائے پر حاصل کررکھی تھیں، یہ گاڑیاں این ٹی بی ائیرپورٹ سے لے کر واپسی تک ہمارے ساتھ رہیں، ہماری راہنمائی کے لیے یوگنڈہ کے مسلم برادر عبداللطیف اور طرابلس کے عبدالفتاح ہمہ وقت ہمارے لیے دستیاب تھے۔

کمپالا کی طرف روانگی

ان لگژری گاڑیوں میں بیٹھ کر ہم یوگنڈہ کے دارالحکومت کمپالا کی سمت روانہ ہوگئے، کمپالا یوگنڈہ کا کیپٹل ہے، دارالحکومت کمپالا این ٹی بی ائیرپورٹ سے ۳۷ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے،این ٹی بی ائیرپورٹ کی دوسری جانب جس پر پہلے نظر نہیں پڑی تھی، وہ وہ تھی جس پر چھوٹے چھوٹے بہت سے جہاز کھڑے دکھائی دیے۔

سہولیات کے لحاظ سے این ٹی بی بھی مالا مال ہے، اجنبی مہمانوں اور مسافروں کے لیے یہاں بوٹانیکل ہوٹل، این ٹی بی گاف کلب، این ٹی بی ریزرٹ، بیچ ہوٹل، این ٹی بی سائنگ کلب، چڑیاگھر، ۴ ترکیز بار، وکٹوریہ ہوٹل، این ٹی بی ہیٹر، سٹیٹ ہاؤس، بوما گیٹ، سویاٹیز ہوٹل، ائیرپورٹ گیسٹ ہاؤس، این ٹی بی اور فلائیٹ ہوٹل بھی موجود ہے، این ٹی بی سے کچھ فاصلے پر وکٹوریہ لیک بھی گزرتا ہے، مگر ہمارے میزبانوں نے ہمیں دارالحکومت کمپالا کے ہی کسی مہمان خانے یا ہوٹل میں ٹھہرانے کا فیصلہ اور انتظام کررکھا تھا۔

این ٹی بی سے کمپالا روڈ پر گزرتے ہوئے ہمیں دائیں اور بائیں دلکش مکانات دکھائی دیے، ہر سو سبزہ وہریالی، لہلہاتے کھیت وکھلیان، جھومتے درختوں کی ڈالیاں اور شاخیں، چشم بصارت کو دعوت نظارہ دے رہی تھیں، کمپالا روڈ پر ہماری نگاہ ایک چرچ پر پڑی، جس نے اشارہ دیا کہ یوگنڈہ میں عیسائی لوگ بستے ہیں، یہاں ان کی اکثریت ہے جو صلیب کے پجاری اور تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس گرجاگھر کو دیکھ کر میں عالم حیرت میں گم تھا کہ ہم کہاں پہنچ گئے، اتنے میں چند میل کی مسافت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری نگاہ ایک مسجد کے میناروں پہ پڑی، تھوڑے فاصلے پر ایک اور مسجد پر نگاہ پڑی تو دل باغ باغ ہو گیا، کہ الحمدللہ اس کفرستان میں بھی کچھ لوگ یادِ خدا میں مست و مگن ہیں، کچھ ایسے عبادت خانے بھی ہیں جہاں جبین نیاز اللہ کے حضور خم کی جاتی ہے۔

یوگنڈہ میں بہت خوفناک اور فلک بوس پہاڑوں کا سلسلہ نہیں ہے، مگر دلکش، جاذبِ دل و نگاہ چھوٹی چھوٹی خوبصورت پہاڑیاں ضرور ہیں، ان پر سبزہ ہے، سرسبز و شاداب درخت ہیں، جو نگاہوں کو خیرہ ہی نہیں کرتیں بلکہ مشامِ جان کو معطر بھی کیے دیتی ہیں۔

ان پہاڑیوں کے بیچوں بیچ کھیل کے شیدائی کھیل میں مصروف دکھائی دے رہے ہیں، یہاں کھیل کے میدانوں میں فٹ بالروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کھیل گویا ان کی گھٹی میں رکھا گیا ہے، دکاندار، کارخانے دار، کسان اور زمیندار انتہائی تندہی اور دلجمعی سے اپنے کارہائے حیات سرانجام دے رہے ہیں۔

بڑی بڑی شاہراؤں اور موٹرویز کے جال سے یہ ملک خالی ہے، گاڑیوں کی کثرت نہ سہی مگر یہ سلیقہ شعاری ان لوگوں میں ہم نے دیکھی ہے کہ یہاں ہجوم کارواں کے باعث گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں ہیں اور نہ ہی کسی مقام پر ٹریفک جام ہے، اپنی رفتار سے گاڑیوں کا پہیہ چلتا ہے اور چلتا چلا جا رہا ہے۔

کسی مقام پر ہم نے گاڑی غلط پارک کی ہوئی نہیں دیکھی جس سے نظامِ زندگی مفلوج ہو یا ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جائے، ٹریفک کے گزرنے اور راستہ ملنے تک ہر ڈرائیور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے، این ٹی بی ایئرپورٹ سے دارالحکومت کمپالا تک قریباً ہمارا پون گھنٹہ صرف ہوا۔

اس دوران ہم ربِ کائنات کی بوقلمونیوں، کاریگریوں، صناعیوں اور چہار سو بکھری قدرتوں کا نظارہ کرتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدی امین کا تذکرہ

این ٹی بی ائیر پورٹ سے دارالحکومت کمپالا تک یوگنڈہ کے سابق مطلق العنان راہنما جناب عیدی امین کا ذکر خیر بھی ہوتا رہا، جس نے یوگنڈہ میں معاشی انقلاب برپا کیا تھا، جس نے مسلمانوں کو بڑا سہارا دیا تھا، جس نے امریکی نظام کے تار پود بکھیرے ہی نہیں تھے امریکی غلامی کے تاج پاؤں کے ٹھوکر سے اڑا کر رکھ دیے تھے، جس نے امریکی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی تھی۔

جب پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس زمانہ میں یوگنڈہ کا عیدی امین ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے پاکستان کی اتباع کرتے ہوئے یوگنڈہ میں قادیانیوں کا کافر قرار دیا تھا، بعد ازاں حالات کی ستم رانیوں اور تلخی دوراں کی شدت کے باعث جناب عیدی امین کو جلا وطن کر دیا گیا، سعودی عرب نے عیدی امین کو پناہ دی تھی، بلآخر وقت موعود آن پہنچا اور عیدی امین اپنے دیس سے دور ہی جان دے گیا۔

عیدی امین کے بارے میں منفی احوال حیات بھی موجود ہیں، جو اس کے مخالفین ہی کی زبانوں پر رقصاں نہیں ہیں بلکہ سوشل میڈیا کی دنیا اس کی خونخوار داستانوں سے بھری ہوئی ہے، کہا جاتا ہے کہ عیدی امین ۷۰ کی دہائی میں ایک مطلق العنان ڈکٹیٹر ہی نہیں تھا بلکہ ظالم ڈکٹیٹر تھا، سفاک تھا جس کی سفاکانہ داستانوں کے چرچے پورے صحرائے کبریٰ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اس نے اپنے دور اقتدار میں اختیارات کا نہ صرف غلط استعمال کیا بلکہ ناجائز استعمال بھی کیا، عیدی امین ۱۹۲۵ میں یوگنڈہ کے ایک چھوٹے سے شہر کوبوکو میں پیدا ہوا، یوگنڈہ ۱۸۹۴ سے افریقہ کے دوسرے ممالک کی طرح برطانیہ کے زیر تسلط تھا، ۲۱ سالہ عیدی امین جس فوج میں بھرتی ہوا وہ برطانیہ ہی کی فوج تھی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدی امین فوج میں ایک باورچی کی حیثیت سے گیا تھا مگر مرور وقت کے ساتھ ساتھ وہ لفٹیننٹ کے عہدے تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا، اس عہدے پر عیدی نے صومالین قزاقوں اور کینیائی باغیوں کے خلاف زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔

یوگنڈہ نے ۱۹۶۲ میں برطانیہ سے آزادی کا پروانہ حاصل کیا، ۱۹۶۵ میں عیدی امین یوگنڈین فوج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا، اسی دوران ملٹن اوبو نامی ایک شخص آزاد یوگنڈہ کا وزیر اعظم بنا، عیدی اور ملٹن دونوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کرپٹ تھے، ان دونوں نے مل کر ہاتھی دانت اور سونے کی اینٹیں سمگل کر کے خوب مال بنایا، یہی مال و دولت ان دو طاقتور لوگوں کے درمیان نزاع کا باعث بنا، اس باہمی رسہ کشی کے باعث عیدی امین نے تخت شاہی الٹ دیا، خود عنان حکومت سنبھال لی، جب کہ اوبو کو جبری طور پر جلاوطن کر کے تنزانیہ روانہ کر دیا۔

اوبو کے دور حکومت میں مہنگائی کا جن بے قابو ہو گیا تھا، رشوت ستانی عروج پر تھی، ملک معاشی زبوں حالی کا شکار ہو گیا تھا، امن وامان کی صورت حال انتہائی مخدوش اور دگرگوں تھی، اوبو کے طرز حکمرانی سے لوگ اطمینان قلبی سے محروم تھے، اس لیے اس کا تختہ الٹنے کے باعث لوگ شاداں و فرحاں ہو گئے۔

اوبو کی سیاہ اعمالیوں کو سامنے رکھتے ہوئے عیدی امین جب بر سر اقتدار آیا تو اسے لوگوں نے دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا، اسے ویلکم کیا، مسرت و شادمانی اس قدر تھی کہ لوگوں نے خوب رقص کیا، عیدی نے عورتوں کے بڑے ہجوم میں خود بھی رقص کیا اور اپنے کو لوگوں کا مسیحا ظاہر کیا، جب کہ انجانے لوگ نہیں جانتے تھے کہ وحشت و سفاکیت کا اصل کھیل اب شروع ہو رہا ہے۔

عیدی امین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے انسانی فلاح و بہبود اور رفاہ عامہ کے کاموں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی، اس نے بر سر اقتدار آتے ہی آئین کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض حصوں کو معطل کر دیا تھا، اس نے فوجی عدالتوں کو شہری قوانین سے بالاتر قرار دیا تھا، عیدی نے سفاکیت کا آغاز کرتے ہوئے سابق وزیراعظم اوبو کے حامیوں کا قتل عام شروع کروایا، عیدی نے یوگنڈہ میں موجود ایشیائی باشندوں کو بھی جبری طور پر نکل جانے کا حکم جاری کر دیا، ان میں پاکستانی نژاد اور ہندوستانی لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کے باعث برطانیہ سمیت مختلف ممالک نے یوگنڈہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر دیے تھے، اس کے رد عمل میں عیدی امین نے یوگنڈہ میں موجود بین الاقوامی کمپنیز کو جبراً اپنے قبضے میں لے لیا تھا، یوگنڈہ کے صحافی، دکاندار، تاجر عیدی کے مظالم سے محفوظ نہیں تھے۔

عیدی اپنے ہی قبیلہ کے لوگوں کو انسان خیال کرتا تھا، انہیں نوازتا تھا، بڑے بڑے مناصب پر انہیں فائز کرتا تھا، جب کہ یوگنڈہ کی باقی آبادی اس کے لیے جانوروں اور بھیڑ بکریوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

آٹھ سالہ دور اقتدار میں عیدی نے یوگنڈین عوام کو ہر طرح سے حراساں کیا، ان کے حقوق پائمال کیے، انہیں سکھ کا سانس نہیں لینے دیا، ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق پانچ لاکھ لوگ عیدی کی ایماء پر موت کے گھاٹ اتارے گئے تھے، جب کہ یوگنڈہ اس وقت صرف ایک کروڑ افراد پر مشتمل ملک تھا، جس میں اس قدر تعداد ناکردہ جرم کی سزا میں ماری گئی تھی۔

سفاک عیدی کے زمانہ میں دکاندار مارے گئے، کاشتکاروں کے لیے موت کے پروانوں پر دستخط کیے گئے، طالب علموں کو اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھونے پڑے، کلرکوں کا قتل عام کیا گیا، ججوں کو مارا گیا، وکلاء کو موت کے گھاٹ اتارا گیا، عامۃ الناس بھی اس کی وحشت ناک کارروائیوں سے محفوظ نہیں تھے، سفاک عیدی امین اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالفین اور دشمنوں کو عبرت ناک سزا دلوانے کے لیے ان کی شرم گاہیں اور نازک اعضا کٹوا دیتا تھا، اپنے قبائل کی لڑکیوں کے علاوہ دوسری لڑکیوں کو اغوا کروالیتا تھا اور ان کے پیٹ چاک کروا دیتا تھا۔

جب عیدی کی غیر انسانی حرکات و سکنات کے باعث مغربی دنیا نے اس سے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا تو یہ جدید ترین ہتھیاروں کے حصول کی خاطر سوویت یونین کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا، یہ دائیں بائیں تعلقات استوار کرنے کے لیے کوشاں رہا مگر اپنے دیس کے باشندوں پر مظالم میں کوئی کمی نہیں کی۔

کہا جاتا ہے کہ عیدی امین نے یوگنڈہ بھر سے تمام معذور افراد کو چن چن کر یکجا کیا، اس کے اس اقدام سے یوں محسوس ہونے لگا کہ شاید عیدی ان معذوروں کے لیے کوئی وظائف یا حکومتی روزینے مقرر کرنے لگا ہے، مگر وائے افسوس کہ عیدی امین نے اپنی سفاکانہ طبیعت کے باعث ان ۴۵۰۰ لوگوں کو دریائے نیل کی اچھلتی کودتی موجوں کے سپرد کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیا، جہاں یہ معذور سمندری مگر مچھوں کی خوراک بن گئے۔

عیدی امین کے ایک خدمت گار الگانامی نے مغربی میڈیا کو یہاں سے بھاگنے کے بعد ایک انٹرویو دیا تھا، جس میں اس نے انکشاف کیا تھا کہ عیدی امین آدم خور ہے، وہ انسانی گوشت کھاتا ہے، جس کے فریج میں اعضائے انسانی بھرے ہوئے تھے، خصوصاً یہ اپنے دشمنوں کے سر کاٹ کر اپنے فریجوں میں رکھ دیا کرتا، یوگنڈہ کی وہ خواتین جو اس کی مخالف ہوتیں تھیں، یا اس کے ساتھ تعلقات استوار نہ کرتیں تھیں یا اس کے ساتھ بے وفائی کی مرتکب ٹھہرتیں تھیں تو ان کے بھی سر قلم کروا کر ریفریجیٹر کی زینت بنا دیا کرتا تھا۔

عیدی امین پر نشر کی گئی رپورٹوں میں اسے دیدہ دلیر کہا گیا ہے، اس کی دیدہ دلیری کا ایک واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ایک بار ملکہ برطانیہ کی یوں تذلیل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ اس نے ملکہ الزبتھ کی سالگرہ کے موقع پر اسے ایک تحفہ بھیجا، اس تحفہ کے بدلہ میں عیدی نے ملکہ سے اس کا جانگیہ مانگا، ایک بار اس نے ملکہ الزبتھ کی یہ کہہ کر تضحیک کی کہ اگر وہ ایک مرتبہ اس کے ساتھ شب باشی کر لے تبھی اسے پتہ چلے گا کہ اصل مرد اور مردانگی کیا ہوتی ہے۔

عیدی ظالم تھا، جابر تھا، ستم گر تھا، مطلق العنان ڈکٹیٹر تھا، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک زانی بھی تھا جو ہوس رانی کے لیے من پسند عورتوں کی خدمات لیے ہوئے تھا، جوان سے اپنے جسم کی مالش کرواتا تھا، ان کو شب باشی کے لیے اپنے پاس رکھتا تھا، بوس و کنار تو عام کیا کرتا تھا، اپنی منکوحات کے علاوہ اس کی شہوت کی تسکین کے لیے خوبصورت لڑکیوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہوا کرتی تھی، جن سے یہ اپنی جنسی خواہشات کو تسکین دیا کرتا تھا، ایک رپورٹ کے مطابق عیدی جائز اور ناجائز ساٹھ کے لگ بھگ بچوں کا باپ تھا۔

برطانیہ سے سفارتی تعلقات کا خاتمہ عیدی امین کے دور میں ہی ہوا تھا، اس وجہ سے اس نے یوگنڈہ میں موجود تمام برطانوی املاک پر قبضہ کر لیا تھا، اس لیے اپنے کو فاتح برطانیہ کہلوانے پر فخر محسوس کرتا تھا۔

ظالم ظالم ہی ہوتا ہے، ستم گر ستم گر ہی ہوتا ہے، ایک نہ ایک دن یہ اپنے کردہ و ناکردہ جرائم کی سزا پاتا ہی ہے، اسے اس کے مظالم کی جلد یا بدیر سزا ملا ہی کرتی ہے، عیدی امین پر ایک وہ وقت بھی آیا جب جانفشاں، طاقتور فوج کے باوجود وہ کمزور ترین بن گیا تھا، فوجی طاقت ڈھیر ہو گئی تھی۔

آٹھ سال لیلائے اقتدار سے چمٹے رہنے کے بعد پڑوسی ملک تنزانیہ اور اپنے ملک کے باغیوں نے اسے ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا، راہ فرار اختیار کرنے کے بعد یہ لیبیا میں ایک سال تک مقیم رہا، ایک سال بعد اس نے یوگنڈہ میں بغاوت کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناکام کوشش کی، بعدازاں سعودی عرب میں مستقل سکونت اختیار کرلی، ۲۰۰۳ء تک یہ مطلق العنان حکمران یہیں مقیم رہا، اپنے کو یوگنڈہ کا تاحیات صدر کہلوانے والا عیدی امین آج سعودی عرب کے شہر جدہ کے کسی گمنام گورستان کی گمنام قبر میں بوسیدہ ہڈیوں کی شکل اختیار کرچکا ہے۔

سرینا ہوٹل

تھوڑی دیر میں ہم کمپالا پہنچ گئے، تھکان سے چور چور تھے، پہلی جائے استراحت و میزبان گاہ سرینا ہوٹل تھی، یہ سرینا ہوٹل یوگنڈہ میں بھی آغاخانیوں کی ملکیت ہے، یہاں ہمارے پاسپورٹ جمع کیے گئے، ہماری گردنوں میں شناخت کے لیے مہمان خصوصی کے کارڈ آویزاں کیے گئے۔

یہ خصوصی کارڈ ہمارے پروٹوکول کا حصہ تھے، افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش ،نیپال اور کئی ممالک کے مہمانوں سے کمرہ بھرا ہوا تھا، مگر وزارتِ داخلہ کے عملے کی پھرتی اور سبک رفتاری کا حال یہ تھا کہ آدھ گھنٹے میں سارا کام پایہ تکمیل کو پہنچا، اسی اثناء میں ہم نے نماز عصر قصر ادا کی، ہماری نماز عصر میں تاخیر ہوگئی تھی لیکن اللہ کی مہربانی سے مغرب سے پہلے پہلے ہم نے اسے آخری وقت میں ادا کرلیا تھا، نماز مغرب احباب نے سرینا ہوٹل کے ایک گوشے میں ادا کی۔

افریقن رقص

مختلف اقوام و ملل مسرت و شادمانی کا اظہار رائج طریقوں کے مطابق کرتی ہیں، یہاں کمپالا کے سرینا ہوٹل میں ایک تقریب انعقاد پذیر تھی، اس میں یوگنڈہ یونیورسٹی کی نوجوان طالبات نے بڑی گرمجوشی اور تپاک سے حصہ لیا، یہ نوجوان طالبات بڑی تعداد میں یہاں سرینا ہوٹل کے آنگن میں موجود تھیں، تقریب اختتام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پذیر ہوئی تو سرینا کے صحن میں عجیب و غریب قسم کی دھمالیں ڈالی گئیں، دھمالیں ڈالنے والی سب کالی کالی افریقن تھیں، مسلم اور غیر مسلم میں یہاں کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا، سوائے اس بات کے کہ مسلم عورت کا لباس پورے جسم پر ہوتا ہے جب کہ غیر مسلم عورت نیم برہنہ ہوتی ہے، سکارف، دوپٹہ، نقاب اور حجاب نام کی کوئی چیز ان کے جسموں پر نہیں ہوتی۔

ان کالی افریقنوں میں سب سے زیادہ فیشن ایبل وہ سمجھی جاتی ہے جس کے سر پر ٹوپی نما کپڑا بندھا ہوتا ہے، سر کے بال عموماً کھلے ہوتے ہیں، امیر و غریب افریقن کا فرق اس بات سے نمایاں ہوتا ہے کہ امیر عورتیں باقاعدگی سے بیوٹی پارلر سے مشین کے ذریعے مینڈھیاں بنواتی ہیں، غریب افریقن عورتیں اپنے بالوں کو شانوں کی عقبی جانب جوڑا بنا دیتی ہیں۔

افریقن عورتوں کی مینڈھیوں سے متعلق ہی شاید فقہ اسلامی میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا کہ انہیں پاکی حاصل کرنے کے لیے مینڈھیاں کھولنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ صرف اور صرف بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا دیں، میں نے کسی سے دریافت کیا کہ عورتوں کا یہ ہجوم کیوں ہے؟ مگر جس سے سوال کیا گیا تھا وہ سائل سے زیادہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا، مگر ایک جانکار نے بتایا کہ یہاں کرنل معمر القذافی کی آمد ہو رہی ہے، اس کے استقبال کی تیاریاں جاری ہیں، یہ ریہرسل ہو رہی ہے۔

گاف کارس ہوٹل کمپالا

۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء کی شام، جب آفتاب لب بام پر پہنچ کر غروب ہو چکا تھا، ہم سرینا سے باہر نکلے، دھیمی دھیمی روشنی ابھی باقی تھی، شب دیجور چھانے والی تھی، ہم جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ آرام دہ، لگژری اور پر سہولت بسوں کی جانب روانہ ہوئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم ان میں سوار ہو گئے، کافی دور جا کر ڈرائیور نے یہ بس موڑی، اب سرینا ہوٹل ہمیں اپنی بائیں جانب دکھائی دے رہا تھا، ابھی ہم اس پر سوچ ہی رہے تھے کہ چند لمحوں کے گزرتے ہی ہم ایک دوسرے ہوٹل کے مرکزی دروازے پر تھے۔

یہ گاف کارس ہوٹل تھا، جس کے استقبالیہ میں بہت ہی آرام دہ کرسیاں لگائی گئی تھیں، ہمارے کاروان میں شامل علماء کرام، مشائخ عظام، یہاں براجمان ہوئے، جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ نے فی کس کے حساب سے ایک کمرہ بک کروا رکھا تھا۔

استقبالیہ میں پاسپورٹ وصول کیے گئے، ان کی نقول تیار کی گئیں، ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا گیا، پھر ایک ایک مہمان کو ایک ایک بطاقہ دیا گیا، یہ بطاقہ اسی طرح تھا جیسے موبائل کمپنی کی سم والا بطاقہ ہوتا ہے، یہ کمپیوٹرائزڈ تھا، اس بطاقے کو لے کر ہر مہمان متعلقہ کمرے کی سمت روانہ ہوا، ہر مہمان کے ساتھ ہوٹل کا ایک ایک ملازم جاتا تھا، جو چابی سے تالے کھولنے والوں کو بتاتا کہ یہاں کمرے اسی بطاقہ سے کھولے جاتے ہیں۔

یہ بطاقہ دروازے میں موجود مقررہ جگہ پر داخل کیا جاتا ہے تو ہلکی سی سبز لائٹ جلتی ہے جس کے ساتھ ہی کڑک کی آواز آتی ہے اور پتہ چل جاتا ہے کہ دروازہ کھل چکا ہے، اس بطاقے کا کام ابھی عام نہیں ہوا، دروازہ کھولنے کے بعد اسے ایک دوسری جگہ پہ داخل کیا جاتا ہے تو کمرہ روشنی کے قمقموں سے جگمگا اٹھتا ہے۔

ہوٹل کے جس ملازم کو استقبالیہ سے ہمراہ روانہ کیا جاتا تھا وہ مختصر سی ہدایات دینے کے بعد واپس روانہ ہو جاتا تھا، تفصیلی معلومات کے لیے ہوٹل کے استقبالیہ میں ایک تعارفی کتابچہ موجود ہوتا ہے، اس کے علاوہ کمرے میں بھی کچھ نہ کچھ راہنمائی کا سامان موجود ہوتا ہے، کچھ کچھ راہنمائی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آنکھوں، ودیعت کیے ہوئے دماغ سے ہو جاتی ہے، جب کہیں کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو کمرے میں انٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کی سہولت دستیاب ہوتی ہے،اس کے ذریعے استقبالیہ سے رابطہ کر لیا جاتا ہے، اردو، عربی، ہندی، سندھی اس دیس میں اجنبی زبانیں ہیں، صرف اجنبی ہی نہیں بہت ہی غیر مانوس زبانیں ہیں، دن کے اُجالے اور شب کی تاریکی میں جتنا آپ یہ زبانیں یہاں بولتے رہیں سب سامع کے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں، کسی کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ بولنے والا کیا بول رہا ہے، مانگنے والا کیا مانگ رہا ہے۔

استقبالیہ میں موجود لوگ صرف انگریزی جانتے ہیں یا یوگنڈہ میں بولی جانے والی مقامی زبان سے آشنا ہیں، انگریزی یوگنڈہ کی دفتری زبان ہے، یہاں ناردرن ایریا کے لوگ بنٹو سپیکنگ ہیں، یوگنڈہ کے اکثر علاقوں میں لوگنڈہ luganda اور بوگنڈہ boganda بولی جاتی ہے، یہاں کے قبائل بوساگا اور باگیشو زبان بولتے ہیں، لیک کیاگا اور آرچولی (سوڈانی بارڈر کے قریبی) نائیلاٹیک زبان بولتے ہیں، ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں تھی، ضرورت کے درجہ میں انگریزی بول لیتے تھے، اگر کہیں فصاحت وبلاغت میں کمی ہوتی تو دوسرے احباب کی خدمات مستعار لینے میں کوئی قباحت وبرائی نہیں سمجھی جاتی تھی، ویسے میں نے اپنے طور پر کوشش کی تھی کہ یوگنڈہ زبان سیکھ لوں، کچھ کچھ الفاظ کا پتہ چل گیا تھا، ان الفاظ میں سے کچھ یہاں لکھ دیتا ہوں، تاکہ اندازہ ہوسکے کہ چند دنوں میں راقم الحروف نے کس قدر محنت سے یہ الفاظ سیکھے تھے۔

(Luganda زبان کے چند الفاظ)

Sebo. جناب، سر	Ndi Burungi. آئی ایم او کے
Nyabo. عورت، میڈم	Akayu kaliludawa? باتھ روم کہاں ہے
Olyotya. آپ کیسے ہیں؟	Oyagala ki? آپ کیا چاہتے ہیں
Kikati. اوپر کیا ہے؟	Nkuyambe mu ki? میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں
Webale. شکریہ	Enjala ennuma. میں بھوکا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Enyonta ennuma. میں پیاسا ہوں	Webale nnyo. بہت بہت شکریہ
Njagala kugende kampala	Wasuze otya noo صبح بخیر، گڈ مارننگ
میں کمپالا جانا چاہتا ہوں	Sula bulungi. شب بخیر، گڈ نائٹ
Nsaba kunkolera chai	Saawa meka? کیا وقت ہوا ہے
جناب میرے لیے کافی بنائیں	Ono mukwano Gwange
Nkoye. میں تھکا ہوا ہوں	یہ میرا دوست ہے
Gebaleko. بہت اچھا	Nindaako. میرا انتظار کرو
Njagala. میں چاہتا ہوں	Tulye ki olwaleero?
Njagala Taxi مجھے ٹیکسی چاہیے	ہم آج کیا کھائیں گے؟
Eliwa? کہاں ہے	Tugende. چھوڑیے ہمیں جانے دیں
Sente meka? کتنے کی ہے	Tugende ko wa? ہم کہاں جائیں
Oludde wa? آپ نے کہاں تاخیر کی	Gwe ani? آپ کا نام کیا ہے
Eddwaliro. ہسپتال	Oli otya.؟ آپ کیسے ہیں
Lima. کھودنا	Akatale. مارکیٹ
Tema. کٹائی کرنا، کاٹنا	Essomero. سکول
Buuka. کودنا، چھلانگ مارنا	Boda Boda. موٹر سائیکل
Lowooza. سوچ	Kuba. مار
Fumba. پکوائی	Soma. پڑھائی
Yimba. گانا	Nywa. پینا
Matooke. کچا کیلا	Zina. ناچ۔رقص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Nakati.سبزیاں	Menvu.کیلا
Binyebwa.زمینی گری دار میوے	Kawunga.مکس شدہ مکئی کا آٹا
Mwenge.کوئی بوتل	Kalo.باجرہ
Soda.کولڈ ڈرنگ، پیپسی، مرنڈا	Binjanjalo.پھلیاں
Siiba bulungi.عمدہ دن	Muccere.چاول
Kati kati.ابھی ابھی	Muwogo cassava.روٹ ٹیوبر
Tukusanyukidde.خوش آمدید، ویلکم	Luwombo.چکن، مٹن، بیف
Mwattu yingira.جناب! اندر آیئے	Tubasanyukidde.بہت لوگوں کو خوش آمدید
Mwattu tuula wansi.جناب نیچے بیٹھیے	Wattu.پلیز، جناب
Siiba bulungi.گڈ بائے	Mwattu ggalawo oluggi
Kale.آپ کا شکریہ، اوکے	مہربانی فرما کر دروازہ بند کر دیجیے
Owange.ایکس کیوزمی	Mwattu longoosa ekisenge
Wangi.آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟	Kyange.براہ مہربانی میرا کمرہ صاف کر دیجیے
Ndi musanyufu.میں خوش ہوں	Nsonyiwa.میں معافی چاہتا ہوں
Enjala ennuma.میں بھوکا ہوں	Tewali buzibu.کوئی مشکل نہیں ہے
Ennyonta ennuma.میں پیاسا ہوں	Tewali.(nothing)کچھ نہیں
Nzikusa.میں کھانا کر فل ہوں	Yee,nnyabo.جی ہاں میڈم
Ndi mulwadde.میں بیمار ہوں	Yee,ssebo.جی ہاں سر
Ndi munakuwavu.میں اداس ہوں	Nedda,ssebo.سر جی نہیں
Neeyagala.میں خود سے لطف اندوز ہو رہا ہوں	Nedda,nnyabo.میڈم نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Nkooye.میں تھکا ہوا ہوں	Erinnya.نام
Erinnya lyange.میرا نام	erinnya lyange nze Hadoti
Erinnya lyo.تیرا نام	میرا نام حدوٹی ہے
ggwe.تو، تم	akuyita ni?آپ کا نام کیا ہے؟
Ani. (who)کون؟	Bampita Hadoti.میں نے حدوٹی کو کال کی
ggwe ani?تم کون ہو؟	Amaka.فیملی maama.والدہ، ماں
erinnya lyo ggw ani?آپ کا نام کیا ہے؟	Taata.والد، باپ omwana.بچہ
Omuwala.لڑکی، بیٹی	Abaana.بہت سے بچے
Omulenzi.لڑکا۔ بیٹا	Njagala.میں پسند کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں
Muganda.بہن، بھائی	Njagala matooke.میں کیلا پسند کرتا ہوں
Jjajja.دادی، نانی	Njagala okudduka.میں بھاگنا پسند کرتا ہوں
Mwami.خاوند، مسٹر	Njagala okusamba mupiira.
Mukyaala.بیوی، مسز	میں فٹ بال کھیلنا پسند کرتا ہوں

یوگنڈہ میں زبان کا مسئلہ

ہمارے پاس وقت قلیل اور مقاصد جلیل تھے، کسی بھی ملک و قوم میں مہمان بن کر انسان جائے اور اس قوم کی زبان سے آشنائی نہ ہو تو سارا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے، شیرینی گفتار میں تلخی پیدا ہو جاتی ہے، اگر ہمیں انگریزی کے علاوہ بوگنڈہ، لوگنڈہ اور بنٹو زبان پر عبور ہوتا تو ہم سرسبز و شاداب ملک یوگنڈہ سے بہت ہی عمدہ معلومات لے کر واپس لوٹتے، ہم اپنی اِستطاعت، اِستعداد کے مطابق انگریزی میں بات کرتے تھے، مگر جب دل کی بات زبان پر مچلتی تو الفاظ ساتھ چھوڑ جاتے تھے، زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکھڑانے لگتی اور ہاتھوں کی پنج انگشت حرکت میں آجاتی تھیں،اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دل میں مچلنے والے خیالات نوک زبان پر الفاظ کی ہمراہی کے بغیر آجائیں۔

بوگنڈہ یالوگنڈہ ایک بنٹو زبان ہے جو عظیم افریقی جھیلوں کے علاقے میں بولی جاتی ہے،یہ یوگنڈہ کی بڑی زبانوں میں سے ایک ہے اور ۵.۵۶ ملین سے زیادہ یوگنڈہ،وسطی یوگنڈہ اور دارالحکومت کمپالا میں بولتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کی یاد

یہ ساری بات وہاں سے چلی کہ استقبالیہ سے فون پہ انگریزی میں بات ہوتی تھی، سو مجھے کمرہ نمبر ۴۱۹ الاٹ کیا گیا، گراؤنڈ فلور کے علاوہ گالف کارس ہوٹل کی پانچ منزلیں ہیں، چوتھی منزل ۴۰۱ سے شروع ہوتی ہے، میرا کمرہ باقی کمروں کی طرح خوبصورت تھا، سنگل بیڈ، کرسیاں، تی پائیاں، ٹی وی اور آئینے اس کے حسن وجمال کو دوبالا کر رہے تھے۔

ایلمونیم کی ہوادار کھڑکیاں اس پر مستزاد، کافی بنانے والا الیکٹریکل برتن ہمہ وقت کمرے میں دستیاب تھا، تنہائی کے عالم میں مجھے رہ رہ کر امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ یاد آرہے تھے، جو رانچی کے زنداں میں پابند سلاسل تھے، یہاں وہ قید تنہائی کاٹ رہے تھے اور قہوے کی کیتلی ان کے پاس دھری رہتی تھی۔

جیسمین کی پتی استعمال کرتے اور ادیبانہ اسلوب نگارش سے اپنے دل کی دنیا کو آباد کر لیتے تھے، مگر گالف کارس ہوٹل میں ہماری ادبی یتیمی کا یہ عالم تھا کہ پیکاسو کمپنی کا تیار کردہ ایک بال پن جیب میں دھرا منہ چڑھاتا تھا، دوسرا یوگنڈہ جیسے کالوں کے دیس میں سفید کاغذ عنقا تھا، ایک دن میں نے فون پہ استقبالیہ کو عرض کیا کہ میں پاکستانی صحافی ہوں مجھے لکھنے کے لیے کاغذ درکار ہے، حاتم طائی کی ذریت نے اے فور سائز کے صرف چار ورق روانہ کیے، میں بہت حیران ہوا کہ آج حاتم طائی کی روح اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ذریت، اپنے ان روحانی فرزندوں کے عمل سخاوت سے خوب تڑپی ہو گی، پھر میں ورطہ حیرت میں گم ہو گیا کہ یہ صحت مند کالا افریقی یہ چار ورقے اٹھا کر چار منزلیں عبور کرتے ہوئے یہاں کیسے پہنچا؟ میں نے اسے پھر کچھ فضائل سنائے تو وہ پھرتی سے گیا اور چار ورق مزید اٹھا لایا، اب میں نے سوچا کہ گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟ ان آٹھ اوراق پہ من کی دنیا کیسے بکھیری جا سکتی ہے؟ چنانچہ میں نے دماغی ہارڈ ڈسک کو بھی آن کیا اور چند کاغذی ٹکڑے بھی استعمال کیے، یوں ہمالیہ جیسے مضامین خیال صرف سرخیوں کی نذر کرتے چلے گئے۔

طہارت و نظافت

کمرے کو حسین و جمیل دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا، مگر ایک قباحت دیکھیے کہ بیت الخلاء کو صاف کرنے کے لیے پانی موجود تھا، استنجاء کے لیے کوئی انتظام وانصرام نہیں تھا، پورے یوگنڈہ میں بیت الخلاء میں استنجاء کے لیے پانی ہے اور نہ ہی لوٹا، نظافت وطہارت کے لیے بہت مشکل پیش آتی ہے، ہاں غسل خانے کے ساتھ ہاتھ دھونے والا برتن موجود ہے جو دیوار سے پیوست ہے، یہاں وضوء آسانی سے کیا جا سکتا ہے، وضوء والی جگہ پہ ایک منرل واٹر کی بوتل رکھی ہوئی ہے، جس پر واضح لکھا ہوا ہے کہ پینے کے لیے صاف پانی، اس طرح کافی بنانے والی جگہ پہ بھی ایسی ہی ایک بوتل رکھی ہوئی ہے۔

ملکہ کوہسار مری کی یاد

کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا جائے تو تاحدِ نگاہ سرسبز و شاداب میدان دکھائی دیتے ہیں، ان میدانوں کو گالف کارس کا نام دیا جاتا ہے، وہ دور آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جو چھوٹی ضرور ہے مگر ہے خوشنما اور جاذب دل و نگاہ، اس پہاڑی پر سرخ چھتوں والے مکانات ہیں، جو دن کی روشنی میں صاف دکھائی دے رہے ہیں، رات کی تاریکی میں اس پہاڑی کے مکانوں کی بجلی روشن ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ملکہ کوہسار مری کا شبینہ منظر آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگتا ہے، فلک بوس سرسبز وشاداب درختوں کی ایک لمبی قطار دکھائی دیتی ہے، معمولی سے ہوا کے جھونکے منظر میں حسن بکھیر دیتے ہیں۔

میں نے ایک دن ہوا چلنے کے دوران غور کیا کہ لمبا درخت کم از کم پانچ فٹ تک سبک رفتار ہوا کے جھونکوں سے جھولتا ہے، جھولنے سے زیادہ جھومتا دکھائی دیتا ہے، جی میں خیال آتا ہے کہ ہوا کے جھونکے چلتے رہیں اور یہ درخت جھومتے رہیں، دل مچلتا رہے، کمرے میں ایک قباحت اور دیکھنے میں آئی کہ ایک لکڑی کے بورڈ پر مجسمے ہی مجسمے ہیں، جنہوں نے دل ودماغ کو ماؤوف کررکھا ہے۔

کھانوں میں لوبیا دال

۱۸مارچ کی شام ہم نے سامان ومتاع سفر اپنے اپنے کمروں میں رکھا، کھانے کے لیے استقبالیہ سے اوپر والے پورشن میں کھانے کی جگہ بتادی گئی، پہلے دن ہمیں دریافت کرنا پڑا کہ مطعم کہاں ہے؟ اس پر مقررہ جگہ بتادی گئی، استقبالیہ کے پڑوس سے ایک لفٹ اوپر والی منزلوں کی طرف جاتی ہے، لفٹ کے ذریعے مطعم پہنچنا ہوا۔

تھکاوٹ اور تعب کے باعث طبیعت کا میلان اس طرف تھا کہ مطعم کی بجائے بستر پہ دراز ہوا جائے، مگر رات کی طوالت کا خوف اس بات کا متقاضی تھا کہ اگر شکم سیری مقصود نہیں تو چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

خیر جب ہم وہاں پہنچے جہاں کھانے کی مختلف انواع واقسام ڈشیں موجود تھیں تو کھانے کی متنوع قسمیں دیکھ کر حیرت ہوئی، مگر کہاں پاکستانی کھانے اور کہاں افریقی کھانے؟ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا جسے رغبت وشوق سے کھایا اور نوالہ بنایا جائے، گوشت کی طرف تو ہزار میلان کے باوجود بھی طبیعت مائل نہیں ہوئی اور نہ ہوتی تھی، کہ خدا جانے حلال بھی ہے یا نہیں؟ بے شمار کھانوں میں ایک لوبیا کی دال ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی تھی جسے ہم جانتے تھے کہ یہ پاکستان میں بھی ہوتی ہے، پکتی ہے اور کھائی بھی جاتی ہے، اسی دال میں بھگو بھگو کر ہم افریقی خبزہ کھاتے رہے اور آتش بھوک مٹاتے رہے۔

افریقی خُبزہ

اللہ اللہ جتنے دن یہاں گزارے افریقی خبزہ سے پالا پڑا رہا، خبزہ کیا تھا؟ پیسٹری کی شکل وشباہت رکھنے والی روٹی تھی، جو ہاتھوں سے توڑنا دشوار اور دانتوں سے چبانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا ہاں مضبوط، تیز دھار اور تیکھے دانتوں والے لوگ ہی اسے توڑ سکتے ہیں، اگر اس خبزے پر رحم و کرم کیا جاسکتا تھا تو ایک ہی صورت تھی کہ اسے چائے کی پیالی میں غوطہ دیا جاتا، کچھ دیر اسے وہاں سر نیہوڑائے رکھا جاتا پھر اسے نکالا جاتا اور پھرتی سے منہ میں ڈال دیا جاتا۔

یہ چھوٹی سی بلا ایسی ہمیں چمٹی کہ افریقہ میں جہاں کہیں تشریف لے جائیے یہ آپ کی جان نہیں چھوڑے گی، یہ خبزے ہر مقام پر آپ کا استقبال کریں گے، ان میں جسمانی حجم وسائز کا فرق تو آپ کو دکھائی دے گا مگر ذائقے اور شدت میں کہیں فرق نہیں ملے گا، عرض وطوالت میں فرق ضرور ہوگا مگر خاصیت ایک جیسی ہوگی۔

جہاں جائیے اس چھوٹی سی پیسٹری کو خبزہ ہی کہا جائے گا، اچھا بعض مقامات پر ہماری قسمت کھری ہو جاتی تھی جب خبزہ نرم ملتا، اسے چبانا آسان، توڑنا آسان اور انہضامی مشین کے سپرد کرنا اس سے بھی آسان ہوتا تھا، کہیں یہ خبزہ اس قدر سخت ہوتا کہ نگلنے میں نگلا نہ جاسکتا اور چبانے میں چبایا نہ جاسکتا، بلکہ اسے چبانا ہمالیہ سر کرنے کے مترادف ہوتا۔ افریقہ میں پاکستانی روٹی، پاکستانی نان، خمیری یا فطیری دستیاب نہیں تھی، توے والی چپاتی کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ پورے افریقہ میں کہیں تیار نہیں کی جاتی، ہم لوگ پاکستانی نان، فطیری، خمیری اور توے کی پتلی روٹی کو ترستے ہی رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قذافی کے مہمان

۱۹ مارچ ۲۰۰۸ء کو ہم اٹھے، وضوء کیا، نماز فجر ادا کی، انگریزی اخبارات آئے، ان کی شہ سرخیوں پر سرسری نگاہ ڈالی، ناشتہ کیا، معمولات سے فراغت پائی، تو ہمارے وفد کو اطلاع دی گئی کہ اب جلسہ گاہ پہنچنا ہے، یہ جلسہ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے تھا، کمپالا (یوگنڈہ کا دارالحکومت) کی ایک خوبصورت چوٹی پہ عظیم الشان جامع مسجد قذافی کا افتتاح بھی آج ہی تھا، ہم مہمان بھی کرنل معمر القذافی کے تھے، انہی کی دعوت پہ ہم افریقہ کے اس دور دراز ملک یوگنڈہ پہنچے تھے، ہمارے آنے جانے، رہنے سہنے کے تمام انتظامات شاہی تھے، ہم شاہی مہمان تھے۔

گالف کارس ہوٹل کے آنگن میں لگژری، آرام دہ بسیں موجود تھیں، ہم پاکستانی افغانی، بنگالی اور نیپالی لوگ ان میں سوار ہوئے، سفر کی دعاؤں سے آغاز سفر ہوا، جدھر جدھر سے یہ شاہی سواریاں منزل کی سمت آگے بڑھتی جارہی تھیں ادھر ادھر ہمیں انسانی قافلے پاپیادہ، قطار اندر قطار اجتماع گاہ کی سمت بڑھتے دکھائی دیے، رنگت کے کالے مگر روح و من کے اُجلے اور ستھرے، مرد و زن شوق و ذوق کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے، ان کے ہاتھوں میں یوگنڈہ اور لیبین پرچم تھے۔

جس سواری پہ ہم سوار تھے اسے ڈرائیور ایک ایسے مقام پر لے گیا جہاں سے ہمیں راستہ ملناد شوار دکھائی دے رہا تھا، چنانچہ اس نے ریورس گیئر لگالیا اور خصوصی مہمانوں والے مرکزی داخلی دروازے پر اتارا، یہاں چاک و چوبند افریقی نوجوان تلاشیاں بلکہ جامہ تلاشیاں لے رہے تھے، کچھ نہ کچھ شاہی مہمانوں کو بھی تلاشی دینا پڑی، ہمارے استقبال اور پروٹوکول کے لیے لیبیائی نوجوان عبدالفتاح ہی کافی تھا، مگر اس کے باوجود افریقی لوگوں نے ہمیں دیکھتے ہی دیدہ و دل فرش راہ کر دیے، یہاں سیرت النبی ﷺ کانفرنس ہو رہی تھی، جس اسٹیڈیم میں یہ کانفرنس انعقاد پذیر تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام نکی ویبو اسٹیڈیم تھا، یہ کمپالا کا شاید سب سے بڑا کھیل کا میدان تھا، جو اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کا شکوہ کناں تھا، ہمیں فیاضی ،اعزاز،اکرام اور پورے پروٹوکول کے ساتھ اس مقام پر بٹھایا گیا جہاں منصۃ الاجتماع بالکل آنکھوں کے سامنے تھا۔

نکی ویبو اسٹیڈیم میں ایمان افروز بینرز

نکی ویبو اسٹیڈیم میں سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے معنون عظیم الشان اجتماع کو دیکھ کر ایمان وایقان کو جلا ملی، اس عظیم الشان میدان میں خیر مقدمی بینرز سے لے کر مقصدیت کو اُجاگر کرنے والے بینرز سمیت ایک ایک تحریر دل ودماغ کے بند دریچے وا اور مشام جان کو معطر کر رہی ہے، ان بینرز میں اہل یوگنڈہ کی طرف سے کرنل معمر القذافی کے لیے ترحیبی کلمات ہم سب کو اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے، قرآنی آیات بھی ان تمام تحریروں میں جگمگا رہی تھیں جن میں رحمت للعالمین ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے، ایک بنیر پر لکھا تھا کہ جو راستہ ناپسندیدگی کی طرف بلاتا ہے وہ فساد کا راستہ ہے، ایک خوبصورت جملہ یہ مرقوم ہے کہ

وَفَاةُ مُحَمَّدٍ تَعنِي صَمتُ السَّمَآءِ نِهائِيًا عَنِ الكَلَامِ وَعَنِ الاِتِّصَالِ بِالاَرضِ مُبَاشَرَةً عَن طَرِيقِ الرُّسُلِ اِلَى يَومِ القِيَامَةُ

کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات وارتحال کا مطلب یہ ہے کہ آسمان کی آخری خاموشی اور قیامت کی صبح تک رسولوں کے ذریعے زمین سے رابطہ ختم۔

ایک ایمان افروز عبارت یہ نوشتہ دیوار ہے

وِلَادَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا اليَومِ لَيسَت صُدفَةُ لِاَنَّهُ خَاتَمُ الاَنبِيَآءِ

۱۲ ربیع الاول کے دن آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ہونا کوئی اتفاقیہ بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ تو خاتم الانبیاء ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر اہل کمپالا کی جانب سے یوں اظہارِ محبت کیا گیا کہ فرزندانِ کمپالا، اَبناء کمپالا اور یوگنڈہ کے دوسرے شہروں کے بیٹے افریقی اتحاد کے داعی اور بانی کرنل معمر القذافی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مرحبا کہتے ہیں۔

ایک مقام پر معمر القذافی کا یہ مشہور و معروف فرمان جگمگاتا ہوا دکھائی دیتا ہے اَلاِسلَامُ قَدَرُالبَشَرِیَۃُ،اسلام انسانیت کی پہچان ہے اور اَلاِسلَامُ دِینُ البَشَرِیَۃُ اور اسلام انسانوں کا دین ہے،۱۲ ربیع الاول ولادت مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دن اخلاق مصطفوی کی یاد دلاتا ہے۔

کالوں کی بہار

نکی ویبو اسٹیڈیم میں داخلے کے لیے ایک نہیں کئی راستے تھے، جن سے دنیا بھر سے تشریف لائے مہمان جوق در جوق، قطار اندر قطار داخل ہو رہے تھے، ہر سمت افریقی نوجوان، مرد وزن، بچے اور بوڑھے، گورے اور کالے دکھائی دے رہے تھے، ان سب میں بڑی تعداد کالوں کی تھی، یوں لگ رہا تھا کہ آج نکی ویبو اسٹیڈیم میں کالوں کی بہار آئی ہوئی ہے، اجلے، ستھرے، صاف وشفاف جبے، سروں پہ صافے، بعضوں کے چہروں پہ منڈاسے نمایاں دکھائی دے رہے تھے، یہاں بزرگ افریقیوں کی بھی ایک بڑی تعداد جلسہ سننے آئی تھی، ان کے ہاتھوں میں عصا تھے۔

پروگرام کے پروڈیوسر ایک افریقی شخص تھے، جنھوں نے پورے مجمع کو کنٹرول کر رکھا تھا، یہ شخص انگریزی، لوگنڈہ اور عربی زبان میں اپنی سخنوری کے جوہر دکھارہا تھا، انگریزی، عربی اور مقامی بوگنڈائی زبان سے سامعین کے کانوں میں رس گھولتا اور نوک زبان سے بولتا چلا جارہا تھا، انگریزی اور عربی سے لطف اندوز ہونے والے تعداد میں آٹے میں نمک کے برابر تھے، اس لیے ان دونوں زبانوں کے بولنے پر وہ داد سمیٹنے سے محروم رہتا تھا، لیکن جب وہ مقامی زبان بوگنڈہ یا لوگنڈہ میں محو سخن ہوتا تو اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجمع کی طرف سے ایسی داد ملتی تھی کہ ہمارے جیسے صمٌ بکمٌ عمیٌ لوگ بھی محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے، افریقی تو اس کی نوک زبان سے نکل کر لبوں پہ رقصاں ہونے والے الفاظ پر رقص کرنے لگتے تھے، اچھلتے تھے، ہاتھوں میں موجود اشیاء فضا میں لہرا کر داد تحسین پیش کرتے تھے، بزرگ افریقی اپنے ہاتھوں میں موجود عصاء لہرا لہرا کر اظہار مسرت کرتے تھے۔

افریقی نے میلہ لوٹ لیا

نکی ویبو اسٹیڈیم میں سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس بھی روایتی طریقے سے شروع کی گئی، جس میں پہلے تلاوت قرآن کریم سے دلوں کو گرمایا گیا، پھر نعت رسول مقبول ﷺ سے ایمان وایقان کو جلا بخشی گئی، نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لیے ایک افریقی کو دعوت دی گئی، یہ شخص تھا تو افریقی مگر کسی دوسرے ملک سے آیا تھا، سادہ سی ٹوپی سر پہ تھی، بے ڈھب اور کھلے ڈھلے چغے میں ملبوس تھا، اس نے عربی اور افریقی زبان کی آمیزیش کرتے ہوئے سارا میلہ لوٹ لیا تھا۔

افریقی سامعین تو رہے ایک طرف دوسرے ممالک سے تشریف لانے والے سامعین اور مہمان بھی محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے، اس کی سخنوری پر سب ہی سامعین سر دھنتے اور لوٹ پوٹ ہوتے رہے، کوئی متنفس بھی اس مجمع میں داد دیے بغیر نہ رہ سکا، سامعین اس کے انداز واسٹائل کے ساتھ ساتھ مدحیہ اشعار کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سامعین نے اس پر نوٹوں کی بارش کر دی تھی، نعت خواں نے ایک ہاتھ سے مائیک تھام رکھا تھا، سر سے داد سمیٹ رہا تھا، دوسرے ہاتھ سے مال سمیٹ رہا تھا، جب مال کی فراوانی سے جیب بھر چکی تو اب اس نے مال جیب میں گھسانا شروع کر دیا تھا، جب وہ نعت شریف پیش کرنے کے بعد مائیک چھوڑ چکا تو سامعین نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصرار کیا کہ ایک بار پھر نعت شریف سے مجمع کو گرمائیں اور اسی شخص سے نعت خوانی کروائیں، چنانچہ سامعین کے پرزور اصرار پر اسے دوبارہ موقع فراہم کیا گیا۔

نکی ویبو اسٹیڈیم کے اس وسیع و عریض مقام پر ہمیں اندازہ ہوا کہ مسلمان جہاں اور جس مقام پر بھی ہوں عشق مصطفےٰ ﷺ کا تار ہلانے کی ضرورت ہے، بس پھر مسلمان کے انداز محبت کو دیکھنا ہوتا ہے کہ اپنے آقا مدنی کریم ﷺ کے ساتھ مسلمان کو کس درجہ محبت، عشق اور عقیدت ہے۔

اسٹیج سیکرٹری نے افریقی ممالک سے تعلق رکھنے والے مختلف لوگوں کو دعوت سخن دی کہ وہ آکر شانِ مصطفےٰ ﷺ میں کچھ مدحیہ کلام پیش کریں، نعت خواں ٹولی کی شکل میں نمودار ہوتا اور ہدیہ نعت شریف سرور کونین ﷺ کے حضور میں پیش کرتا، ہمارے ساتھیوں میں سے ایک بنگالی مولانا صاحب نے انگریزی میں تقریر کی اور جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ اور ورلڈ پیپلز لیڈر شپ کو اس دور دراز ملک میں پروگرام کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔

صوفیاء کرام

پاکستان کی طرح یہاں افریقہ میں بھی صوفیائے کرام کثرت سے موجود ہیں، دنیا و مافیہا سے بے نیاز اپنی وضع قطع اور ظاہر و باطن سے دوسرے لوگوں سے قطعی ممتاز اور منفرد دکھائی دے رہے ہیں، جب کسی صوفی کو اظہارِ خیال کا موقع دیا جاتا ہے تو وہ دل و جان سے کلام پیش کرنے کا حق ادا کر دیتا ہے، سرکار مدینہ ﷺ کے حضور گلہائے عقیدت یوں پیش کرتا ہے کہ گویا سارے سامعین و مجمع کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہے، حضرت نبی کریم ﷺ، ان کے خلفائے کرام رضی اللہ عنہم اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افریقن مستورات

آج کے دن چونکہ یہاں غیر معمولی مسرت وفرحت کا اظہار کیا جارہا ہے، مردوں اور عورتوں میں خوشی کی لہر دوڑی ہوئی ہے، کہ آج ان کے دیس میں دنیا بھر کے مسلمان جمع تھے، افریقن عورتوں میں اکثریت ان کی تھی جن کو اس بات کا علم ہی نہ تھا کہ حجاب،اسکارف،پردہ مسلمان عورت کی شان اور دینی شعائر کا اہم حصہ ہے۔

اس اکثریت کے بیچوں بیچ کچھ ایسی سعادت مند خواتین کا بھی گزر ہورہا تھا جنہوں نے شرعی پردہ کیا ہوا ہے، ان کا سارا جسم مستور تھا، لمبی لمبی عباؤں سے ڈھکا ہوا تھا، جب کہ سورج سوا نیزے پر تھا، گرمی سخت تھی، چلچلاتی دھوپ دماغوں کے بھیجے کھولا رہی تھی، پسینہ سے ہر شخص شرابور تھا،ان مستورات کی وضع قطع،ہئیت وصورت سے یوں لگ رہا تھا کہ یہ کسی دینی مدرسہ کی فاضلات، طالبات یا معلمات ہیں پردہ جسموں پر اور چال ڈھال، رفتار اور انداز سے حیا دکھائی دے رہا تھا۔

مطعومات ومشروبات

یوگنڈہ میں فقر وفاقہ تو یقیناً ہے، قلاشی اور مفلسی کا یہ عالم صرف دنیوی معاملات میں ہی نہیں ہے بلکہ دینی معاملات میں بھی وہ بہت پسماندہ ہیں، کسی سے قبلہ کی سمت معلوم کی جائے تو آگے سے یوں حیران ہو کر دیکھتا ہے جیسے کہ اس سے کسی بری چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، قرآن وسنت پر مبنی تعلیمات سے لوگ کوسوں دور ہیں، ان کے طور طریقے انگریزوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں، ان میں مردوں اور عورتوں کا لباس بھی خلافِ سنت ہے ،طرزِ زندگی بھی سنت کے مطابق نہیں ہے، کھانے اور پینے کا سلیقہ اور طریقہ نہیں ہے، مطعومات ومشروبات کو بائیں ہاتھ سے استعمال میں لاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مے نوشی و بادہ فروشی

یوگنڈہ میں شراب نوشی کی کثرت ہے، جگہ جگہ مے نوش اور بادہ فروش دیکھنے کو ملتے ہیں، جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں اس کی ایک میز مکمل مختلف انواع واقسام کی شرابوں سے اٹی ہوئی ہے، دنیا بھر میں تیار ہونے والی کوئی شراب ایسی نہیں ہوگی جو یہاں نہیں موجود، سیاح اپنی مرضی سے اپنی پسندیدہ شراب کی بوتل اٹھاتے ہیں اور گالف کارس کے آنگن میں موجود سوئمنگ پول کے قریب جاکر مے نوشی کرتے ہیں، ہوٹل کی بیرونی جانب بھی ایک نشست گاہ ایسی ہے جہاں آرام دہ نشستیں موجود ہیں جن پر بیٹھ کو یہ مے نوش بادہ نوشی کرتے ہیں۔

مطالعہ کا فقدان

یہاں مطالعہ کا بڑا فقدان ہے، لٹریسی ریٹ بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، پورے شہر میں اخبارات، رسائل اور جرائد دیکھنے کو بھی نہیں ملتے، کتابوں کی دکان کہیں نظر سے نہیں گزری، عربی، انگریزی، بوگنڈہ لوگنڈہ کسی زبان کا اخبار تلاش کیا جائے تو دستیاب نہیں ہوتا۔

صرف اکلوتا اخبار ویژن دیکھنے کو ملا، جسے صبح سویرے ہوٹل انتظامیہ کمروں میں پہنچادیتی ہے، اس کے علاوہ شہر کے کسی بک اسٹال پہ کوئی اخبار نہیں ملتا، اس اخبار نے قذافی کی یوگنڈہ آمد پر خصوصی اشاعت پیش کی ہے، نکی ویبو اسٹیڈیم میں کی گئی قذافی کی تقریر صفحہ اول پہ شہ سرخی کے ساتھ شائع کی گئی ہے، اس شہ سرخی نے کمپالا کیا پورے یوگنڈہ میں آگ لگادی ہے، قذافی کی تقریر پر یہاں کے عیسائیوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھے ہیں، پادریوں نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے جسے اخبار نے ترجیحی بنیادوں پر شائع کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عراقی مہمانوں کے ایمانی جذبات

نکی ویبو اسٹیڈیم میں دنیا بھر کے مہمانوں کی طرح عراقی بھی آئے تھے، یہ عراقی نوجوان اپنے مخصوص عراقی لباس میں جلسہ گاہ میں پہنچے، سیکورٹی عملہ نے انہیں باقی مہمانوں کی چیکنگ کی طرح چیک کیا، چیکنگ کا یہ انداز ان عراقیوں نے محسوس کیا اور اسے اپنی توہین، تذلیل اور تحقیر خیال کیا۔

اس پر ان عراقی نوجوانوں نے صدائے احتجاج بلند کرنا شروع کر دی، جس پر سارا مجمع ان کی طرف متوجہ ہو گیا، ان کے ہاتھوں میں عراق کا قومی پرچم تھا، جسے وہ چومتے تھے اور فضا میں لہراتے تھے، جلسہ گاہ میں انہوں نے اپنی غیرت، اپنی حریت، اپنی آزادی اور بہادری کا تذکرہ کیا۔

اہل عراق پر عالمی دہشت گرد امریکہ کی طرف سے ڈھائے جانے والے وحشیانہ مظالم کا ذکر کرتے تھے، ایک عراقی نے غصیلے اور جوشیلے انداز میں اہل اسلام کی غیرت ایمانی کو جھنجھوڑتے ہوئے ان مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی طرف متوجہ کیا، کرنل معمر القذافی جنہوں نے اپنی تقریر کے دوران امریکہ کے دوغلے معیار کا نہ صرف تذکرہ کیا بلکہ مذمت بھی کی، اس دوران عراقی نوجوان نے اٹھ کر پھر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا، جس پر کرنل معمر القذافی نے اس کی حوصلہ افزائی کی، اس کے جذبات کو قابل قدر قرار دیا، جب اس نوجوان نے مثبت رد عمل دیکھا تو کسی شریف بچے کی طرح اپنی نشست پر بیٹھ کر تقریر سننے میں منہمک ہو گیا۔

چہروں کے رنگ بدل گئے

نکی ویبو اسٹیڈیم میں ہم سرسبز و شاداب گھاس پر بچھے قالینوں پر بہت دیر تک براجمان رہے، اس دوران سورج کی کرنیں چھن چھن کے ہمارے چہروں پر تسلسل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پڑرہی تھیں، دھیمی دھیمی ہوا کے جھونکے بھی چل رہے تھے، سورج کی شعاعیں اور ہوا کے جھونکوں کی آمیزش نے دیکھتے ہی دیکھتے یہ کمال کر دیا کہ ہمارے چہروں کے رنگ بدلنا شروع ہو گئے۔

معمول کی رنگت پہلے سرخ ہوئی پھر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوئے، اس وقت تو ہمیں اس کا احساس نہیں ہوا مگر بعد میں جب آئینے دیکھے تو اللہ سے توبہ اور استغفار کی کہ اُممِ سابقہ میں ایک ایسی قوم بھی گزری ہے جسے اسی طرح کی سزا دنیا میں دی گئی تھی کہ اس کی رنگت دو تین حالتوں میں بدلی اور پھر وہ صفحہ ہستی سے مٹا دی گئی تھی، کئی دن تک ہمارے چہروں کی رنگت اسی طرح بدلی بدلی سی رہی، پھر مرورِ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی سابقہ حالت بحال ہو گئی۔

گالف کارس ہوٹل کی لفٹ میں یادِ خدا

نکی ویبو اسٹیڈیم میں ہمارے سروں پر سائبان نہیں تھا، خیمہ اور ٹینٹ نہیں تھا، ہوا کے جھونکے آفتابی شعاعوں کی آمیزش سے ہمارے جسموں کو کسی یخ بستہ کمرے کی طرف سرعت سے آگے بڑھنے پر مجبور کر رہے تھے، ایک ایک گزرتے منٹ اور سیکنڈ میں ہمیں رہ رہ کر گالف کارس ہوٹل کے یخ بستہ کمرے یاد آرہے تھے۔

جب ایسی پریشان کن صورت حال میں جلسہ گاہ میں کرنل معمر القذافی کی تقریر کے آخری جملے نکلے تو یقین ہو گیا کہ اب ہم اس کھلے آسمان کے نیچے سے کسی محفوظ مقام کی طرف جا پائیں گے۔

چنانچہ جب اختتامی دعا کے بعد ہم جلسہ گاہ سے باہر آئے تو شاہی سواریاں ہمیں لے کر اگلی منزل کے لیے تیار تھیں، یہ شاہی سواریاں ہمیں لے کر چھوٹی چھوٹی، ننھی منی پہاڑیوں، تنگ و تاریک راہوں، سرسبز و شاداب درختوں کے بیچوں بیچ فراٹے بھرتی گالف کارس ہوٹل کے صحن میں پہنچیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہی سواریوں سے اتر کر ہم نے سکھ کا سانس لیا، اب ہم ہوٹل کے استقبالیہ سے ہوتے ہوئے لفٹ میں سوار ہوئے، حدت، حرارت اور تشنگی کے ستائے مہمان جب لفٹ پہ چڑھے تو اس کی طاقت اور قوت سے زیادہ ہی چڑھ گئے، اگر اس میں آٹھ افراد کو بٹھانے کی گنجائش تھی تو ہم بارہ لوگ اس میں سوار ہو گئے، مجھے اس وقت درست تعداد معلوم نہیں ہے، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ مقررہ تعداد سے زیادہ ہی لوگ اس پہ سوار ہوئے۔

آج راقم الحروف اپنے پاکستانی دوستوں سے بچھڑ گیا ہے، میرے ساتھ پاکستانی احباب نہیں ہیں، یہ بنگالی، نیپالی اور افغانی لوگ عظیم الجثہ تن و توش رکھنے والے لوگ تھے، جن کے اندر میرے جیسے نحیف و نزار پھنس کر رہ گیا ہے۔

پاکستانی احباب یا تو اپنے اپنے کمروں میں پہنچ کر اپنی اپنی استراحت گاہوں پر دراز ہو کر کمریں سیدھی کر رہے ہوں گے یا پھر دوسری لفٹ کے ذریعے منزل کی جانب رواں دواں ہوں گے، ہمارے ساتھ دوسرے ممالک کے علماء تھے، جو زادہ بسطۃ فی العلم والجسم کے حقیقی مصداق تھے، تعداد بھی زیادہ ہو گئی، ان اہل جسامت کو اٹھا نہیں رہی تھی، تھوڑی دیر لفٹ چلی اور راستے میں بری طرح رک گئی، ایسے مقام پر جا کر رکی کہ یہاں سے پوری قوت و طاقت استعمال کرنے کے باوجود لفٹ ٹوٹ نہیں سکتی تھی، ٹوٹ بھی جاتی تو ہم باہر نہیں نکل سکتے تھے کیونکہ آگے دیوار تھی۔

ہم بہت بری طرح پھنس گئے، لفٹ دیواروں کے بیچ میں بری طرح پیوست ہو گئی، اوپر جائے اور نہ ہی نیچے جانے کی کوئی سبیل، اسباب و وسائل کی دنیا کا فقدان ہو گیا، ہمارے پاس کوئی ذریعہ اور وسیلہ نہیں تھا کہ ہم کسی کو مطلع کریں کہ ہماری جان پر بن آئی ہے، ہماری سانسیں رکنا شروع ہو گئیں، پریشانی نے دامن گھیر لیا، رنگ فق ہونے شروع ہو گئے، چہرے لٹکتے دکھائی دیے، ایک دوسرے کے منہ تکتے رہ گئے، یقین مانیے کہ سانسیں ابھی رکی ہی تھیں، ہم نیم جان ہو گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے رحمت للعالمین، رؤف ورحیم، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بیان کردہ وہ مشہور و معروف واقعہ یاد آگیا، جو احادیث کی کتابوں میں راہنمائی کے لیے موجود ہے، میں نے علماء کرام کی خدمت میں گزارش کی کہ آج اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم اپنا کوئی ایسا عمل پیش کریں جس کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات عطاء کرے اور لفٹ چل پڑے۔

یہ واقعہ بخاری و مسلم میں موجود ہے، درس نظامی کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کے ابتدائی صفحات پر موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں تین آدمی کہیں سفر پہ روانہ تھے، دورانِ سفر رات آگئی، رات گزارنے کے لیے وہ تینوں ایک غار میں داخل ہوگئے، ادھر ایک پہاڑی چٹان لڑھکتی ہوئی غار کے دھانے پر آگئی، اس چٹان نے غار کا منہ بند کر دیا، یہ تینوں دوست پریشان ہوگئے، پریشانی کے عالم میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس پریشانی و مصیبت سے نجات کی ایک ہی صورت دکھائی دیتی ہے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے اللہ سے دعا کی جائے کہ اللہ اس پریشانی سے نجات دے۔

ان میں سے ایک نے عرض کی کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے ہوگئے تھے، میں اپنے اہل و عیال سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا، ایک دن میں لکڑیاں جمع کرتے کرتے دور نکل گیا، جب دیر سے واپس پہنچا تو والدین سو چکے تھے، میں نے انہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا، ان سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا بھی مناسب نہ سمجھا، رات بھر دودھ کا پیالہ اٹھائے میں ان کے قریب کھڑا رہا، انہیں بے آرام نہیں کیا، یوں ان کے جاگنے کی انتظار میں ساری رات گزر گئی، بچے میرے پاس روتے، بلبلاتے رہے، صبح طلوع ہوئی تو وہ بیدار ہوئے، پھر میں نے اپنے بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے والدین کو پلایا، اے اللہ! میں نے ایسا تیری رضا کے لیے کیا ہے، اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پتھر کو غار کے منہ سے ہٹا دیجیے، اس دعا کے بعد پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے سرک گیا مگر اس سرکنے سے وہ غار سے نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے دوست نے دعا مانگتے ہوئے عرض کیا کہ اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی، مجھے اس سے پیار ہو گیا تھا، میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کی آرزو کی، اس نے ایسا کرنے سے منع کر دیا، قحط سالی ہو گئی، اس زمانے میں وہ میرے پاس آئی، میں نے ایک سو بیس دینار دے کر اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کی اجازت مانگی، اس نے کہا ٹھیک ہے، جب میں نے جنسی خواہش پوری کرنے کے لیے اس پر قابو پا لیا، اس کی زبان سے میرے لیے ایک جملہ نکلا کہ اللہ سے ڈرو، اس نے اس جملہ سے مجھے برائی سے روک دیا، میں ڈر گیا، میں ایک سو بیس دینار وہیں چھوڑ آیا، اے اللہ! میں نے یہ کام تجھے راضی کرنے کے لیے کیا، اس لیے میری عرض ہے کہ اس چٹان کو غار کے منہ سے ہٹا دیجیے، اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن کر چٹان تھوڑی سی سرکا دی، مگر اس کے باوجود وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

تیسرے دوست نے دعا مانگتے ہوئے عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے چند مزدور کام پر لگائے، ایک مزدور کے علاوہ سب ہی مزدور اپنی اپنی طے شدہ مزدوری لے گئے، ایک مزدور اپنی مزدوری کم سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اس کے جانے کے بعد اس کی مزدوری کو تجارت میں لگا دیا، اس کی تجارت بڑھ گئی، بہت سا مال جمع ہو گیا، ایک دن وہ میرے پاس آیا تو میں نے سارے کا سارا مال تیری رضا کی خاطر اسے دے دیا، اے اللہ! اگر تجھے میرا یہ عمل پسند ہے تو اس چٹان کو ہٹا دیجیے، چنانچہ چٹان غار کے منہ سے ہٹ گئی اور وہ تینوں دوست بسلامت غار سے باہر نکل آئے۔

ہم لوگ کمپالا کے گالف کارس ہوٹل میں اپنی پارسائی، نیکی، تقویٰ، طہارت، للہیت اور خدا خوفی کا کوئی واقعہ پیش نہیں کر سکے، ہمارے نامہ سیاہ میں سیاہ بختیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سوار کھا ہی کیا ہے، ہمیں جو دعائیں یاد تھیں وہ مانگیں، ہم سخت پریشان تھے، کوئی چیز سجھائی اور سمجھائی نہیں دے رہی تھی، بہر حال یااللہ رحم! یااللہ رحم! یااللہ کرم، مسنون دعاؤں کا ورد شروع کر دیا، اس کے علاوہ ہمارے پاس یہاں کوئی متبادل راہ نجات وفلاح نہیں تھی۔

اس الحاح وزاری کا نقد فائدہ یہ ہوا کہ ہمارے ماؤوف دماغوں نے کام کرنا شروع کر دیا، نظر اٹھائی تو ہنگامی کال والے فون پر نظر پڑ گئی، رسیور اٹھایا اور آپریٹر سے بات کی، ٹوٹی پھوٹی شکستہ سی انگریزی جو اس وقت دماغ میں چل رہی تھی وہ نوک زبان پر مچلی اور افریقی آپریٹر سے کہا کہ ہماری لفٹ چلتے چلتے بند ہو گئی ہے، ہم پریشان ہیں۔

لفٹ آپریٹر نے تسلی بخش جواب دیتے ہوئے کہا کہ اوکے اوکے بس دس منٹ انتظار کیجیے، ہماری جان میں اس وقت جان آئی جب دس منٹ گزرنے سے پہلے ہی انہوں نے لفٹ رواں کر دی، ہم کلمات شکر بجالاتے ہوئے شاداں وفرحاں اپنے اپنے کمروں کی سمت برق رفتاری سے بڑھے، ہماری ظاہری کیفیت اس وقت یہ تھی کہ ہم ہانپ رہے تھے، کانپ رہے تھے، لرز رہے تھے۔

عیسائی نوجوانوں سے بات چیت

گالف کارس ہوٹل میں ہماری خدمت پر مامور ہوٹل کا عملہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر مشتمل تھا، یہ لوگ مسلمان نہیں تھے، کرسچن اور سکھ تھے، مجھے اس وقت حیرت ہوئی کہ جب یہاں کی کرسچن لڑکیوں کے نام فاطمہ اور عائشہ سنائی دیے، اللہ جانتا ہے کہ ان کے ماں باپ مسلمان تھے یا وہ بھی کرسچن تھے، ان کرسچن نوجوانوں سے بات چیت کرتے ہوئے راقم الحروف نے ان سے کہا کہ

اسلام اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری دین ہے، حضرت سیدنا عیسی بن مریم پر مسلمان ایمان رکھتا ہے، وہ بنی اسرائیل کے آخری تاجدار نبوت تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ پیدا فرمایا ہے، ان کی والدہ حضرت مریم ایک نیک، پارسا، عفیفہ اور پاک دامن خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا، قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے، دنیا پر آنے کے بعد وہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شریعت مطہرہ پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے انسانوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں گے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی وہ عظیم انسان ہیں جنھوں نے ببانگ دہل اپنے لوگوں کو اطلاع دی تھی کہ میرے بعد ایک عظیم الشان نبی تشریف لائیں گے جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا، اس لیے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا لازمی ہے، جو عیسائی اپنے نبی کو مانتے ہوئے ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لائے گا وہ کامیاب وکامران ہوگا۔

جو ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لائے گا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، قرآن کریم ہماری سچی اور آخری کتاب ہے، اسی کتاب مقدس میں سورۃ مریم موجود ہے، جس میں حضرت مریم کا تذکرہ بہت ہی عمدہ اور احسن انداز میں کیا گیا ہے۔

اسی سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا تذکرہ بڑے ہی احسن پیرائے میں موجود ہے، ہماری عرض یہ ہے کہ آپ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اسلام کا مطالعہ کریں، قرآن کریم سنیں اور ہماری استدعا ہے کہ اپنی نجات وفلاح کے لیے اسلام کا انتخاب کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زلزلہ فگن صدائے حریت

کمپالا کانکی ویبو اسٹیڈیم کچھا کھچ بھرا ہوا تھا، مرد وزن کا ہجوم تھا، تاحد نگاہ انسانی سر دکھائی دے رہے تھے، رنگ کے کالے اور دلوں کے اُجلے افریقی آج بہت خوش دکھائی دے رہے تھے، نوجوان عشق مصطفےٰ ﷺ میں سرشار تھے، اسٹیڈیم کے چاروں طرف خوش آمدید ی بینرز آویزاں تھے، جن پر مرد آہن، مرد حق، شیر دل، قائد انقلاب، عظیم فاتح، استعمار دشمن، قیادہ شعبیہ عالمیہ کے سربراہ کرنل معمر القذافی کے حق میں ستائشی و تعریفی کلمات لکھے ہوئے تھے۔

دنیا بھر کے مسلمان خصوصاً عراق، فلسطین، بنگلہ دیش، افغانستان اور پاکستان کے علماء کرام سب سے اگلی صفوں میں جلوہ افروز تھے، کرنل قذافی نے ۱۹ مارچ ۲۰۰۸ء کو ظہر کی نماز نکی ویبو اسٹیڈیم میں پڑھائی، ظہر کی نماز کے بعد انقلابی قائد قذافی سفید افریقی جبے میں ملبوس اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے۔

حمد وصلاۃ کے بعد انہوں نے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ذکر خیر کیا، ان کی آمد پر سب مسلمانوں نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا، یوگنڈہ کا عیسائی صدر بھی ان کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھا، عیسائی صدر کی موجودگی میں کرنل قذافی نے جرأت، بہادری، شجاعت اور عشق نبوی میں ڈوب کر بلا خوف لومۃ لائم کہا

محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، اسلام ساری دنیا کا دین ہے، جو بھی اللہ اور رسول پہ ایمان لایا وہ مسلمان ہے، محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخری اور عالمگیر دین اسلام عطاء کیا، حضرت محمد ﷺ ساری دنیا کے نبی ہیں۔

کرنل قذافی نے انتہائی محبت و درد کے ساتھ اسلام کا ذکر کیا اور اسلام کے مخالفین کو خوب سناتے ہوئے ان پر واضح کیا کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَام ، یہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اسلام اللہ کے ہاں سچا دین ہے، اسلام اللہ کا محبوب دین ہے، جو شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے علاوہ کسی دین کو قبول کرے گا یا اسلام کے علاوہ کسی دین کو تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے یہ دین ہر گز قبول نہیں کریں گے، اسلام کے علاوہ جو شخص کوئی دوسرا دین تلاش کرے گا وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہو گا۔

قذافی کے سامنے حسب معمول قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود تھا، جسے وہ کچھ کچھ دیر بعد بلند کرتے اور اس کی صداقت، حقانیت و سچائی کا ذکر کرتے، انہوں نے قرآن مجید کا ذکر بہت خوبصورت انداز میں کیا اور کہا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، یہ محفوظ کتاب ہے، یہ اللہ کی طرف سے آخری پیام ہے، یہی پیام نجات و فلاح ہے۔

انہوں نے یوگنڈہ کے عیسائی صدر کی موجودگی میں کھل کر، واضح اور واشگاف الفاظ میں تورات، زبور، انجیل، قرآن کریم اور بائبل کا ذکر کیا، انہوں نے کہا کہ

ہم تورات اور انجیل پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن موجودہ بائبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل نہیں ہوئی، یہ تورات وہ نہیں ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر تورات اور انجیل میں موجود تھا، لیکن موجودہ تورات وانجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی موجود نہیں ہے، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہو گا، میں تمہیں اس عظیم نبی کی خوشخبری سناتا ہوں، آج ہمیں بتایا جائے کہ کون سی تورات وانجیل میں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے؟

قذافی نے قرآنی صداقت و دیانت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خیر ۲۵ مرتبہ قرآن کریم میں موجود ہے، ہم بحیثیت مسلمان ان کی دل و جان سے قدر کرتے ہیں، ان کے نام کا احترام و تعظیم کرتے ہیں، ہم مسلمان کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام قرآن کریم سے ہٹا نہیں سکتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو دفعہ سے زیادہ ہے، ہم مسلمان اس تعداد کو ختم نہیں کر سکتے، حضرت مریم کا ذکر ننانوے مرتبہ آیا ہے قرآن کریم ان کا تزکیہ کرتا ہے، ہم حضرت مریم کا نام قرآن کریم سے ہٹا نہیں سکتے۔

ہم جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم پر ایمان نہ لائیں مسلمان نہیں ہو سکتے، ہم کہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم ہی صحیح اور درست کتاب ہے، ہم پر لازم ہے کہ ہم مباحثہ کریں، قرآن کریم کی حقانیت کو اُجاگر کریں، اس کا پرچار کریں اور دنیا والوں کو بتائیں کہ یہی قرآن کریم اللہ کی آخری اور سچی کتاب ہے۔

قذافی نے حضرت نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر بھی بڑے عمدہ پیرائے میں کیا، وہ دل کی گہرائیوں سے بول رہے تھے اور ہزاروں انسانوں کا مجمع اسے سن رہا تھا، افریقی اور غیر افریقی میڈیا ہمہ تن متوجہ ہو کر قذافی کی گفتگو نہ صرف یہ کہ سن رہا تھا بلکہ وہ اسے ٹیلی کاسٹ بھی کر رہا تھا، ان کی یہ تقریر افریقی میڈیا پر براہ راست سنائی دے رہی تھی، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ عالم اسلام کا اکلوتا ترجمان آج دنیائے کفر کو جھکنے پر مجبور کر دے گا، عیسائی یوگنڈین صدر ہمہ تن گوش متوجہ ہو کر قذافی کی للکار سن رہا تھا، عیسائی صدر قذافی کی سچی اور کھری باتیں سن کر اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اعلان کیا کہ میں اسلام کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بہت جلد یوگنڈہ کے بڑے بڑے پادریوں کی اس بارے میں رائے لوں گا، پھر کسی نتیجے پر پہنچ کر ہم اعلان کر سکتا ہوں۔

قذافی نے حضرت نبی کریم، رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم ولادت کا ذکر کیا، آپ ﷺ کے یوم وفات کا ذکر کیا، آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر کیا اور کہا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے پہ ہاتھ پھیرتے مردے زندہ ہو جاتے تھے، کوڑھ کی بیماری والے پر ہاتھ پھیرتے وہ تندرست ہو جاتا تھا، مادر زاد اندھے پہ ہاتھ پھیرتے وہ بینا ہو جاتا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام بغل کے نیچے ہاتھ ڈالتے پھر باہر نکالتے تو وہ ہاتھ چمکنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگتا تھا، پتھر پہ عصا مارا تو اس میں سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ پڑے تھے، ہم ان کا ذکر کرتے ہیں، قرآن کریم میں ان معجزات کا ذکر ہے، ہم ان معجزات کا انکار نہیں کرتے، مگر کیا دوسرے لوگ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے معجزات کا اس طرح ذکر کرتے ہیں؟

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا بند مٹھی میں کنکر پتھر کلمہ پڑھتے تھے، ہمارے نبی ﷺ کی انگشتہائے مبارک سے پانی کے شیریں چشمے پھوٹ پڑے، ہمارے نبی ﷺ کے لعاب دہن سے بیماروں کو شفاء ملی، پھر قرآن کریم ہمارے نبی ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

قذافی نے حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا ذکر بھی کیا اور وفات کو کائنات انسانی کا سب سے بڑا حادثہ قرار دیا، وفاتِ نبوی ﷺ کائنات کا بڑا واقعہ ہے، کیونکہ وہ آخری نبی ہیں، انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تاریخ اس دن سے شروع کریں جس دن حضرت محمد ﷺ کی وفات ہوئی کیونکہ یہ بڑا اہم واقعہ ہے، محمد ﷺ کی وفات حسرتِ آیات سے آسمانی وحی رک گئی، آسمانی پیام رک گیا۔

ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، وفاتِ مصطفےٰ ﷺ نے آسمان کو خاموش کر دیا، وحی رک گئی، قیامت تک یہ سلسلہ ایسا ہی رہے گا، کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی قرآن کریم آخری کتاب ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت محمد ﷺ کی وفات اہم واقعہ ہے، آج کا دن اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ جس دن آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اسی دن وفات بھی ہوئی، مجھے تعجب ہے کہ دنیا والے آخری نبی ﷺ کی وفات کے دن سے اپنی تاریخ شروع کیوں نہیں کرتے؟ مسلمان میلاد مسیح علیہ السلام سے تاریخ کیوں لکھتے ہیں؟ اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے، یہ ان کا معجزہ ہے، موسیٰ علیہ السلام کے بارہ معجزات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مگر دیکھو! قرآن کریم حضرت نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا یہ دوسرے کسی معجزے کے بغیر ہی کافی وافی ہے، حضرت محمد ﷺ کو یہ اعزاز وافتخار حاصل ہے کہ وہ آخری نبی ﷺ ہیں، یہ شان کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہے۔

قذافی فرطِ مسرت وشادمانی میں ذکر مصطفےٰ ﷺ کر رہے تھے، انہوں نے اپنے خطاب کے دوران ایک آیت مبارکہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ، اللہ کے فرشتے حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، باقی انبیاء علیہم السلام پر صرف سلام ہے مگر ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صرف سلام نہیں بلکہ صلاۃ وسلام دونوں بھیجنے کا حکم ہے۔

قذافی نے اپنے وقیع اور مؤقر، شاندار اور ایمان وایقان کے تاروں کو چھیڑنے والے خطاب اور پیرایہ بیان میں معجزات نبوی تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ

حضرت نبی کریم ﷺ کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے، چودہ سو سال بیت چکے اس کے بعد چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا، موسیٰ علیہ السلام کا ڈنڈا لگا پتھر سے پانی پھوٹ نکلا، ادھر مصطفےٰ اکریم ﷺ کی انگشتہائے مبارک سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے، دنیا موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر کرتی ہے وہ میرے نبی ﷺ کے معجزات کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

قذافی نے اثنائے خطاب اپنا روئے سخن نام نہاد سپر پاور امریکہ کی جانب موڑتے ہوئے کہا کہ امریکہ والے اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ ادھر اگر عصا سانپ بنا تو ادھر مصطفےٰ کریم ﷺ نے لوگوں کا تعلق اللہ سے مضبوط بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں ۲۵ بار آیا ہے، ہمارے نبی ﷺ نے تو حسد نہیں کیا، ہمارے نبی ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ، مسجد اقصیٰ سے آسمانوں پہ لے جایا گیا، معراج النبی ﷺ ایک حقیقی معجزہ ہے، آپ ﷺ نے بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں، ان معجزات اور آیات بینات کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے، لوگوں کی غلط راہ نمائی کی جارہی ہے، انٹرنیٹ پر ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کو جاہل بتانے والے مریض ہیں، حاسد ہیں، یہ لوگ انسانیت کے مخالف ہیں، اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی مخالف ہیں۔

سیکنڈے نیویا والے ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احترام کرتے ہیں، یہ ہمارے نبی ﷺ کا احترام کیوں نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے گا، یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ صرف عرب کے نبی ہیں، حالانکہ حضرت نبی کریم ﷺ صرف عالم عرب کے نبی ورسول نہیں ہیں بلکہ ساری دنیا کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک کے تحت اپنے نبی ﷺ کا ذکر بلند کرتا رہے گا، چاہے سیکنڈے نیویا والے اسے ناپسند کریں، اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ تیرا ذکر تورات وانجیل میں ہے۔

قذافی نے اپنے ایمان افروز کے دوران پوپ بینی ڈیکٹ سولہ کا ذکر کرتے ہوئے اسے نجس قرار دیا، امریکی صدر کو نجس قرار دیا، اور مسلمانوں سے یہ سوال کیا کہ کیا کسی میں جرأت ہے کہ ان مشرکوں اور ناپاکوں کو کہہ سکے کہ تم مشرک اور ناپاک ہو؟

قذافی نے جب امریکہ کو للکارا تو سامعین جذباتی ہوگئے، سارا مجمع جذبات میں آگیا، عراقی نوجوان جھنڈے لہرا لہرا کر قذافی کے حق میں اور امریکہ کے خلاف نعرے لگانے لگے، کافی دیر تک جذباتی ماحول رہا۔

دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمانوں نے قذافی کی تقریر پسند کی، یوگنڈہ کے انگریزی اخبارات میں قذافی کے بیانات کے اقتباسات شائع ہوئے تو دوسرے دن کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور چرچ آف یوگنڈہ نے سخت رد عمل کا اظہار کیا، بلکہ اس جرأت مندانہ تقریر نے یوگنڈہ کے لوگوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا، ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کے ساتھ دشمنی رکھنے والے عیسائی کافی عرصہ تک قذافی کی تقریر کی چبھن محسوس کرتے رہیں گے، اللہ کرے کہ مسلمان حکمرانوں میں قذافی جیسی غیرت اسلامی بیدار ہو۔

دارالحکومت کمپالا

کمپالا یوگنڈا کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے، اس شہر کی مجموعی آبادی ۱۶۸۰۰۰۰ ہے، اور اسے کمپالا سینٹرل ڈویژن، کاویمپے ڈویژن، مکیندے ڈویژن، ناکوا ڈویژن، اور روبگا ڈویژن کے پانچ سیاسی ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کمپالا کا میٹروپولیٹن علاقہ شہر پر مشتمل ہے اور ہمسایہ ضلع واکیسو، ضلع مکونو، ضلع مپیگی، بیوکوے ڈسٹرکٹ اور لوویرو ڈسٹرکٹ پر مشتمل ہے، اس کی آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

کمپالا کو افریقہ کے تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں میں سے ایک بتایا جاتا ہے، جس کی سالانہ آبادی میں اضافے کی شرح ۴.۰۳ فیصد ہے، سٹی میئرز، مرسر (نیویارک میں قائم ایک مشاورتی فرم) نے باقاعدگی سے کمپالا کو رہنے کے لیے مشرقی افریقہ کے بہترین شہر کے طور پر درجہ دیا ہے۔

برطانوی استعمار کے زیر تسلط جب تھا تو ہرن کی نسبت سے اسے امپالا کہا جا رہا تھا، ہل آف داامپالا کا ترجمہ کرنے والوں نے اکاسوزی کی ایمپالا کیا، اس کے بعد اسے مختصر کر کے کیمپالا پھر شارٹ کرتے ہوئے کمپالا کیا گیا، کاسوزی کا معنی پہاڑی ہے۔

کمپالا شہر کا کل رقبہ ۱۸۹ کلو میٹر (۷۳ مربع میل) ہے، جس میں ۱۷۶ کلو میٹر (۶۸ مربع میل) زمین اور ۱۳ کلو میٹر (۵.۰ مربع میل) پانی شامل ہے، کمپالا ایک پہاڑی مقام ہے جس کی وادیاں سست دریاؤں/دلدلوں سے بھری ہوئی ہیں، شہر کا سب سے اونچا مقام ۱.۲۱۱ میٹر (۴.۳۰۱ فٹ) پر کولولو پہاڑی کی چوٹی ہے، جو شہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وسط میں واقع ہے اور شہر کے مرکز کے جنوب میں وکٹوریہ جھیل کے ساحل پر ۱۳۵ ۱.امیٹر (۴۲۴۷.۳)کی اونچائی پر سب سے نچلا مقام ہے۔

کمپالا اصل میں سات پہاڑیوں پر تعمیر کیا گیا تھا، لیکن یہ اصل سات پہاڑیوں سے بھی زیادہ پھیل گیا ہے، اصل سات پہاڑیاں ہیں، پرانی کمپالا پہاڑی جس پر فورٹ لوگارڈ واقع تھا، نوآبادیاتی یوگنڈاہ میں برطانوی نوآبادیاتی حکام کی پہلی نشست، دوسرا مینگو ہل ہے، جو برطانوی نوآبادیاتی حکومت کے آغاز میں اس وقت کی بوگنڈہ سلطنت کا کبوگا (دارالحکومت) تھا، تیسرا کبولی ہل ہے جو کہ کبولی مسجد کا گھر ہے، چوتھا میر یمبی ہل ہے، جو ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۲ء کی بگنڈا مذہبی جنگوں کے انگلیکن (وانجیلزا) دھڑے کا گھر تھا اور نمیر یمبی اینگلیکن کیتھیڈرل کا مقام تھا، پانچویں لوباگا ہل ہے، جو مذکورہ بالا بگنڈا کی مذہبی جنگوں کے وائٹ فادرز کیتھولک (وفارانسا) دھڑے کا گھر تھا اور روبگا کیتھولک کیتھیڈرل کا مقام بھی تھا۔

چھٹا نسیمبیا ہل ہے، جو سینٹ پیٹرز نسیمبیا کے سابق کیتھیڈرل کی جگہ ہے اور یوگنڈا معاہدے (۱۹۰۰ء) پر دستخط کے دوران برٹش کیتھولک مل ہل مشن کو مختص کیا گیا تھا، ساتویں نکاسیرو پہاڑی ہے جس کی چوٹی پر فورٹ ناکاسیرو تھا، ایک برطانوی فوجی تنصیب جو اولڈ کمپالا میں فورٹ لوگارڈ سے نقل مکانی کے بعد بنائی گئی تھی، یہ پہاڑی یورپی ہسپتال کی جگہ بھی تھی۔

کمپالا شہر کو انتظامی اعتبار سے ایک کونسل کے تحت کر دیا گیا ہے، ۱۹۹۹ء میں ایک حکومتی ایکٹ کے تحت بنائی گئی تھی، اس کونسل کے فرائض میں مختلف خدمات شامل ہیں، انتظامی اعتبار سے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ایک کا تعلق خالصتاً دفتری امور سے ہے، اور دوسرے کا تعلق سیاسی امور سے ہے۔

کونسل کے فرائض میں ملکی سطح پر انجینئرنگ، تعلیم، انفارمیشن، ٹیکنالوجی اور سپورٹس کی بہتری شامل ہے، ہیومن ریسورس کی فراہمی بھی اس کی قابل ذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدمات میں شامل ہے، ماہرین تعلیم پر مشتمل ایک آزاد محکمہ قائم کیا گیا ہے جس کے زیر اہتمام ہر شعبے کے ماہرین (پروفیشنل مین پاور) کا حصول ہے۔

اس حوالے سے سکولوں میں پرائمری سطح پر اور یونیورسٹی لیول پر نصاب تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں، نیز اس محکمہ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ مختلف سکولوں کا قیام اور ان کے نصاب تعلیم کو بہتر بنانا۔

تدریس اور تعلیم کو معیاری بنانا قومی اور بین الاقوامی عالمی معیار کی تعلیم کا حصول، شہروں کے اندر سکولوں کی مینجمنٹ اور ان کی تعمیر، اس بات کو یقینی بنانا کہ سکول وہی تعلیم دیں جو ملکی مفاد اور نظریات کے مطابق ہوں، سکولوں کو سہولیات فراہم کرنا، کلاس روم کو معیاری بنانا، صفائی اور نظافت کا خیال رکھنا، پینے کے لیے شفاف پانی کی فراہمی، فرنیچر آرام دہ، ٹیچر ہاؤسز کا قیام۔

بارش کے جمع شدہ پانی کے لیے واٹر ٹینک، سکولوں کی شکست وریخت کی مرمت، شہریوں اور دیہاتیوں کے لیے یکساں تعلیم کے مواقع، دور دراز دیہاتوں کے رہائشی بچوں کے لیے اسکولنگ کی سہولیات بہم پہنچانا، حکومت نے یہ منصوبہ ایک پروجیکٹ کے تحت شروع کیا ہے، جس کو جی ٹی زیڈ کا نام دیا گیا ہے۔

اس کونسل کے منصوبوں میں کمپالا میں بڑی عمر کے لوگوں کے لیے ایک بڑی لائبریری کا قیام بھی شامل ہے جہاں وہ لوگ اپنی علمی تشنگی کو بجھا سکیں، ہاں بچوں کی لائبریری فی الوقت موقوف کر دی گئی ہے بہانہ یہ بنایا گیا ہے کہ خزانہ میں فنڈ نہیں ہے، ایک حادثہ کے نتیجہ میں بچوں کی لائبریری منہدم ہو گئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمپالا کی عظیم الشان جامع مسجد

یوگنڈہ کے دارالحکومت کمپالا میں ایک عظیم الشان انٹرنیشنل جامع مسجد تعمیر کی گئی، جس کا نام انٹرنیشنل قذافی مسجد رکھا گیا، ہمارے میزبان ہمیں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے اس عظیم الشان مسجد میں لے گئے، اس مسجد کے حسن وجمال، دلربائی اور دلکشی دیکھ کر سبحان اللہ، ماشاء اللہ کے کلمات زبان پہ رقصاں ہوجاتے ہیں، ایک طرف جامع مسجد کی تعمیر، تزئین وآرائش میں انسانی صلاحیتوں کا کمال دکھائی دیتا ہے اور دوسری طرف کمپالا کی چھوٹی چھوٹی، سرسبز وشاداب پہاڑیاں قدرت کی بوقلمونیوں اور نیرنگیوں کا اظہار ہے۔

سرسبز وشاداب، دلکشا قدیم کمپالا صرف شاہان وقت کی مجالس مفاخرانہ کی آماجگاہ ہی نہیں، یہاں پنجگانہ اللہ کی شان وکبریائی کی صدائے اللہ اکبر بھی سماعتوں میں ایمانی رس گھولتی ہے۔

یوگنڈہ کے دارالحکومت کمپالا میں افریقی مردآہن معمرالقذافی نے اپنے یوگنڈین ہم منصب صدر موسوینی سمیت دس دیگر سربراہان مملکت کی معیت میں ۱۹ مارچ ۲۰۰۸ کی سنہری دوپہر کو اس خانہ خدا میں اپنی جبین نیاز رب العالمین کی بارگاہ عالیہ میں جھکا کر افتتاح کیا جو اس ملک یوگنڈہ میں اپنی نوعیت کی منفرد جامع مسجد ہے۔

اربوں روپے سے تعمیر ہونے والی اس خوبصورت ترین مسجد کی افتتاحی تقریب دیکھنے اور یہاں ادائیگی صلاۃ کے لیے دنیا بھر سے ۴ ہزار سے زائد افراد جمع ہوئے، اس موقع پر ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی کے کنڑی ڈائریکٹر شیخ شعبان عبدالجواد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوگنڈہ کے مسلمانوں کے لیے مسجد کی صورت میں تحفہ دینے پر میں کرنل معمرالقذافی کا دل کی اتھاہ وعمیق گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، ہم ان کے ممنون احسان رہیں گے، یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمر القذافی کے لیے یہاں پہ رہنے والے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو یکجا اور متحد کیے بغیر اتنی عظیم الشان مسجد کا افتتاح ممکن نہ تھا۔

یوگنڈہ میں گزشتہ تین عشروں سے سیاسی عدم استحکام اور داخلی وخارجی مخالفتوں کی وجہ سے قرآنی آیات اور اسماء الحسنیٰ سے مزین عظیم الشان مسجد بند پڑی ہوئی تھی، ۲۰۰۴ء میں کرنل معمر القذافی اور ان کے بااعتماد دوست صدر موسوینی کی طرف سے مسجد کے چیف ٹرسٹی مفتی شیخ شعبان موباجی کو فنڈز کی فراہمی کے بعد اس کی از سر نو تعمیر پھر سے شروع کی گئی۔

اس سے قبل سعودی عرب نے بھی اس مقدس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ۷۵ لاکھ ڈالر عطیہ کرنے کا اعلان کر دیا تھا، قذافی نے مالی، چاڈ، روانڈا، کینیا، سوڈان، تنزانیہ، برونڈی، سینی گال، نائیجر اور مصری ہم منصبوں کے ساتھ جس عظیم الشان خانہ خدا کا افتتاح کیا اسے پہلے جون ۲۰۰۶ء سے تین بار ملتوی بھی کیا جاتا رہا۔

جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے میزبان دنیا بھر سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کو نو تعمیر شدہ اس مسجد میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے لے گئے، مسجد دیکھ کر انسان ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے، واقعتاً کمپالا کی اس چھوٹی سی پہاڑی پر یہ عظیم الشان مسجد قابل دید ہے، جس کا حسن وجمال زائرین کے دل موہ لیتا ہے، آدمی کا جی کہتا ہے اس کا نظارہ کرتا ہی رہے، واقعی بنانے والے نے تعمیر کا حق ادا کر دیا۔

انٹرنیشنل قذافی مسجد میں ایک کانفرنس ہال کے علاوہ انتظامی دفاتر، کمپیوٹر لیب، لائبریری اور کچھ راہداریاں بھی ہیں، جب کہ اس میں نمازیوں کی تعداد ۱۵ ہزار تک سماسکتی ہے، جو اس حقیقت کی غماز ہے کہ معمر قذافی نے یوگنڈہ کے عوام اور ان کے صدر موسوینی سے طویل المیعاد دوستی کو یقینی بنانے کی قابل تعریف کوشش کی ہے۔

قذافی نے ۱۹۸۶ء کی عسکری اور مالیاتی محاذوں پر قومی مزاحمتی تحریک اور جنگ آزادی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوگنڈا کے مسلمان اس وجہ سے بھی قذافی سے ایک جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں، کہ انہوں نے نہ صرف انہیں مسجد کی صورت میں ایک گرانمایہ تحفہ دیا بلکہ اسی مسجد میں نماز کی امامت بھی کی، انہوں نے صرف یہی نہیں بلکہ یوگنڈا کے عوام کی تعلیم کے لیے سکولوں کی تعمیر کے لیے خطیر رقم کے عطیہ بھی کا اعلان کیا۔

اس مسجد کا انتظام اور انصرام ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے، اس مسجد میں داخل ہونے کے لیے دو بڑے اور ۱۲ چھوٹے دروازے ہیں، کمپالا شہر کے مشرق میں واقع مسجد کے تمام داخلی دروازوں پر عربی میں عبارات درج ہیں، مسجد نصف ایکڑ قطعہ اراضی پر تعمیر کی گئی ہے، جس کے وسط میں ایک گنبد بھی ہے یہ وہ گنبد ہے جو کمپالا کے تمام کوہساروں سے بالکل صاف اور واضح دکھائی دیتا ہے۔

مسجد کی اندرونی آرائش وزیبائش لیبین انجینئروں اورماہرین تعمیرات کی مہارت اور حسن ذوق کا شاہکار ہے، دیواروں اور محرابوں پر میناکاری کی گئی ہے اور چوبی نقش ونگار اور سبز چھت نے مسجد کے حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں، مسجد کے ارد گرد ۹۹ اسماء الحسنیٰ جب کہ سامنے والے حصہ پر مختلف قرآنی آیات کو کندہ کیا گیا ہے، درمیان میں تین میٹر بلند گنبد ساڑھے تین سو برقی قمقموں سے جگ مگ جگ مگ کرتا نظر آتا ہے۔

اس کے علاوہ مسجد کے چاروں گوشوں پر مزید چار گنبد بنائے گئے ہیں، جس سے مسجد کی رعنائی اور حسن وجمال میں اضافہ ہوگیا ہے، خواتین کے لیے بھی تہہ خانہ میں نماز کی الگ جگہ بنائی گئی ہے، یہاں بیک وقت ڈیڑھ ہزار خواتین کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مسجد کی تعمیر میں مراکش کے فنون لطیفہ کے ۱۷ ماہرین اور برطانیہ، دوبئی، بلجیئم، ایتھوپیا، شامی اور بھارتی ماہرین تعمیرات اور دیگر مقامی افرادی قوت کا ہاتھ ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی داہنی جانب ۷ میٹر بلند ایک مینار بھی ہے جو ۸ میٹر زیر زمین سے شروع کیا گیا ہے اور اسی مینار کے ذریعے اذان کی آواز مسلمانوں کو سنائی دیتی ہے۔

مسجد کی تعمیر میں استعمال کیا جانے والا سیمنٹ تو مقامی ساختہ ہے، تاہم دوسرا بہت سا خام مال مراکش اور بھارت سے منگوایا گیا ہے، دس سال تک لیبیا نے اس مسجد کا انتظام وانصرام کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

اس مسجد کی تاریخ کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں اس وقت کے صدر عیدی امین کی طرف سے مسلمانان یوگنڈہ کو متحد کرنے کے لیے تشکیل دی جانے والی یوگنڈہ مسلم سپریم کونسل کے لیے دو ایکڑ قطعہ زمین مختص کیا تھا، جہاں پر ۱۹۷۵ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا، عیدی امین کی حکومت کے خاتمہ کے بعد ۱۹۷۹ء میں داخلی شورش اور عدم استحکام کی وجہ سے اس مسجد کا کام روک دیا گیا اور ۲۰۰۱ء تک دوبارہ تعمیر شروع نہ ہو سکی، اسی عرصہ کے دوران مسجد کی تعمیر کے لیے خریدا گیا سریا، سیمنٹ اور دیگر تعمیراتی خام مواد یا تو چوری کر لیا گیا یا مقامی تاجروں نے اسے کوڑیوں کے بھاؤ خرید لیا۔

مزید ظلم یہ ہوا کہ ۱۹۸۰ء میں اوبیٹ ثانی انتظامیہ نے مسجد کی اس اراضی کو ہوٹل کے لیے تجویز کر دیا، یہ خبر بدسن کر مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی، موجودہ صدر موسوینی (۲۰۰۸ء) کے برسر اقتدار آنے کے بعد مقامی مسلمانوں میں یہ امید بڑھی کہ اب مسجد تعمیر ہو جائے گی، عیدی امین کے دور میں سعودی عرب نے ۷۵ لاکھ ڈالر تعمیر مسجد کے لیے عطیہ کیے تھے، مگر اس سے مسجد کا ڈھانچہ بھی مکمل نہ ہو سکا، ۲۰۰۱ء میں صدر موسوینی نے مفتی شعبان موباجی کی کرنل قذافی سے ملاقات کروائی، ان کی تحریک پر مسجد کی از سر نو تعمیر کے منصوبہ کا آغاز کیا گیا، ۲۰۰۲ء میں قذافی کے حکم پر لیبین وفد نے مسجد کی جگہ کا معائنہ کیا، اور پھر اس جگہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہو گیا اور اس کے لیے لیبین این جی او نے فنڈز فراہم کر دیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبِ حیات AAB-E-HAYAT
جلد: ٢٣ شمارہ: ١١ نومبر ٢٠٢٣ء

سفر نامہ یوگنڈہ، دریائے نیل ٢

محمود الرشید عباسی حدوی

- ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی
- جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ
- کمپالا: ایوانہائے تثلیث میں تھرتھلی
- عیسائی صدر کا خطاب
- یوگنڈہ پر ایک سرسری نگاہ
- آغاخانی اور عصری تعلیم
- موّاج و متلاطم دریائے نیل
- تبلیغی جماعت سے ملاقات
- وکٹوریہ جھیل اور ملکہ وکٹوریہ
- مہاتما گاندھی اور یوگنڈہ
- مسلم و مسیحی کشاکش
- یوگنڈہ میں قادیانی سرگرمیاں
- سعودی فضلاء کرام کی شدت پسندی

الجامعۃ الرشیدیہ
0300-9458876
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نظر

دریائے نیل کے ساحل تک کا ایک حصہ قارئین گرامی نے اس سے قبل ملاحظہ کیا، اب دوسرا اور آخری حصہ پیش خدمت ہے، جس میں ہماری میزبان تنظیم ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ ہے، کمپالا میں عیسائیوں کی بددیانتی کا پردہ چاک کرنے پر اٹھنے والے شور شرابے کی کہانی، عیسائی صدر موسیوینی کا دبنگ خطاب، یوگنڈہ کے اندرونی حالات اور تاریخی پس منظر، یوگنڈہ میں آغاخانیوں کی تعلیمی سرگرمیاں، مواج ومتلاطم دریائے نیل کے چشم دید واقعات، تاریخی اہمیت، فضائل اور اس کی گزرگاہوں کا دلچسپ تذکرہ، یوگنڈہ میں کام کرنے والی تبلیغی جماعتوں کی جانفشانیوں کے احوال، وکٹوریہ جھیل اور ملکہ وکٹوریہ کا تعارف یہ سب کچھ مضمون کے اس حصہ میں موجود ہے۔

اسی طرح ایک حیرت انگیز مجسمہ کی کہانی، مہاتما گاندھی کی یادگار نیل کے ساحل پر کیوں ؟ یوگنڈہ میں مسلم اور مسیحی کشاکش کا چشم کشا تذکرہ، یوگنڈہ میں قادیانی سرگرمیوں کی تاریخی داستان، پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کی یوگنڈہ میں قادیانی سرپرستی کے احوال، یہ سب کچھ اس مضمون میں موجود ہے۔

اس سفرنامے میں پیش کیے گئے احوال کے مطالعہ سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ دنیا کیا کر رہی ہے، دنیا میں ادیان مختلفہ کے پیروکار کس طرح اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، مشنری کس طرح اپنا مشن دنیا میں عام کر رہے ہیں، ہمیں ان کے انسداد کے لیے کیا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی سمجھ کی توفیق عطا کرے۔ آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

خادم اسلام، **محمود الرشید حدوٹی**، جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

۱۰ ستمبر ۲۰۲۳ بروز اتوار بوقت سوا ۴ بجے سہ پہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی کا قیام

ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی لیبیا کے صدر قذافی نے ۱۹۷۲ء میں قائم کی تھی، جس کا مقصد اسلامی دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کا جائزہ لے کر انہیں حل کرنا ہے، جب کہ یوگنڈہ کے شہر کمپالا میں اس نے اپنا پہلا دفتر ۱۹۸۷ء میں قائم کیا، سوسائٹی کے منتظم شیخ جمیل نیاندالہ کا کہنا ہے کہ سوسائٹی نے اسلامی ممالک میں تعلیمی اداروں کی تعمیر اور پسماندہ لوگوں میں اقتصادی امداد کے ذریعے اسلامی تہذیب کے احیاء کی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں، ان کا کہنا تھا کہ یوگنڈہ میں لیبیا کی آمد وہاں کے مختلف انسانی طبقات کی معاشی بہتری کے لیے بہت فائدہ مند ہے اور کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرتا کہ یوگنڈہ کے لوگوں کو زرعی بیج، وظائف، نقد امداد اور پارچہ جات کی صورت میں امداد نہ دی جا رہی ہو، جب کہ سوسائٹی کے یوگنڈہ میں دفتر کھلنے کے بعد اس امداد میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔

یہی تنظیم اس وقت کینیا، برونڈی، کانگو، روانڈا، ایتھوپیا، صومالیہ، جبوتی، اریٹیریا، کانگو کے محروم طبقات کی مدد میں پیش پیش ہے، سوسائٹی صرف امداد کی فراہمی پر ہی قناعت نہیں کر رہی بلکہ محروم طبقات کو دنیا میں امن، انصاف اور اپنے حقوق کے حصول کی جنگ لڑنے کا شعور بھی پیدا کر رہی ہے، یوگنڈہ کے مختلف مقامات پر ابھی تک سوسائٹی نے ۲۷ سکولوں کی تعمیر مکمل کر لی ہے، یوگنڈہ کے تنظیمی ڈھانچہ کی بہتری کے لیے بھی سوسائٹی متحرک ہے، یوگنڈہ کے دیہی علاقوں میں دس دس میل کے فاصلے پر مسلمان نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے تھے، جب کہ سوسائٹی نے یہ مشکل آسان کر دی، مساجد کا جال بچھا دیا، سوسائٹی نے یوگنڈہ کے لوگوں کو طبّی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہولیات بہم پہنچانے کے لیے طبّی مراکز قائم کیے، رمضان المبارک میں یہی سوسائٹی مسلمانوں کو کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرتی ہے۔

سوسائٹی مسلمانوں کو بیت اللہ شریف میں فریضہ حج کی ادائیگی کی بھی ترغیب دیتی ہے، جب کہ یوگنڈہ میکریری یونیورسٹی میں عربی زبان وادب کی تدریس کے اخراجات بھی یہی سوسائٹی برداشت کرتی ہے، یوگنڈہ کے ہونہار طلباء کو بلاامتیاز و تفریق مذہب، بلاامتیاز رنگ ونسل وظائف بھی فراہم کرتی ہے۔

جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ

جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کی خدمات جلیلہ بھی ناقابل فراموش ہیں، جس نے اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک مختلف ممالک میں عربی زبان کو عام کرنے میں بڑا نمایاں اور واضح کردار ادا کیا، عربی زبان میں عظیم الشان کتابیں زیور طباعت سے آراستہ کرواکر دیوہیکل کنٹینرز میں دنیا بھر میں ترسیل کی، ان میں لاکھوں کی تعداد میں عربی، انگریزی، فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کے تراجم، اسلام اور اسلامی تعلیمات سے متعلق چھوٹی بڑی کتابیں شامل ہیں۔

یوگنڈہ جیسے دوردراز ملک میں محافل کاانعقاد، سیمینارز کااہتمام، روزہ داروں کے لیے سحری وافطاری کا مسلسل انتظام یہ وہ خدمات ہیں جنہیں بھلایا نہیں جاسکتا، اسی طرح جمعیت الدعوۃ کے کارناموں میں یہ کارنامہ بھی بہت عظیم الشان ہے کہ اس نے افریقی ملکوں میں دولت ایمان واسلام سے مالا مال اور سرشار ہونے والے لوگوں کی دینی تعلیمات کے لیے مدرسین، مبلغین اور داعین کا بندوبست کیا، جن کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ان نومسلموں کو دین کی مبادیات سکھائیں، ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں، انہیں قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کروائیں اوران کے معنیٰ اور مفہوم سے آگاہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایوانہائے تثلیث میں تھرتھلی

کمپالا میں مسجد کیا بنی ایوانہائے تثلیث میں تھرتھلی مچ گئی، ایسا لگا جیسے زلزلہ بپا ہو گیا ہو، تعمیر مسجد کا غم اہل کلیسا کو تھا ہی اب جب شیر دل، جری، بہادر اور دشمنان اسلام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے قذافی نے صلیب پرستوں، تثلیثیوں کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا، یوگنڈہ کے صدر موسوینی کی صدارت میں ہونے والی کانفرنس میں ببانگ دھل جب قذافی نے عہد حاضر کی بائبل کو تحریف شدہ قرار دیا، ناقابل یقین واعتبار قرار دیا تو اہل کلیسا کے سینے پہ گویا اژدھا لوٹنے لگے۔

ایک سوچے سمجھے اور طے شدہ منصوبہ کے تحت نو تعمیر شدہ مسجد کے سامنے کمپالا میں ایک گروپ سے احتجاج کروایا گیا، احتجاجیوں نے اپنی تقریروں میں قذافی کے بارے میں کہا کہ تعمیر مسجد قذافی کی طرف سے محض ایک ڈرامہ ہے، اس مسجد کی آڑ میں قذافی مسلمانان یوگنڈہ کو اہل کلیسا سے ٹکرانا چاہتے ہیں، جب کہ یوگنڈہ کے باشندے ایک متحد قوم ہیں، قذافی کو ایسی کاوشوں سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے، یہ قذافی کی سعی لاحاصل ہے۔

پادریانِ یوگنڈہ نے نکی ویبو اسٹیڈیم میں ہزاروں انسانوں کے سامنے بائبل، تورات، انجیل کو محرف ومبدل قرار دینے پر قذافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اپنے تئیں اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے، انہوں نے کہا کہ اہل کلیسا کے پاس جو بائبل آج موجود ہے یہ محرف ومبدل نہیں ہے، یہ نا تحریف شدہ ہے، اس لیے لوگ قذافی کے بیان کو دل میں جگہ نہ دیں، اہل کلیسا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ قذافی کے الفاظ نقش برآب ثابت ہوں مگر اس کے الفاظ کی گونج نیل کے ساحل سے کمپالا کی چوٹیوں تک گونج چکی تھی اور جریدہ عالم پر ثبت ہو چکی تھی۔

بشپ ڈاکٹر زاق نیرنگی نے قذافی کے اس بیان پر مقامی مسیحیوں سے اپیل کی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں، طیش میں نہ آئیں، یہ بھی کہا کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی ہمارے خاموشی والے عمل کی تقلید و پیروی کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر زاق نے ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں، اچھالنے اور تڑکا لگانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ معمر القذافی نے اپنی تقریر میں حضرت یسوع مسیح کی موجودگی کی تصدیق کی ہے، یسوع مسیح آج بھی موجود ہیں، اسی طرح یوگنڈہ اپی سکوپل کانفرنس کے بشب میتھیاس سکامانیا، انٹر ریلجئس کونسل آف یوگنڈہ کے آرچ بشب ڈاکٹر جان والی، بشب اپون کشیکا، الیکش مٹل نے بھی قذافی کے ان بیانات پر سختی برہمی کا اظہار کرتے ہوئے تنقید کی ہے۔

قذافی نے اپنے خطاب میں یوگنڈہ کے عیسائی صدر موسوینی کو انقلابی لیڈر قرار دیتے ہوئے کہا کہ انقلابی شخصیات مرا نہیں کرتیں بلکہ وہ امر ہو جاتی ہیں، موسوینی اپنے لیے تفویض کردہ عرصہ صدارت پر قناعت نہ کریں بلکہ اپنی قوم کی راہنمائی وراہبری کا فرض قرض سمجھ کر اس وقت تک اٹھاتے رہیں جب تک ان کے جسم میں لہو کا آخری قطرہ اور آخری سانس باقی ہے۔

عیسائی صدر کا خطاب

یوگنڈہ کے صدر موسوینی نے کرنل معمر القذافی کی تقریر کے بعد اختتامی کلمات کہے، انہوں نے کہا کہ آج کا اہم واقعہ یوگنڈہ کی قومی مزاحمتی تحریک (این آر ایم) کی حکومت کی کوششوں کی وہ تعبیر ہے جس نے یہاں کی مسلم برادری کو انہیں سماجی، اقتصادی اور سیاسی دھارے میں لانے کے لیے مسجد کی صورت میں ایک مرکز فراہم کر دیا ہے اور اس کاوش میں برادر راہنما کرنل معمر القذافی نے بھی اہم اور نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

موسوینی نے کہا کہ یوگنڈہ میں پہلے پہل ۱۸۴۴ء میں کسی مسلمان نے یوگنڈہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرزمین پر قدم رکھا تھا، یہ تاجر تھے جن میں نمایاں نام احمد بن ابراہیم کا ہے، اگرچہ ان کا مقصد اولین تو تجارت تھا مگر اسلام کی تبلیغ بھی انہوں نے ساتھ ساتھ جاری رکھی، اس عہد میں کباکا دوم کی یہاں حکومت تھی وہ معصوم لوگوں کی زندگیوں سے کھیلتا تھا، احمد بن ابراہیم نے کباکا دوم کے اس وحشیانہ طرز عمل اور معصوم لوگوں کے قتل پر شدید نکتہ چینی کی اور ببانگ دُہل وقت کے فرعون کے سامنے کلمہ حق کہا کہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جانوں سے کھیلنے کا کوئی اختیار نہیں، کباکا دوم اس جرأت رندانہ پر سخت متاثر ہوا، وہ اگرچہ حلقہ اسلام میں داخل ہونے سے تو محروم رہا تاہم اس نے نہ صرف قرآن کریم کا مطالعہ کیا بلکہ اس کی کئی ایک آیات بھی اپنی یادداشت کی زینت بنالیں۔

صدر موسوینی نے اپنی تقریر میں کہا کہ شاہ کباکا دوم تو اسلام قبول نہ کرسکا مگر اس کا عظیم فرزند کباکا موتسیا اول نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ اسے یوگنڈہ کا سرکاری دین بھی قرار دیا، اس نے اس کے علاوہ نظامِ صلاۃ نافذ کیا، رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور ان کے تقدس پر زور دیا، عیدالاضحیٰ پر جانوروں کی قربانیاں کرنے کے لیے بھی ماحول سازگار بنایا، اس نے مسیحیوں کو بھی مذہبی آزادی دی اور انہیں کئی ایک سہولیات دینے کا اعلان کیا۔

صدر موسوینی نے یوگنڈہ میں اسلام کے فروغ واشاعت کے تاریخ وار حوالے دیتے ہوئے عیدی امین کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا اکتوبر ۱۹۷۰ء میں عیدی امین نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کے حل کے لیے ایک اجلاس طلب کیا اور اسی موقع پر اتفاق رائے سے یوگنڈہ مسلم سپریم کونسل (یوایم ایس سی) وجود میں آگئی اور ۱۹۰۰ء کے ایک معاہدے کے تحت عیدی امین نے یوگنڈہ کے مسلمانوں کو کوہسار کمپالا پر اپنا مرکز قائم کرنے کے لیے قطعہ اراضی بھی فراہم کردیا، مگر اسے بدقسمتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیے کہ ۱۹۷۰ء میں عیدی امین کے اقتدار کا دھڑن تختہ ہو گیا، اقتدار کی دیوی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تو یوگنڈہ مسلم سپریم کونسل کا شیرازہ بھی بکھر گیا۔

عیدی امین کا سنگھاس اقتدار ڈولنے کے بعد سیاسی عدم استحکام پیدا ہو گیا، ملک میں موجود مختلف گروپوں میں تصادم ومبارزت کی فضا قائم ہو گئی، مسلمان نوجوان بھی مایوسی کے اندھیروں میں چلے گئے، پھر مسلمانوں کے اس مرکز کے قیام کے لیے مباحثے اور ڈائیلاگ ہوتے رہے۔

قومی مزاحمتی تحریک کے حکومت نے مسلمانوں کے اس قدیمی مطالبہ پر غور وحوض شروع کر دیا اس معاملہ پر بعض اَبنائے وقت اپنا ذاتی اُلو سیدھا کرنے میں مصروف عمل رہے، انہوں نے اسلامی اصولوں پر تشکیل شدہ اس مسلمان برادری کو تقسیم در تقسیم کیے رکھا تھا ہم نے اس سلسلے میں مشاورت جاری رکھی اور اس کا ثمر آج مسجد کی صورت میں آپ کے سامنے ہے، ہم نے مسلمانوں کو طاقت بخشنے کے لیے کچھ اہم اقدامات کیے جس میں کوہسار کمپالا پر وہ قطعہ اراضی بھی تھی جس کا قبضہ یوگنڈہ مسلم سپریم کونسل اور اس خانہ خدا کی تعمیر اس کی زندہ مثال ہے، اب ہم یوگنڈہ میں ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا قانون بھی بنا رہے ہیں جس کا وعدہ ۱۹۷۰ء میں اس وقت کی حکومت نے مسلمانوں سے کیا تھا مگر وہ اسے تعبیر بخشنے میں مکمل طور پر ناکام رہی۔

صدر موسوینی نے مسلمانوں کو یوگنڈہ کے قومی دھارے میں لانے کا عندیہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں جاری جمہوری عمل کے ذریعے ہم مسلمانوں کو لیڈر شپ پوزیشن پر بھی لانا چاہتے ہیں، میں مسلمان بھائیوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے مسلمان دوست بھی ہیں، اگر میرے ہم وطن مسلمان اپنے اختلافات دور کر دیں تو وہ بھی میرے بہترین دوستوں اور رفیقوں کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسوینی نے انقلابی قائد معمر القذافی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ قذافی جیسے انقلابی لیڈر کی مثال آپ کے سامنے ہے، ہم ایک طویل عرصہ سے ایک دوسرے کے دوست ہیں، انقلاب پسند لوگ اچھی حکومتوں کے مالک اور عوام کے مفاد میں کام کرنے والے افراد ہوتے ہیں، لیبیا یوگنڈہ کا دوست ملک ہے جس نے خوبصورت افریقہ کی دوسری بڑی دخترِ کعبہ (مسجد) اپنی اسی دوستی کی شکل میں یوگنڈہ کو ہبہ کی ہے، کرنل قذافی ہمارے دوست ہیں، جو یوگنڈہ کی ترقی اور سماجی بہتری کے لیے اپنے وسائل ہمارے لیے وقف کیے رہے ہیں، ٹرائیکل بنک بھی اسی مدد، تعاون اور نصرت کی نشانی ہے۔

موسوینی نے کہا کہ میں مسلم برادری کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ صدر قذافی نے یوگنڈہ کے تمام لوگوں کے لیے ایک یونیورسٹی کی تعمیر کا بھی وعدہ کیا ہے، اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے دوران ہمارا قتل عام روکنے کے لیے قومی مزاحمتی فوج کو انہوں نے مسلح بھی کیا تھا۔

موسوینی نے لیبیا کی جانب سے یوگنڈہ کے مختلف سیکٹرز میں کی جانے والی سرمایہ کاری کا ذکر کیا اور یوگنڈہ کا دورہ کرنے پر معمر القذافی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا، اس موقع پر موسوینی نے کمپالا کوہسار پر نو تعمیر شدہ جامع مسجد کے نام کا بھی اعلان کیا کہ اس مسجد کا نام قذافی نیشنل مسجد ہے۔

وژن اخبار میں ردعمل

۲۱ مارچ ۲۰۰۸ء کے روزنامہ وژن کمپالا میں سمویل گاڈفر نامی ایک قاری نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مراسلہ بھیجا، جس میں سمویل گاڈفر نے لکھا کہ میں کرنل معمر القذافی کی طرف سے یوگنڈین صدر موسوینی کو دیے جانے والے اس مشورے سے بالکل اتفاق نہیں کرتا جس میں انہوں نے موسوینی کو مشورہ دیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انقلاب پسند کبھی بھی اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہوتا اور نہ ہی استعفیٰ دیتا ہے، یہ ہمارے براعظم کے لیے اس لیے اچھا مشورہ نہیں ہو سکتا کہ وہ طاقت کو مسبب الاسباب خیال کرتے ہوئے اس پر ایمان رکھتے ہیں، یہ مشورہ ان طاقتوروں اور کمزوروں میں ایک خلیج حائل کر دے گا کیونکہ صاحب ثروت مزید امیر اور افلاس زدہ لوگوں کی غربت میں مزید اضافے کا باعث بنے گا، بے زبان لوگ براہ راست قذافی سے اپنے دکھوں کے مداوا کے لیے بات چیت نہیں کر سکتے، نہ ہی رابطہ کر سکتے ہیں اور بگاڑ کی صورت میں ایک طویل عرصہ سے سازشوں کا شکار یوگنڈہ بھی اس گناہ بے لذت کے الزام میں رگڑا جائے گا۔

روزنامہ ویژن کا دھواں دار اداریہ

۲۲ مارچ ۲۰۰۸ء کے روزنامہ وژن اخبار میں کرنل معمر القذافی کی جانب سے نکی ویبو اسٹیڈیم میں کیے گئے خطاب لاجواب پر اخبار نے اداریہ لکھا جس کا عنوان تھا Tolerate other Religions یعنی دیگر ادیان کو بھی برداشت کیجیے، اخبار اپنے اداریہ میں لکھتا ہے کرنل قذافی کے انجیل اور تورات میں تحریف کے بارے میں بیان سے یوگنڈہ میں کافی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

قذافی کے یہ ریمارکس قدیم مسیحی ملک میں دیے گئے ہیں، جن پر اظہار ناپسندیدگی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ اس لیے ہے کہ ان کا یہ اپنا عقیدہ ہے اور وہ کوئی پہلے شخص نہیں جنہوں نے اس طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہو، اس ضمن میں بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ یوگنڈہ کے صدر موسوینی لیبیا جائیں اور اسی طرح کے خیالات کا اظہار وہ قرآن کریم کے بارے میں کریں، قرآن کریم کے بارے میں بھی وہ ایسے ریمارکس دیں، تو اس کا نتیجہ تشدد کی صورت میں سامنے آئے گا لیکن یہ دونوں غلط آدمی اس طرح کا درست کام کرنے سے قاصر رہیں گے، یوگنڈہ جیسا ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں بہت سے ادیان کے لوگ رہتے ہیں، بہت سے ادیان یہاں ہیں، بلکہ یوگنڈین آئین میں انہیں اپنے اپنے ادیان کی تعلیمات کے مطابق عبادت کرنے کی ضمانت بھی دی گئی ہے،اس لیے یوگنڈہ کے شہریوں کو دیگر ادیان کے نقطہ نظر اور ان کے عقائد کے بارے میں برداشت اور احترام سے کام لینا چاہیے۔

اس سلسلہ میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص پر اپنا دین تھونپ نہیں سکتا، یا وہ جبر واکراہ سے دوسروں کو اپنے کہے ہوئے الفاظ پر ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، بالکل اسی طرح کوئی شخص کسی کو اس کے عقیدے پر عمل یا اپنے عقیدے کے مطابق خدا کی عبادت سے نہیں روک سکتا ہے۔

روزنامہ وژن لکھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے دینی عقائد کے بارے میں عدم برداشت دنیا بھر میں ہمیشہ عوامی بے چینی اور اجتماعی قتل عام کا باعث بنتی ہے اور اس کے فروغ کے لیے یوگنڈہ میں قطعاً اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔

اسلام تمام انسانوں کا دین ہے

کرنل معمر القذافی نے افریقی نوجوانوں، تنظیموں، رضاکاروں اور عام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے سامنے بھی بہت ہی ایمان افروز خطاب کیا، جس میں انہوں نے واضح پیام دیا کہ قرآن کریم کفار کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے کافرو! میں ان کی بندگی نہیں کرتا جن کی تم بندگی بجالاتے ہو، ہم اسی پیام ربانی کی پیروی کرتے ہوئے استعماریوں سے کہتے ہیں کہ اے استعماریو! ہم ان کی بندگی نہیں کرتے جن کی تم بندگی بجالاتے ہو، تم ہمیں ہمارے حال پہ ہی چھوڑ دو، تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور ہمارے لیے ہمارا دین ہے۔

آپ لوگ جانتے ہیں کہ افریقہ وہ ہے جس کے پاس مقدس ادیان کی امانت ہے، اس کے پاس آسمانی ادیان ہیں، میں ان کتابوں کو پڑھتا اور جانتا ہوں جو لاہوت افریقیہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق بات کرتی ہیں، انہی کتابوں میں مجھے یہ بات ملی ہے کہ افریقیہ قدیم ادیان کا حامل ملک ہے، جو عیسائی دین سے پہلے یہاں تھے، یہ کتابیں اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ یہ ادیان سماوی ادیان ہیں، یہاں افریقہ میں بہت طویل زمانہ پہلے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی تشریف لائے تھے، میں نے ان کتابوں میں یہ بھی دیکھا کہ افریقہ کے ادیان سماویہ قدیمہ میں اسماء اللہ الحسنیٰ وہی تھے جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم میں موجود ہیں، جب میں نے ان افریقی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کروایا تو مجھ پر یہ راز منکشف ہوا کہ یہ تو وہی اسماء الحسنیٰ ہیں جو قرآن کریم میں ہیں، جو اسلام میں ہیں۔

جب میں نے ادیانِ آفارقہ کو دیکھا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ بت پرستی اور وثنیت کے ادیان ہیں جب تک کہ یہ سارے کے سارے اسلام کے مطابق نہیں ہو جاتے، اب ادیانِ آفارقہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سب وثنیت ہے، یہ سب کفار ہیں، کیونکہ نہ یہ عیسائی ہیں اور نہ ہی مسلمان ہیں، لیکن یاد رکھو، ایسا نہ کہو، نہ یہ بت پرست ہیں اور نہ کفار ہیں۔

یہ قدیمی ادیان ہیں جن کی تجدید کی ضرورت ہے، ان کو ایک بار پھر نئے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے، ہم ان شاءاللہ ان قدیمی ادیان افارقہ کو نئے سانچے میں ڈھالیں گے، ہم نئے سرے سے ان ادیان کو سمجھنے اور جانچنے کی کوشش کریں گے، یہ الٰہی ادیان ہیں، ان میں بڑی اقدار ہیں، یہ وقیع ادیان ہیں، جس طرح موجودہ آسمانی ادیان بہت اہمیت کے حامل ہیں، ہم ان قدیمی ادیان کو نئے اور آخری دین کے تابع کریں گے۔

اس وقت تو ہم صرف یہودیت کو جانتے ہیں، ہم صرف عیسائیت کو جانتے ہیں، ہم صرف اسلام ہی کو جانتے ہیں، لیکن یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہاں افریقہ میں اور بھی بہت سے ادیان ہیں جو یہودیت، عیسائیت اور اسلام سے پہلے یہاں آئے تھے، اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہو گیا ہے کہ ہم اس بات کو نئی طرح سے اٹھائیں، یہ ادیان بہت زیادہ بہت ہی زیادہ اسلام کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، کیونکہ اسلام کوئی صرف عربوں کا ہی دین نہیں ہے، کیونکہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، ان کی دعوت کا رخ ساری انسانیت کی طرف ہے، سارے بشر آپ ﷺ کے مخاطب ہیں۔

تمام ادیان سماویہ کے پیروکاروں کے لیے یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں آجائیں، وہ آخری دین کی طرف آجائیں اس کی پیروی کریں، آخری نبی حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء کے پیروکار اور اطاعت گزار ہو جائیں۔

ہمیں اور ہمارے دین کو ہمارے لیے چھوڑ دیجیے، جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند کر لیا ہے، اگر یہ لوگ ہمارے پاس مشنریز کو بھیجتے ہیں، ہمارے پاس این جی اوز کو روانہ کرتے ہیں جو آکر ہمیں یہ سمجھائیں کہ ہم بیماریوں سے کیسے بچیں، وہ ہمیں کتاب پڑھنا سکھائیں، وہ ہمیں لکھنا سکھائیں، وہ ہمیں آکر یہ سکھائیں کہ ہم دریاؤں سے پانی کیسے حاصل کریں، ہم میٹھی نہروں اور سمندروں سے پانی کیسے کھینچیں، اور ہم ان سے کیسے کھیتی باڑی کریں، یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو ممکنات میں سے ہیں، جو وہ ہمیں سکھانے کے لیے آتے ہیں، یا بھیجے جاتے ہیں۔

کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو امریکن چرچ کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، یورپی چرچوں کے رضاکار ہیں، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری مدد کریں، افریقہ کی مدد کریں، تو انہیں اس شکل میں ہماری مدد کرنا چاہیے، یہ ہمارے ساتھ کھیتی باڑی میں ہاتھ بٹائیں، کاشتکاری میں ہمارا ہاتھ بٹائیں، وہ اس سلسلہ میں ہماری علمی معاونت کریں۔

جب ہم پیاسے ہوتے ہیں، جب ہم بھوکے ہوتے ہیں، جب ہم بیمار ہوتے ہیں، جب ہم گوناگوں مصائب و آلام کا شکار ہوتے ہیں، تو یہ لوگ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں عیسائیت سکھاتے ہیں، ہمیں کرسچن بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مطلب ہے؟ اس کا کیا مقصد ہے؟ یہ واضح ہے، یہاں اس کام کے آگے بہت بڑا سوالیہ نشان ہے، ہمیں عیسائیت قبول کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے، ہمیں ضرورت ہے کھیتی باڑی کی، ہمیں ضرورت ہے صنعت کاری کی، ہمیں ضرورت ہے صحت کی۔

کرنل معمر القذافی کو اللہ اپنی جناب سے جزائے خیر دے، انہوں نے بہت ہی واضح اور واشگاف الفاظ میں نوجوانوں سے کہا کہ افریقہ کے تمام ادیان کو تجدید کی ضرورت ہے، ان کی اصلاح کی ضرورت ہے، ادیانِ افارقہ کو نئے سرے سے اٹھانے کی ضرورت ہے، انہوں نے اشارہ کیا کہ اسلام ساری انسانیت کا دین ہے۔

اگر استعماری طاقتیں ہماری معاونت و مدد کرنا چاہتی ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ علم، ٹیکنالوجی میں مدد و معاونت کریں، ہمیں مسیحیت قبول کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، ہمیں صنعت کاری کی ضرورت ہے، ہمیں کاشتکاری کی ضرورت ہے، ہمیں صحت کے شعبہ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

درددل رکھنے والے اس انقلابی لیڈر نے افریقی نوجوانوں کی ذہن سازی کرتے ہوئے کہا کہ افریقی نوجوانوں کے پاس ایک سنجیدہ قومی پروگرام ہونا چاہیے تاکہ وہ استعمار کا شکار نہ ہوں، جیسا کہ ماضی میں ہوا تھا، اور استعمار کو چاہیے کہ وہ اب افریقہ سے منہ پھیر لے کیونکہ افریقہ کی سلامتی کونسل میں دو نشستیں ہیں اور اسے ویٹو کا حق حاصل ہے، اور یہ صرف ایک حقیقی اور باشعور انقلابی قیادت سے ہی ممکن ہے۔

اختتامی تقریب میں جمہوریہ یوگنڈا کے صدر اور نائب صدر، یوگنڈا کی حکومت کے ارکان، پارلیمنٹ کے اسپیکر، سیاسی مشن کے ارکان اور معززین اور مہمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوگنڈہ پر ایک سرسری نگاہ

یوگنڈہ مشرقی افریقہ کا ایک نیم اسلامی ملک ہے، اس کی معلوم تاریخ ۱۴ ویں اور پندرہویں صدی سے شروع ہوتی ہے، جب یہاں ایک مضبوط حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، نسلی اعتبار سے اڑھائی ہزار سال قبل بنٹو قبائل نے ہجرت کی اور وسطی اور غربی یوگنڈہ کو اپنی آماجگاہ بنایا۔

ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سوڈان کے لو(lve) قبائل نے چھ صدیاں قبل یہاں قدم رکھا اور یوگنڈہ کے ریکائی، سمبابوی اور مساکا کے اضلاع میں اپنی آبادکاری مکمل کی اور یہاں سے واحد اور ساق قبیلہ بنٹو سے جب ان کے سماجی اور وراثتی تعلقات کا آغاز ہوا تو صدیوں سے پنپنے والے بنٹو تمدن کے آگے وہ ٹھہر نہ سکے اور نہ صرف ان کا وجود اور شناخت بنٹو قبائل اور تمدن میں جذب ہوگئی بلکہ وہ اپنی مادری زبان سے بھی تہی دست ہوگئے۔

اس کا ایک اور نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں قبائل کے اختلاف سے ایک نئی نسل وجود میں آگئی جس میں دونوں قبائل کے خصائص بھی موجود تھے، اس طرح جب ڈیڑھ ہزار سال قبل یوگنڈہ سے بوگنڈہ، بتورو، بنیارڈ، بساگا اور بنیان کورکے کچھ علاقوں میں کچھ راجواڑے وجود میں آئے تو جینیاتی (Genetics) لحاظ سے ان کی اصل لیُو قبایل کے راجوں کی مرہون منت تھی۔

بنٹو قبائل کی دیگر گوتوں میں مکاسا، کاسوکاما، کبیانگا، اکیکی، ایرانی، اتووکی، آموتی وغیرہ ہیں، جب کہ لئو کی چند صدیوں پر مشتمل تاریخ میں جو گوتیں یاذیلی قبائل تشکیل پاسکتے ہیں ان میں ایمپاکو سب سے اہم ہے، دراصل یہ قبیلہ خانہ بدوشی اور گلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بانی کی معیشت پر انحصار کرتا تھا اور اس کے ایک مویشی کا نام ایمپا کو تھا اس لیے اس کا نام بھی اسی مویشی کے نام پر زبان زد عام ہو گیا، دیگر اہم گوتوں میں تورو، بنیورو وغیرہ ہیں، دراصل تیتو قابل ذکر ہیں اور ان بادشاہوں کی رشتہ داریاں بھی یوگنڈہ کے دیگر راجواڑوں سے ہونے کے شواہد موجود ہیں، ان قبائل کے سیاسی اور سماجی کردار سے یوگنڈہ میں نیم تمدنی معاشرہ وجود میں آیا جو جغرافیائی اور دیگر انسانی احتیاجات کے تحت ایک تہذیب اور ثقافت کی تشکیل کا باعث بنا۔

بنٹو قبیلہ کی تہذیبی سیادت کی وجہ سے بنٹو زبان کو یہاں فروغ ملا اور آج کے یوگنڈہ میں بنٹو زبان ۷۰ فیصد آبادی کی رابطے کی زبان ہے، جمیل کیوگا کے نواح میں رہنے والے قبیلہ اچولی کی زبان نیلوٹک ہے، یہی زبان سوڈانی سرحد کے متصل آباد چھوٹے قبائل اتیسو اور کاراموجونگ اور سائی بھی بولتے ہیں، مغربی جنگلات میں آباد پیجمی قبیلہ کی ایک علیحدہ زبان اور تہذیب ہے وہ کپڑوں سے بے نیاز فطری حالت میں برہنہ زندگی بسر کرتے ہیں، اس کے علاوہ ایک اور زبان سواحلی بھی یہاں بولی جاتی ہے، گوگل ٹرانسلیٹ میں اسی زبان کو ترجیح دی گئی ہے۔

اس طرح مجموعی طور پر اقوام متحدہ کے مطابق یہاں کی آبادی ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور دارالحکومت کمپالا سمیت جنجا، مساکا اور اینٹب جیسے شہروں میں کل آبادی کے ۱۰ فیصد لوگ شہری زندگی بسر کر رہے ہیں، مسلمانوں کا تناسب یہاں ۴۰ فیصد، مسیحی ۵۰ فیصد اور دیگر مذاہب کے لوگ ۱۰ فیصد ہیں۔

یوگنڈہ خشکی سے گھرا ہوا مشرقی افریقہ کا ملک ہے اور اس کی پانی تک رسائی کا واحد ذریعہ تنزانیہ اور یوگنڈہ کی مشترکہ جھیل وکٹوریہ پر ہے، دوسری بڑی جھیل البرٹ ہے، یہ بھی آدھی یوگنڈہ اور نصف کانگو کے پاس ہے، شمال میں سوڈان، مشرق میں کینیا اور جنوب میں تنزانیہ اور روانڈہ کے ممالک واقع ہیں، یہاں کا کوہ ہمالیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رود نیز دری کہلاتا ہے جس کی ایک فلک بوس چوٹی سطح سمندر سے ۱۶ ہزار ساڑھے ۷ سو فٹ بلند ہے، جنوب مشرق میں باران آتشیں کے حامل پہاڑ بھی ہیں جو کبھی کبھی ناراضگی میں بارش کے بجائے آگ اور پتھر برساتے ہیں، مغرب اور جنوب مغربی علاقہ بارانی ہونے کی وجہ سے زرخیز بھی ہے اور یہی زرخیزی بعض اوقات مسلمانوں اور مسیحیوں میں قتل و قتال کی صورت بھی اختیار کر جاتی ہے۔

رقبہ کے لحاظ سے قابل کاشت زرعی اراضی ۲۳ فیصد ہے جس پر کل آبادی کے ۹۰ فیصد لوگ دھرتی سے اناج اگا کر ملکی ضروریات پوری کرتے ہیں، یہ کسان تمباکو ،آلو، کماد، کساو، چنے، مونگ پھلی، چائے، کافی اور کیلا جیسی نقدآور فصلیں اگا رہے ہیں، یہاں کے صحرا ہوں یا بلند و بالا کوہسار ،وہ بھی یوگنڈہ کو تانبا، کوبالٹ، قلعی، لوہا اور فاسفیٹ جیسی معدنیات ملک و قوم کو فراہم کر رہے ہیں، آج کل وہاں تیل اور گیس کی تلاش کا کام بھی زوروں پر ہے، اس مشن کی کامیابی کے بعد یہاں معیشت بہتر ہو جائے گی۔

یہاں کے جنگلات بہت ہی قیمتی لکڑی پیدا کر رہے ہیں، جن سے نہ صرف عمارات کی ضروریات پوری کی جا رہی ہیں بلکہ کشتی سازی وغیرہ میں کام آ رہی ہیں، اس لکڑی کی ارزاں قیمت، دائمی استعمال، دیمک سے پاک ہونے کی وجہ سے مقامی اور عالمی سطح پر بہت زیادہ طلب ہے۔

یہ لکڑی موَلی (mvule) اور افریقن ٹیک (African Teak) بھی کہلاتی ہے، یہ درخت سوڈان میں ہر جگہ نظر آتے ہیں اور طلب کے لحاظ سے یوگنڈہ کے زمینداروں کے لیے زرنقد کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس وجہ سے اس کی غیر قانونی کٹائی اور فروخت کو مدنظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ نے ۱۹۹۸ء میں اس کا باقاعدہ پرمٹ جاری کرنے کا منصوبہ بنایا، موسمی اعتبار سے ۲۶ ڈگری سینٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گریڈ تک یہاں کا ٹمپریچر رہتا ہے، آسٹریلیا کی طرح یہاں کا موسم گرما دسمبر سے فروری تک رہتا ہے، اس دوران یہاں کا ٹمپریچر ۳۰ ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر جاتا ہے، جب کہ برسات ہر سال اپریل اور مئی کے علاوہ اکتوبر اور نومبر میں چھم چھم برستی ہے۔

یوگنڈہ کا قومی ترانہ

کسی ملک کا قومی ترانہ اس ملک کی تہذیبی اقدار کا آئینہ دار اور وہاں کی زبان کا شاہکار ہوتا ہے، یوگنڈہ کا قومی ترانہ سرکاری زبان انگریزی میں ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے، یوگنڈہ کی بولیوں کا گزشتہ صفحات پر ذکر ہو چکا ہے، قومی ترانہ یوگنڈہ کی زبان لوگنڈہ میں ملاحظہ فرمائیے (یہ انگریزی نہیں ہے)

O yuganda! Katonda akuwanirie tussah ebyomumaso byaffe mu mikono gyo mu bwegassi nobuteegu ku lwobumu tujjanga bulijjo kuyimirirawo!

O yuganda! Ensi yeddembe okwagala nokulusana tubikuwa, Ne baliraanwa baffe boona, lwomulanga gwensi yaffe, mu mirembe nomukwano tunaberawo!

O youganda! Ensi etuliisa Lwomusana nobugumu bw ettaka Lwobugazi bwensi yaffe tujja kuyimirira bulujjo Ekimas kyamakula ga afirika!

اے سرزمین یوگنڈہ، خدا تجھے فروغ ترقی سے نواز دے
ہمارا استقبال تیرے دست شفقت کے حوالے
متحد و آزاد
آزادی کے طلب گار
سدا ہم یونہی شانہ بشانہ کھڑے رہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے یوگنڈہ کی سرزمین حریت
اپنی محبتوں اور محنتوں کا تجھے امین بنایا
اور اپنے سارے پڑوسیوں کے ساتھ
ہم امن اور دوستی کے ساتھ لمحات حیات بسر کر رہے ہیں
اے یوگنڈہ کی سرزمین ربی
خورشید جہاں تاب سے زرخیزی سے بھری اگانے والی خاک
اپنی پیاری دھرتی کے لیے
ہم سدا یونہی کھڑے رہیں
جیسے یہ تاج افریقہ کا کوہ نور ہو

یوگنڈہ کا حسن وجمال

سرزمین یوگنڈہ کو اللہ نے بڑی فیاضی اور حسن سے نوازا ہے، باہر سے آنے والا نووارد یہاں کے سحر انگیز مناظر دیکھ کر ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے، خیالات کی دنیا میں کھو جاتا ہے، قدم قدم پر رقصاں حسن فطرت کے مناظر کا اپنا ہی ایک جادو ہے، کمپالا سے ۳ گھنٹے کی مسافت پر جھیل مبورو ہے، یہ حسن فطرت کا سیال خزینہ ہے۔

اس جھیل کی ہر موج اپنے اندر قدرت کی رعنائی اور دیکھنے والی آنکھ کے لیے روحانی نظاروں سے لبریز ہے، یوگنڈہ کے انتہائی جنوب مشرق میں روانڈا کی سرحد کے نزدیک ایک اور نیشنل پارک ہے اور کیسورو شہر سے ۱۳ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔

اس نیشنل پارک کی خصوصیات یہ ہیں کہ یہاں باران آتش برسانے والا کوہ میگا ہنگا بھی واقع ہے، اس میں ساتھ ہی خوبصورت جنگلات کا ایک بڑا رقبہ موجود ہے، جہاں بن مانس، سنہری بندر، ہاتھی، بھیڑیے وغیرہ حسن فطرت کے متحرک نمونہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے موجود ہیں، جب کہ ایک درجن اقسام وانواع کے طاہرانِ خوش نما اور خوش نوا بھی ڈالی ڈالی اور شجر شجر اڑانیں بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔

دارالحکومت کمپالا سے ساڑھے تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر مور شی سن نامی ایک آبشار ہے، اس آبشار کے اچھلتے، کودتے جھرنے، بکھر بکھر کر اور شکلیں بدل بدل کر مختلف نظارے پیش کرتے ہیں، اس آبِ رواں کی دلفریبیاں اور بلندی سے نیچے گرنے کا حسین منظر سیاحوں کو مدہوش کرنے کے لیے کافی ہے، اس گرتی آبشار کے اندر مگرمچھ سمیت دیگر آبی مخلوق بھی سر نکال کر نئے آنے والوں کو سلیوٹ پیش کرتی نظر آتی ہے، طاہران آوارہ ان گرتے پانیوں میں آنکھ مچولی کرتے دلچسپی کے مزید اسباب پیدا کرتے ہیں۔

دارالحکومت کمپالا سے ۴۳۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور جھیل ملکہ الزبتھ کے نام سے بھی موجود ہے، جو کازنگا نامی چینل سے بھی بھی براہ راست ملی ہوئی ہے، یہاں پر کوہ رینزوری کا ایک سلسلہ بھی ہے جہاں ہر تین چوٹیاں پورا سال ردائے ابیض (برف کی سفید چادر) زیب تن کیے رہتی ہے اور گلیشیر کی پیداوار کا اہم ذریعہ ہیں، ہائکنگ اور ٹریکنگ کے شوقین حضرات کے لیے حکومت کی طرف سے یہاں بہترین سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی گئی ہے۔

یوگنڈہ کے مغرب میں ایک جدید ترین سملیکی پارک بنایا گیا ہے، جو برگ وگل اور چرند وپرند کے حوالے سے افریقہ بھر میں اپنی مثال آپ ہے، رسیلے نغمے الاپتے طاہران خوش نما اور خوش نوا یہاں کے ماحول کو دلکشی ورعنائی عطا کر رہے ہیں، دیو قامت ہاتھی، بھینسیں وغیرہ جانور کثیر تعداد میں یہاں کے درختوں اور سبزہ زاروں پر خراماں خراماں چہل قدمی کرتے نظر آتے ہیں، اس جگہ ایک الگ خوبصورت قطعہ زمین سیاہ گینڈے کی نسل کو بچانے کے لیے مختص کیا گیا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید سائنسی طرز پر نسل کشی سے اب ان گینڈوں کی تعداد میں خاصا اضافہ بھی کیا گیا ہے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ آتش سیال آب حیات کی طرح ہے۔

آغا خانی اور عصری تعلیم

یوگنڈہ کے ۵۰ فیصد بچے اسکول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہاں شرح خواندگی ۶۲ فیصد ہے، یہاں ایک بات حیرت انگیز ہے کہ آغا خانی لوگ عصری تعلیم کے فروغ کے لیے انتھک شبانہ روز محنت کر رہے ہیں، آغا خانیوں کے اسکولز کی تعداد بھی سالانہ بنیادوں پر بڑھ رہی ہے، یہاں ان کے کالجز کھل چکے ہیں، یہاں کمپالا دار الحکومت میں ان کی بہت بڑی یونیورسٹی کام کر رہی ہے، علاوہ ازیں پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں بھارتی باشندوں کا بڑا کردار ہے، موسیقی کو رواج دینے، رقص گاہوں کو آباد کرنے میں وہ پیش پیش ہیں، اسی طرح مختلف زبانیں سکھانے والے ادارے بھی ہیں، فرانسیسی تعلیمی ادارے بھی اپنے مشن میں آگے بڑھ رہے ہیں، ریاضیاتی ادارے بھی قائم ہیں۔

پاکستانی سفارتی مشن کی ضرورت

دارالحکومت کمپالا میں جنوب مشرقی ایشیا کے تمام ممالک کے سفارتی مشن کام کر رہے ہیں، مگر کس قدر افسوسناک اور حیرت ناک بات ہے پاکستان کی یہاں کوئی سفارت کاری نہیں ہے، کوئی سفارتی مشن نہیں ہے، کوئی سفارتی عملہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ وہاں بھارتی لابی کھل کھیل رہی ہے، اپنا اثر ورسوخ بڑھا رہی ہے، وہاں یہی وجہ ہوسکتی ہے کہ مہاتما گاندھی جیسے لوگوں کی یادگاریں دریائے نیل کے سرچشمہ پر دعوت نظارہ دے رہی ہیں، جہاں لاکھوں سیاح دریائے نیل کی نظارگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہاں کشاں کشاں چلے آتے ہیں، جب کہ ہمارے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائد، کسی لیڈر کی کوئی یادگار وہاں دیکھنے میں نہیں آئی، اس لیے یوگنڈہ کے لوگ مشرقی ایشیاء کا نام سنتے ہی بھارت کو ذہن میں لاتے ہیں، بھارت ہی کو لوگ وہاں جانتے ہیں، پاکستان بارے ان کی معلومات نہ ہونے کے مساوی ہیں، سیاست ہو، تعلیم ہو، سماجیات ہوں ہر چیز میں ریفرنس بھارت ہی کا دیا جاتا ہے۔

مختلف ممالک کے باشندے اور پاکستانی

یہ بات آپ پڑھ کر محو حیرت ہو جائیں گے کہ اس وقت یوگنڈہ اور اس کے دارالحکومت کمپالا میں پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد روٹی روزی کمانے میں مشغول ہے، ہماری کئی پاکستانیوں سے وہاں ملاقاتیں ہوئیں، ان کے ہاں دعوتوں کا سلسلہ بھی رہا، ان کے کاروباری ٹھکانوں پر بھی حاضری کا موقع ملا، اس سلسلہ میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کی کمزوری اور خارجہ پالیسی کی ناکامی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے تحفظ کا خیال نہیں کر رہی، فوری طور پر پاکستان کو وہاں اپنا سفارتی مشن شروع کرنا چاہیے۔

ایسا کرنے سے بھارتی غرور کا سر کچلا جائے گا، اس کی اجارہ داری کا بت ٹوٹے گا، پاکستان کے ملی تشخص کا وہاں پرچار ہو گا، وہاں مقیم پاکستانیوں کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا ہوں گی، زرمبادلہ بھی اچھی شرح سے پاکستان آئے گا، ہنڈی کی بجائے قانونی طریقہ ترسیل شروع ہونے سے ملکی معیشت کو فائدہ ہو گا۔

آپ کو یہ بات پڑھ کر حیرت ہو گی کہ یوگنڈہ میں جس جس تہذیب و تمدن کے لوگ آباد ہیں، مصروف کار ہیں یا مقیم ہیں ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے ان ممالک نے خاطر خواہ انتظامات کر رکھے ہیں، مگر پاکستانی بے چارے کسمپرسی، بے سروسامانی اور بے سائبانی میں وقت کی گاڑی کا پہیہ دھکیل رہے ہیں، اندازہ لگائیے کہ فرانسیسی لوگوں کی تعلیمی، کاروباری، ثقافتی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الائنس فرانسائز،امریکیوں کے لیے امریکن ری کری ایشن ایسوسی ایشن ، برطانوی باشندوں کے لیے کیلی ڈونین سوسائٹی،آئرش باشندوں کے لیے آئریشن سوسائٹی آف یوگنڈہ، جنوبی افریقہ کی خواتین کے لیے ساؤتھ افریقن ویمن ایسوسی ایشن ،اطالوی باشندوں کے لیے یوگنڈین جرمن کلچرل سوسائٹی موجود ہے مگر پاکستانیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے دور دور تک کوئی ایسی تنظیم ،جماعت،سوسائٹی وہاں پر موجود نہیں ہے۔

یوگنڈہ اور صحت

صحت کے حوالے سے یوگنڈہ کی حالت قابل تحسین وستائش نہیں ہے، یہاں ملیریا کا باعث بننے والے مچھروں کی بہتات ہے،ڈینگی مچھروں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے،ملیریا کی وجہ سے اموات کی شرح ۸۸ فیصد فی ہزار ہے، ملیریا کی بہتات کی وجہ سے سیاحوں کو پہلے ہی دن ایک مخصوص دوائی استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

صرف یوگنڈہ میں ہی نہیں بلکہ جہازوں پر سوار ہونے کے بعد بھی ایک پرچہ ہاتھوں میں تھما دیا جاتا ہے، جس پر اپنی مکمل ہسٹری کے ساتھ اپنی ذاتی کیفیات سے بھی آگاہ کرنا ہوتا ہے،سیاحوں کو دی جانے والی ابتدائی طبّی دوائی پانچ روز تک استعمال کروائی جاتی ہے،اس کے باوجود اگر ملیریا کا وائرس جگر پر حملہ کردے تو اس صورت میں پہلے مریض کے بال جھڑتے ہیں، منہ کا السر ہو جاتا ہے۔

ہیضہ بھی اکثر ہو سکتا ہے، جس سے جسمانی قویٰ مضمحل ہو کر مریض بستر مرگ پر دراز کر دیتے ہیں، یہ دوائی میلارون کہلاتی ہے،اوراس کی ایک گولی کی قیمت ۴ہزار شیلنگ ہوتی ہے،اس کے علاوہ بستر سے لگے ہوئے مریض کو اس علاقے میں ایک اور دوائی مفیلوکوین بھی دی جاتی ہے اور اس کا استعمال مسلسل تین ماہ تک کرنا پڑتا ہے، ملیریا کا اثر اعصاب پر ہو تو اس کے لیے ایک اور دوائی ڈاکسی سائیکلین تجویز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے، یہ باقی ادویہ کے مقابلے میں ارزاں ترین دوائی ہے، ۱۲امریکی ڈالر میں مہینہ بھر کی دوائی خریدی جاسکتی ہے۔

جعلی پیروں اور عطائیوں کے اڈے

پاکستان اور بھارت کی طرح یہاں یوگنڈہ میں بھی جعلی حکیموں، ڈبہ پیروں اور جادو گروں کے بڑے بڑے آشیانے اور گڑھ موجود ہیں، تعلیم یافتہ اور خوش پوش لڑکے اور لڑکیاں بھی اپنے طبّی وروحانی مسائل کے لیے قطار میں کھڑے نظر آتے ہیں، کہتے ہیں کہ بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں نے سحر کی تدریس کی اس وجہ سے بنیاد رکھی تھی تاکہ لوگوں کو جو سامری بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے وہ اس کے دفاع میں اسے استعمال میں لاسکیں۔

دنیا میں کالے علم کا دوسرا مرکز بنگال ہے تیسرا مرکز افریقہ ہے، افریقی جادو گروں کا کام مقامی روایات کے تحت لوگوں کو پھانسنا، جڑی بوٹیوں، انسانی بالوں، ناخنوں پر جھاڑ پھونک اور پھر اس کے ذریعے اسے جلاکر اس کے دھوئیں سے سعد یا نحس (نیک بخت یا منحوس) نتائج سامنے لاتے ہیں وہاں مسلمان اور مسیحیوں کے قبرستان تو موجود ہیں مگر قبر پرستی قطعاً نہیں۔

زیادہ تر جادو گروں اور ڈبہ پیروں کا تعلق وہاں کی مسیحی برادری سے ہے، پاکستان سے گئی ہوئی تبلیغی جماعتوں نے وہاں کے مسلمانوں کو دینی اعتبار سے خاصا بیدار اور چوکنا کیا ہے، قریبی سوڈانی اور لیبین مبلغین بھی اپنے تئیں ابلاغ دین کی ناقابل فراموش خدمات میں مصروف ہیں۔

یہاں کے دیہی علاقوں میں مسلمانوں کا بڑا المیہ ہے کہ یہاں دس دس کلو میٹر تک کوئی مسجد نہیں ہے، اب ضرورت کو پورا کرنے کے لیے سوڈان اور لیبیا کی دینی تنظیموں نے مقامی مسلمانوں کے تعاون سے ہر دیہی قصبہ میں کم از کم ایک مسجد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعمیر شروع کر دی ہے اور وہاں کے مقامی مسلمانوں کے اشتراک سے ایک امام اور خادم کا تقرر کرتے ہیں، یہی مسلمان برادری ان دوافراد کے قیام وطعام اور مشاہرہ کا بھی بندوبست کرتی ہے۔

امام مقامی مسلمانوں کی شادی غمی وغیرہ میں بھی انہیں شریعت اسلامیہ کے مطابق امور سرانجام دینے کی تربیت کرتا ہے، یہی نماز پنجگانہ کے لیے اذان کا اہتمام کرتا ہے، حفظ وناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔

ہر مسجد میں خواتین کی ادائیگی صلوٰۃ اور تعلیم وتربیت کے لیے خواتین عالمہ کا بندوبست کیا جارہا ہے، یہ امور ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں ہیں جن کے لیے یوگنڈہ کے مسلمانوں کا مالی، جانی تعاون پر ہم پاکستانی مسلمانوں کو رشک آتا ہے۔

مسلمان تنظیموں میں لیبیا کی ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی اہم ہے، اس نے بلارنگ ونسل کی تخصیص کے سکول قائم کیے، غیر مسلموں میں ایک برطانوی این جی او سافٹ پاور اہم کردار ادا کر رہی ہے، اگرچہ اس کا طریقہ خیراتی اور غیر منفعتی ہے اور گزشتہ سات برسوں سے اس نے متعدد تعلیمی ادارے کھڑے کر دیے ہیں۔

یہ تنظیم یتیموں کی پرورش کے لیے بھی نمایاں مقام رکھتی ہے، مگر اس کے یتیم خانے ہوں یا تعلیمی ادارے، یہاں سے اہل یوگنڈہ کے لیے کیتھولک مسیحی روبوٹ ہی پیدا کیے جارہے ہیں، ۲۰۰۷ء میں یوگنڈہ بھر میں اس کے تعلیمی اداروں کی تعداد دو درجن کے لگ بھگ تھی۔

یہ بات درست ہے کہ یہاں مختلف تنظیمیں، ادارے، این جی اوز اپنی اپنی بساط، اپنی اپنی ہمت اور اپنے اپنے وسائل کے مطابق شبانہ روز مصروف عمل ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ مخلصانہ طور پر اشاعت اسلام اور ترویج دین کے لیے کام کرنے کی یہاں ابھی بھی بہت ضرورت ہے، کام کرنے کا میدان ہے کام والے نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر چشمہ نیل کی طرف

کمپالا پہنچنے کے بعد ہمارے کانوں کی دہلیز سے رہ رہ کر یہ صدائیں ٹکراتی رہیں کہ سر چشمہ نیل یہاں سے بہت ہی قریب ہے، قربتِ نیل کی خبر نے ہماری آتش شوق کو اور زیادہ بڑھادیا تھا، کمپالا پہنچ کر نیل کے سر چشمہ کو نہ دیکھنا انتہائی درجہ کی محرومی تھی، چنانچہ احباب نے صلاح کرلی کہ سورس آف نیل کی طرف جانا ہے، تیاری کرلی گئی، ایک روز ہم لوگ سورس آف نیل کی طرف روانہ ہوئے، یہ قریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے، کمپالا سے ہمیں جینجا جانا تھا، جینجا سے گزر کر کچھ ہی فاصلے پر سر چشمہ نیل واقع ہے۔

راستے میں ہم نے طول و عرض تک پھیلے ہوئے گنجان جنگلات دیکھے، جہاں پر قیمتی سرو قد، فلک بوس درخت دکھائی دیے، وہ باغات دکھائی دیے جن کی بدولت افریقہ اپنی غربت کے باوجود خوشحال ہے، چائے کے دور دور تک پھیلے باغات بھی ہماری نگاہوں کے سامنے تھے، کیلے کے باغات بھی دیکھے، ایسے کیلے یا تو ہم نے سعودی عرب میں دیکھے تھے یا پھر یوگنڈہ کے باغات میں، ایک ہی کیلا سیر شکمی کے لیے کافی تھا۔

تبلیغی جماعت سے ملاقات

راستہ میں ہماری نگاہوں کے سامنے ایک چھوٹی سی عمارت آئی، جس میں کالے کالے ننھے منے یتیم بچے زیر تعلیم تھے، یہ اسلامک سنٹر تھا یا یتیم خانہ تھا، اسی کے پڑوس میں ہم نے تبلیغی جماعت کے ان درویشوں کو دیکھا جو پاکستان سے دعوت و تبلیغ کی نسبت سے یوگنڈہ میں آئے ہوئے تھے، یہ جماعت خانیوال کی تھی، ایک سال پیدل اس نے افریقہ میں کام کرنا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس وقت ہم لوگ یہاں پہنچے اس وقت یہ جماعت والے حضرات دوپہر کا کھانا تیار کرنے میں مصروف تھے، پاکستانی روٹیاں پکاتے انہیں دیکھ کر ہماری جان میں جان آگئی، کیونکہ میں گزشتہ اوراق میں عرض کر چکا ہوں کہ افریقی خبزہ ہی کئی دنوں سے ہم کھا رہے تھے، یہاں ہم نے پاکستانی روٹی کا لطف کئی دنوں بعد لیا تھا، یہ ساتھی ہمیں دیکھ کر بھی بہت خوش ہوئے تھے، ہم بھی انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، ان کی مشقت، جانکاہی، جانفشانی اور اس صحرا میں دعوت و تبلیغ کا کام قابل رشک ہے۔

جماعت کے احباب کے سامنے گفتگو

تبلیغی جماعت کے احباب کے اس طول وطویل سفر کو دیکھتے ہوئے احباب کی فہمائش پر کچھ گزارشات ان کے سامنے پیش کیں، جن میں راقم الحروف نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعوت و تبلیغ کی عظیم نسبت آپ کو عطا کی ہے، یہ انبیاء کرام علیہم السلام والا کام ہے، اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔

اس کے لیے ساڑھے نو سو سال تک حضرت نوح علیہ السلام شبانہ روز مصروف عمل رہے، اس کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام جانفشانی سے کام لیتے رہے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے لیے فرعونیوں کو پیام ربانی پہنچایا، سارے نبی اپنے اپنے وقت میں دعوت کا کام کرتے رہے اور انسانوں تک اپنے رب کا پیام پہنچاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کو احسن کام قرار دیا ہے، فرمایا کہ اس شخص کی بات سے کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے، یہ عظیم کام ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منسلک فرمایا ہے، آپ حضرات اتنے دور دراز علاقے میں دعوت کی نسبت سے تشریف لائے ہیں، اس پر اللہ کا شکر ادا کیجیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے آپ کو اس عظیم الشان کام کے لیے قبول فرمایا ہے،ایک ایک شخص تک آپ کی دعوت پہنچے گی تو اس پر اللہ آپ سے خوش ہو گا،ایک شخص بھی اگر آپ کی محنت سے راہ راست پر آگیا تو یہ آپ کے لیے نجات و فلاح کا بہترین ذریعہ ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اے علی! اللہ تعالیٰ نے اگر تیرے توسط سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر کس قدر فضل و کرم ہوا کہ آپ کو پاکستان سے اٹھایا اور یہاں افریقہ میں پہنچایا، جہاں لوگ اپنے کام کاج اور سیر سپاٹے کے لیے آتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کا آپ کے لیے حسن انتخاب دیکھیے کہ وہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے آپ کو اتنے دور سے کھینچ کر یہاں لایا ہے،اس پر آپ جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے، ہم لوگ ایک مختصر وقت کے لیے یہاں آئے تھے،اب ہماری واپسی کی تیاری ہے، مگر اللہ کا احسان ہوا کہ اس نے آپ لوگوں کی زیارت سے مشرف فرمایا۔

مدرسہ تحفیظ القرآن میں ایک نشست

ہمارے پاس وقت بہت ہی مختصر تھا، یہاں راہ میں ہماری نگاہ مدرسہ تحفیظ القرآن کی دلکش عمارت پر پڑی، ہم یہاں کچھ دیر کے لیے رکے، یہاں کالے کالے طالب علموں کی بہت بڑی تعداد زیر تعلیم تھی، بندہ راقم الحروف نے ان طالب علموں اور ان کے معلمین کے ساتھ انتہائی مختصر سی چند منٹ کی گفتگو کی، میری یہ گفتگو انگریزی میں تھی، اللہ جانے انہیں کتنی سمجھ آئی ہو گی اور کتنی نہیں کیونکہ ان لوگوں کی بولی انگریزی نہیں تھی یہ یوگنڈہ کی مقامی بولی لوگنڈہ یا بوگنڈہ بولنے والے لوگ تھے، مگر جتنی دیر میری گفتگو ہوتی رہی یہ لوگ ہمہ تن گوش متوجہ ہو کر سنتے رہے،راقم الحروف نے ان طالب علموں کے سامنے یہ گزارشات پیش کیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا آپ لوگوں پر بہت بڑا احسان ہوا کہ اس نے دنیا کے الجھیڑوں سے آپ کو چھڑا کر یہاں قرآنی تعلیم کے لیے بٹھا دیا ہے، جو طالب علم اپنے گھر سے اللہ کا دین سیکھنے کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے قدموں تلے پر بچھاتے ہیں، اس طالب علم کے لیے فضاؤں کے پرندے دعائیں مانگتے ہیں، بلوں میں چیونٹیاں ان کے لیے دعا گو رہتی ہیں، سمندروں میں مچھلیاں ان کے لیے دعائیں مانگتی ہیں، حتیٰ کہ دینی علوم کے حصول کے لیے مشغول رہنے والوں کے لیے ہر چیز دعا مانگتی ہے۔

آپ قرآن کریم کے طالب علم ہیں، قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ ﷺ پر نازل ہونے والی یہ کتاب قیامت تک اپنا پیام پہنچاتی رہے گی، آپ لوگ شبانہ روز کوشش کریں قرآن کریم اپنے سینے کے سفینے میں محفوظ کیجیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کے شامل حال ہوگی۔

یہ کتاب قیامت کے دن آپ کے لیے بخشش کی سفارش کرے گی، اس لیے اپنے وقت کو قیمتی بنائیے، اسے یاد کیجیے، اسے آگے پھیلانے کا عظیم جذبہ رکھیے، اپنے اساتذہ کرام کی قدر کیجیے، ان کا احترام بجا لائیے، ان کی خدمت کیجیے، اس سے علم کا نور آئے گا، کوشش کیجیے کہ پاکیزہ ماحول میں پاکیزہ کتاب سیکھیے، اپنے کو شیطانی چنگل میں نہ آنے دیجیے۔

گناہوں سے بچیے، کیونکہ گناہوں کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا، علم یہ اللہ کا نور ہے، اس لیے اپنے دل کو نورانی رکھیے، دل نورانی ہوگا تو اللہ کا نور اس میں جمع رہے گا، ورنہ جس طرح گندے برتن میں دودھ جیسا نور الٰہی نہیں ٹھہر سکتا اسی طرح قلب کا برتن جب میلا اور گناہگار ہوگا تو یہاں علم الٰہی بھی نہیں ٹھہر سکتا، ہماری ان گزارشات پر عمل کیجیے، ہمارے لیے دعا کیجیے اور اپنے لیے بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مدرسہ تحفیظ القرآن بوگیمبے نامی جگہ پر ۱۹۸۹ء میں تعمیر کیا گیا تھا، اس کے بانی شیخ عبدالخالق طارق تھے، جو مسلک حنفی دیوبندی سے تعلق رکھتے تھے، مدینہ یونیورسٹی کے فضلاء میں سے ایک تھے، یہ مدرسہ حفظ القرآن کے لیے قائم کیا گیا تھا، یہ دومنزلہ مدرسہ ہے، اس کے اخراجات طالب علموں کی فیس سے پورے کیے جاتے ہیں، اس میں ایک ہزار طالب علم زیر تعلیم ہیں، اس مدرسہ میں چھ سو بچے رہائش پذیر ہیں، یہاں ہمیں بتایا گیا کہ دنیا بھر سے کچھ طالب علم حصول علم کے لیے آنا چاہتے ہیں مگر این او سی کے مسائل ہیں، ویزے نہیں لگ رہے۔

موّاج و متلاطم دریائے نیل

ہمارا کارواں رفتہ رفتہ مختلف مقامات پر ٹھہرتے ٹھہرتے آگے بڑھ رہا تھا، ہم سورس آف نیل کی طرف جارہے تھے، سرسبز و شاداب درختوں کے بیچوں بیچ ایک کچی سڑک دریائے نیل کی طرف جارہی تھی، آج اللہ کی شان کریمی کا بھی کیا کہنا کہ بارش موسلادھار ہورہی ہے اور ہر سو جل تھل ہے، کیچڑ مٹی ہر طرف دکھائی دے رہی ہے، پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ہمیں بارش کے بعد دشواری تو نہیں ہورہی تھی لیکن یہ خطرہ ضرور دامن گیر تھا کہ کہیں پھسلن کے باعث پھسل ہی نہ جائیں۔

اللہ اللہ کرکے ہم دریائے نیل کے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ایک انتباہی کتبہ پر ہماری پہلی نگاہ پڑی جس پر لکھا تھا کہ یہاں سے آگے جانا خطرناک ہے، ہم نے یہاں حفاظتی جیکٹیں پہنیں اور دریائے نیل کے ابھرنے کی جگہ میں داخل ہوگئے، یہاں وقفہ وقفہ سے چٹانیں موجود ہیں، جن پر قدم رکھ کر آگے بڑھا جاسکتا ہے، پتھروں سے بنائی گئی ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر چڑھ کر ارد گرد کا نظارہ بآسانی کیا جاسکتا ہے، جیکٹیں پہننے کے بعد ہمیں ایک کشتی پر سوار کیا گیا، جس میں ہم سب نوجوان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوڑھے، سیاہ و سفید ریش سوار ہو گئے، اس کشتی کا ملاح محمد ابراہیم ایک مسلمان شخص تھا، جو کچھ دیر تک ہمیں اس کشتی میں گھماتا پھراتا رہا، دریائے نیل کی موجیں بہت ہی خوفناک تھیں، ان کا تلاطم ایسا تھا کہ دیکھ کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے، مگر افریقی نوجوان ایک ٹیوب پر ایسے اچھلتا کودتا دکھائی دیا کہ اسے دیکھ کر اس کی فنی مہارت پر رشک آتا تھا، ہم کافی دیر تک اس کے کرتب دیکھنے میں محو رہے۔

جہاں سے دریائے نیل نکلتا ہے اسے سورس آف نیل کہا جاتا ہے، جسے فارسی میں سرچشمہ نیل کہنا مناسب ہوگا، عربی میں ینبوع کہا جائے گا، یہاں ہم نے نیل کے پانی سے وضو کیا، اس کا ذائقہ چیک کیا، اسے پیا، کچھ دیر تک ہم اس عظیم دریا کے کنارے کنارے نظارہ کرتے رہے۔

نیل شمال مشرقی افریقہ میں شمال کی طرف بہتا ایک بڑا دریا ہے، یہ بحیرہ روم میں بہتا ہے، دریائے نیل افریقہ کا سب سے لمبا دریا ہے اور تاریخی طور پر اسے دنیا کا سب سے طویل دریا سمجھا جاتا ہے، حالانکہ اس کا مقابلہ تحقیق کے ذریعے کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دریائے ایمیزون قدرے لمبا ہے، دنیا کے بڑے دریاؤں میں سے، نیل سب سے چھوٹے دریاؤں میں سے ایک ہے، جیسا کہ کیوبک میٹر پانی کے سالانہ بہاؤ سے ماپا جاتا ہے، تقریباً ۶۶۵۰ کلو میٹر (۴۱۳۰ میل) لمبا، اس کی نکاسی آب گیارہ ممالک پر محیط ہے، جمہوریہ کانگو، تنزانیہ، برونڈی، روانڈا، یوگنڈا، کینیا، ایتھوپیا، اریٹیریا، جنوبی سوڈان، جمہوریہ سوڈان، اور مصر خاص طور پر، دریائے نیل مصر، سوڈان اور جنوبی سوڈان کے پانی کا بنیادی ذریعہ ہے، مزید برآں، نیل ایک اہم اقتصادی دریا ہے، جو زراعت اور ماہی گیری کے لیے نفع بخش ہے۔

دریائے نیل کی دو بڑی معاون ندیاں ہیں، سفید نیل اور نیلا نیل، سفید نیل کو روایتی طور پر ہیڈ واٹر ندی سمجھا جاتا ہے، تاہم، نیلا نیل دریائے نیل کے زیادہ تر پانی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منبع ہے، جس میں ۸۰ فیصد پانی اور گاد (کیچڑ) موجود ہے، سفید نیل لمبا ہے اور عظیم جھیلوں کے علاقے میں ابھرتا ہے، یہ وکٹوریہ جھیل سے شروع ہوتا ہے اور یوگنڈا اور جنوبی سوڈان سے ہوتا ہوا بہتا ہے، نیلا نیل ایتھوپیا میں جھیل تانا سے شروع ہوتا ہے اور جنوب مشرق سے سوڈان میں بہتا ہے، دونوں دریا سوڈانی دارالحکومت خرطوم میں ملتے ہیں۔

دریا کا شمالی حصہ تقریباً مکمل طور پر شمال کی طرف صحرائے نیوبین سے ہوتا ہوا قاہرہ اور اس کے بڑے ڈیلٹا کی طرف بہتا ہے اور دریا اسکندریہ میں بحیرہ روم میں بہتا ہے، مصری تہذیب اور سوڈانی سلطنتیں قدیم زمانے سے دریا اور اس کے سالانہ سیلاب پر انحصار کرتی رہی ہیں، مصر کی زیادہ تر آبادی اور شہر اسوان ڈیم کے شمال میں وادی نیل کے ان حصوں کے ساتھ واقع ہیں، قدیم مصر کے تقریباً تمام ثقافتی اور تاریخی مقامات تیار ہوئے اور دریا کے کنارے پائے جاتے ہیں، دریائے نیل، رون اور پو کے ساتھ، بحیرہ روم کے تین دریاؤں میں سے ایک ہے جس میں سب سے زیادہ پانی خارج ہوتا ہے۔

معیاری انگریزی نام White Nile اور Blue Nile دریا کے منبع کا حوالہ دیتے ہیں، جو عربی ناموں سے ماخوذ ہیں جو پہلے صرف سوڈانی حصوں پر لاگو ہوتے تھے جو سوڈانی دارالحکومت خرطوم میں ملتے تھے۔

نیل کا لفظ صبغۃ النیلہ سے بنا ہے۔ جسے عربوں نے انڈگو پلانٹ نیلہ یا نیلج سے نکالا تھا جو دریائے فرات کے کنارے اگتا تھا، جہاں وہ انڈگو ڈائی سب سے قدرتی رنگ تھا جسے قدیم لوگوں نے استعمال کیا تھا، اس لیے عربوں کو دریائے نیل اس طرح نظر آتا تھا جب انہوں نے پہلی بار اسے صحرا کے زرد پس منظر میں ایک انڈگو سانپ کی طرح دور سے دریا کو دیکھتے ہوئے دریافت کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیلے نیل کا سر چشمہ ایتھوپیا کے پہاڑی علاقوں میں گش ابے کے علاقے میں جھیل تانا، وائٹ نیل کا سر چشمہ صدیوں کی تلاش کے بعد بھی تنازعہ کا شکار ہے، سب سے دور دراز ذریعہ جو کہ بلاشبہ سفید نیل کا ذریعہ ہے دریائے کاگیرہ ہے، تاہم، کاگیرا میں معاون ندیاں ہیں جو سفید نیل کے سب سے دور کے ذریعہ کے لیے تنازعہ میں ہیں، برونڈی میں دو شروع ہوتے ہیں، دریائے رو ویرونزا (جسے لوویرونزا بھی کہا جاتا ہے) اور دریائے رورو بو۔

سفید نیل: سفید نیل جھیل وکٹوریہ کو جنجا، یوگنڈا کے قریب رپن فالس پر وکٹوریہ نیل کے نام سے چھوڑتا ہے، یہ شمال کی طرف کچھ ۱۳۰ کلو میٹر (۸۱ میل) جھیل کیوگا تک بہتا ہے، تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر (۱۲۰ میل) دریا کے حصے کا آخری حصہ جھیل کے مغربی کنارے سے شروع ہوتا ہے اور پہلے مغرب کی طرف بہتا جاتا ہے جب تک کہ مسندی بندرگاہ کے بالکل جنوب میں، جہاں دریا شمال کا رخ کرتا ہے، پھر ایک بڑا آدھا دائرہ بناتا ہے، مشرق اور شمال سے کروما فالس، بقیہ حصے کے لیے، یہ مرچیسن آبشار کے ذریعے مغرب کی طرف بہتا ہے یہاں تک کہ یہ جھیل البرٹ کے شمالی ساحلوں تک پہنچ جاتا ہے جہاں یہ ایک اہم دریا کا ڈیلٹا بناتا ہے، جھیل البرٹ جمہوریہ کانگو کی سرحد پر ہے، لیکن نیل اس مقام پر کوئی سرحدی دریا نہیں ہے، البرٹ جھیل سے نکلنے کے بعد، دریا یوگنڈا سے ہوتا ہوا شمال میں جاری رہتا ہے اور اسے البرٹ نیل کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سفید نیل نمول کے بالکل جنوب میں جنوبی سوڈان میں بہتا ہے، جہاں اسے بحر الجبل (پہاڑی دریا) کے نام سے جانا جاتا ہے، قصبے کے بالکل جنوب میں دریائے اچوا کے ساتھ سنگم ہے، بحر الغزل، ۷۱۶ کلو میٹر (۴۴۵ میل) طویل بحر الجبل میں جھیل نمبر نامی ایک چھوٹی سی جھیل میں شامل ہوتی ہے، جس کے بعد اس میں جھکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی سفید مٹی سے دریائے نیل بحر العبیاد یاسفید نیل کے نام سے جانا جاتا ہے، جب دریائے نیل میں سیلاب آتا ہے تو یہ مٹی کو زرخیز بناتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں اسوان ڈیم کی تکمیل کے بعد سے اب مصر میں دریائے نیل کا سیلاب نہیں آتا ہے، ایک انابرینچ دریا، بحر الزیراف، نیل کے بہر الجبل حصے سے نکل کر سفید نیل میں دوبارہ شامل ہو جاتا ہے۔

رینک کے نیچے، سفید نیل سوڈان میں داخل ہوتا ہے، یہ خرطوم کی طرف شمال میں بہتا ہے اور نیلے نیل سے ملتا ہے، سوڈان میں دریائے نیل کا راستہ مخصوص ہے، یہ موتیابند کے چھ گروہوں پر بہتا ہے، خرطوم کے بالکل شمال میں سبالوکا میں چھٹے سے ابو حماد تک، نیوبین سویل کی ٹیکٹونک ترقی دریا کو ۳۰۰ کلومیٹر سے زیادہ جنوب مغرب میں موڑ دیتی ہے، وسطی افریقی شیئر زون کی ساخت کے بعد جو صحرائے بائیودا کو اپناتا ہے، الدبہ میں یہ اسوان میں پہلے موتیابند کی طرف اپنا شمال کی طرف سفر دوبارہ شروع کرتا ہے جس کا 'S' شکل کا نیل کا عظیم موڑ بنتا ہے جس کا ذکر ایراٹو ستھینیز نے کیا ہے، سوڈان کے شمال میں، دریا جھیل ناصر (سوڈان میں جھیل نوبیا کے نام سے جانا جاتا ہے) میں داخل ہوتا ہے، جس کا بڑا حصہ مصر میں ہے۔

اسوان ڈیم کے نیچے، جھیل ناصر کی شمالی حد میں، نیل اپنا تاریخی راستہ دوبارہ شروع کرتا ہے، قاہرہ کے شمال میں، نیل دو شاخوں (یا تقسیم کنندگان) میں تقسیم ہو جاتا ہے جو بحیرہ روم کو قوت فراہم کرتی ہے، مغرب میں روزیٹا برانچ اور مشرق میں ڈیمیٹا جو نیل ڈیلٹا بناتی ہے۔

سرخ نیل: نیلے نیل کے ساتھ سنگم کے نیچے واحد بڑی معاون ندی دریائے اطبارہ ہے جسے سرخ نیل بھی کہا جاتا ہے، تقریباً نصف سمندر تک یہ جھیل تانا کے شمال میں ایتھوپیا سے نکلتی ہے اور تقریباً ۸۰۰ کلومیٹر (۵۰۰ میل) لمبی ہے، ایتھوپیا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارش کے دوران اطبارہ بہتا ہے اور بہت تیزی سے سوکھ جاتا ہے، جنوری سے جون کے خشک عرصے کے دوران، یہ عام طور پر خرطوم کے شمال میں سوکھ جاتا ہے۔

نیلا نیل ایتھوپیا کے پہاڑی علاقوں میں جھیل تانا سے نکلتا ہے، نیلا نیل خرطوم کی طرف ۱۴۰۰ کلو میٹر بہتا ہے، جہاں نیلا نیل اور سفید نیل مل کر نیل بنتے ہیں، پانی کا ننانوے فیصد اور نیل کے ذریعے لے جانے والی چھیاسی فیصد تلچھٹ ایتھوپیا سے نکلتی ہے، جس میں ترانوے فیصد پانی نیلے نیل سے آتا ہے (باقی حصہ ٹیکیز، اطبارہ، سوبت اور چھوٹی معاون ندیاں) گاد (کیچڑ) کا کٹاؤ اور نقل و حمل صرف ایتھوپیا کے برساتی موسم میں ہوتا ہے جب ایتھوپیا کے پہاڑی علاقوں میں بارش خاص طور پر زیادہ ہوتی ہے، باقی سال، ایتھوپیا کو دریائے نیل میں بہانے والی عظیم ندیوں کا بہاؤ کمزور ہوتا ہے، سخت اور خشک موسموں اور خشک سالی میں، نیلا نیل مکمل طور پر خشک ہو جاتا ہے۔

نیلے نیل کا بہاؤ اپنے سالانہ دور میں کافی حد تک مختلف ہوتا ہے اور یہ نیل کے بہاؤ کے بڑے قدرتی تغیرات میں اہم کردار ہے، خشک موسم کے دوران نیلے نیل کا قدرتی اخراج ۴۰۰۰ کیوسک فٹ تک کم ہو سکتا ہے، حالانکہ اوپر والے ڈیم دریا کے بہاؤ کو منظم کرتے ہیں، گیلے موسم کے دوران، نیلے نیل کا چوٹی کا بہاؤ اکثر اگست کے آخر میں ۵۶۶۳) ۲۰۰۰۰۰ کیوسک فٹ سے تجاوز کر جاتا ہے۔

دریا پر ڈیم بنانے سے پہلے اسوان میں سالانہ اخراج ۱۵ کے عنصر سے مختلف تھا، اگست کے آخر اور ستمبر کے اوائل میں ۸۲۱۲ ،۲۹۰۰۰۰ کیوسک فٹ سے زیادہ کا بہاؤ ہوا، اور اپریل کے آخر اور مئی کے شروع میں تقریباً ۵۵۲۔ ۱۹۵۰۰ کیوسک فٹ کا کم از کم بہاؤ ہوا۔

پیلا نیل: پیلا نیل ایک سابقہ معاون دریا ہے جس نے مشرقی چاڈ کے اواڈ دائی پہاڑی علاقوں کو دریائے نیل کی وادی سے جوڑا ۸۰۰۰ سے ۱۰۰۰ قبل مسیح، اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقیات کو وادی ہوار کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ وادی چاڈ کے ساتھ شمالی سرحد کے قریب غرب دار فور سے گزرتی ہے اور عظیم موڑ کے جنوبی نقطہ کے قریب دریائے نیل سے ملتی ہے۔

نیل پتھر کے زمانے سے مصر میں تہذیب کی زندگی کا محور رہا ہے، جس کی زیادہ تر آبادی اور مصر کے تمام شہر اسوان کے شمال میں واقع وادی نیل کے ان حصوں کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں، تاہم، دریائے نیل بہت زیادہ مغربی سمت سے گزرتا تھا جو اب لیبیا میں وادی حمیم اور وادی المقر ہے اور خلیج سدرہ میں بہتا ہے، جیسا کہ حالیہ برفانی دور کے اختتام پر سطح سمندر میں اضافہ ہوا،اس ندی نے جواب شمالی نیل ہے اسیوت کے قریب آبائی نیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، آب و ہوا میں ہونے والی اس تبدیلی نے صحرائے صحارا کی موجودہ وسعتوں کا باعث بھی بنایا، تقریباً ۳۴۰۰ قبل مسیح۔

علامہ ابن کثیر جو مفسر قرآن ہیں اور مؤرخ بھی، کہتے ہیں کہ دریائے نیل کی دنیا کے دریاؤں میں لطافت و خفت کے لحاظ سے کوئی نظیر و مثال نہیں ہے، جہاں سے اس کی ابتدا ہوتی ہے وہاں سے لے کر انتہاء تک وہ ایک ہی طرز کا دریا ہے۔

فتح مصر کے بعد اہل مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تھے، انہوں نے آکر آپ سے یہ شکایت کی تھی کہ ہمارے ہاں ایک رسم بد چل پڑی ہے کہ دریائے نیل میں ایک خاص مہینے کے گزر جانے کے بعد ایک رات کو ایک نوجوان باکرہ لڑکی کو اس کے والدین کی آنکھوں کے سامنے لباس پہنایا جاتا ہے اور بہترین زیورات سے اسے لادا جاتا ہے، پھر اسے دریائے نیل کی موجوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ تو ہمارے اسلام میں جائز نہیں ہے، جب یہ مخصوص مہینے گزر گئے تو دریائے نیل رواں نہیں ہوا، اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ایک خط میں یہ ساری تفصیل لکھی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے کیا سو کیا، میں اپنے خط میں ایک ٹکڑا بھیج رہا ہوں اسے سپرد نیل کر دیجیے، چنانچہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے لفافہ کھولا تو اس میں رقعہ تھا جو دریائے نیل کے نام لکھا گیا تھا۔

جس کے الفاظ یہ تھے من عبداللہ عمر امیر المومنین الی نیل مصر، اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے نیل مصر کے نام یہ خط ہے، اس خط کی عبارت یہ تھی کہ اگر تو اپنی طرف سے چلتا ہے تو پھر بالکل تو جاری نہ ہو، اور اگر تجھے اللہ واحد وقہار جاری کرتا ہے تو ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے چلائے اور جاری رکھے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ رقعہ دریائے نیل کے سپرد کر دیا، جب اگلی صبح کو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو جاری کر دیا تھا، جس کا پانی ایک ہی رات میں ایک ہاتھ سے زیادہ ہو گیا تھا۔

شب معراج میں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب سے جاری چار نہروں پہ نگاہ پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا، اے جبریل! یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے فرمایا یہ دو نہریں تو باطنی ہیں اور دو نہریں ظاہری ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل سے پھر سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ باطنی دو نہریں تو جنت میں رواں دواں ہیں جب کہ ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ (کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار للمقریزی)

تورات میں موجود ہے کہ فردوس کو عدن میں پیدا کیا گیا، انسان کو اس میں رکھا گیا، اس میں سے دو نہریں نکالی گئیں، پھر انہیں چار نہروں میں تقسیم کیا گیا، جیحون جو سرزمین حویلا کو محیط ہے، سیحون جو ارض کوش کو محیط ہے جو کہ مصر کا نیل ہے، اور دریائے دجلہ اور فرات۔ (کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ دریائے نیل مصر کا یہ سارے دریاؤں کا سردار ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مشرق و مغرب کے تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریاؤں کو مسخر کیا ہے (ایضاً)

حضرت سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار سے پوچھا کہ بتائیے کیا آپ دریائے نیل کے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی خیر کی بات پاتے ہیں؟ کعب احبار نے جواب دیا کہ ہاں! اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو پھاڑا، میں دریائے نیل کے بارے میں اللہ کی کتاب میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر سال دو بار حکم دیتے ہیں ایک اس وقت جب اسے جاری کرنا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو جاری ہو جا، پھر اللہ کے حکم پر یہ جاری ہوتا ہے، پھر اس کے بعد اسے حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ کی حمد کرو۔ (مقریزی) کعب احبار کہتے ہیں کہ جنت کی چار نہروں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہے، دریائے نیل جو جنت میں شہد کی نہر ہے، فرات جو جنت میں شراب کی نہر ہے، سیحون جو جنت میں پانی کی نہر ہے، جیحون جو جنت میں دودھ کی نہر ہے۔ (للمقریزی)

وکٹوریہ جھیل

ہم نے یہاں قدرت کی رنگا رنگی، بو قلمونی اور عجائبات میں سے یہ بات دیکھی کہ دریائے نیل جہاں سے ابھرتا ہے، نکلتا ہے یا جو سر چشمہ نیل ہے اس کے ساتھ بالکل متصل ایک جھیل ہے جسے ملکہ وکٹوریہ کی جھیل کہا جاتا ہے، دونوں متصل ہیں مگر اس کے باوجود دریائے نیل ایک رخ پر بہہ رہا ہے اور جھیل کا پانی دوسری سمت میں بہہ رہا ہے۔

وکٹوریہ جھیل افریقہ کی عظیم جھیلوں میں سے ایک ہے۔ تقریباً ۵۹۹۴۷ کلو میٹر (۲۳۱۴۶ مربع میل) کے سطحی رقبے کے ساتھ، جھیل وکٹوریہ رقبے کے لحاظ سے افریقہ کی سب سے بڑی جھیل ہے، دنیا کی سب سے بڑی جھیل اور سطحی رقبے کے لحاظ سے دنیا کی دوسری سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل ہے، شمالی امریکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جھیل سپیریئر کے بعد، حجم کے لحاظ سے، وکٹوریہ جھیل دنیا کی نویں سب سے بڑی براعظمی جھیل ہے، جس میں تقریباً ۲۷۴۲۴ کلو میٹر (۱۹۶۵×۱۰۹ ایکڑ۰ فٹ) پانی ہے، جھیل وکٹوریہ افریقہ میں ایک اتلی ڈپریشن پر قابض ہے، جھیل کی اوسط گہرائی ۴۰ میٹر (۱۳۰ فٹ) اور زیادہ سے زیادہ گہرائی ۸۰–۸۱ میٹر (۲۶۲–۲۶۶ فٹ) ہے، اس کا کیچمنٹ ایریا ۱۶۹۸۵۸ کلو میٹر (۶۵۶۸۳ مربع میل) پر محیط ہے۔ ا:۲۵۰۰۰ کی سطح پر ڈیجیٹائز ہونے پر جھیل کی ساحلی پٹی ۷۱۴۲ کلو میٹر (۴۴۳۸ میل) ہے، جزیرے اس لمبائی کا ۷.۳ فیصد ہیں۔

ایک عجیب بات جو ہمارے علم میں آئی وہ یہ ہے کہ جھیل کا رقبہ تین ممالک میں منقسم ہے: کینیا چھ فیصد، یوگنڈہ ۴۵ فیصد اور تنزانیہ ۴۹ فیصد۔

بہت سی مقامی زبانوں میں اس جھیل کے مختلف نام لوگوں کی زبانوں پر ہیں مگر اس جھیل کا نام ملکہ وکٹوریہ کے نام پر ایکسپلورر جان ہیننگ سپیک نے رکھ دیا، جو دستاویز کرنے والے پہلے برطانوی تھے، یہ ۱۸۵۸ء میں، رچرڈ فرانسس برٹن کے ساتھ ایک مہم کے دوران، یہ جھیل مچھلیوں کی بہت سی انواع کا گھر ہے جو کہیں اور نہیں رہتی ہیں، خاص طور پر چچلڈس، ناگوار مچھلی، جیسے نیل پرچ، نے بہت سی مقامی انواع کو معدومیت کی طرف دھکیل دیا ہے۔

ارضیاتی طور پر، وکٹوریہ جھیل تقریباً ۴۰۰۰۰۰ سال پرانی ہے، یہ اس وقت بنی جب مغرب کی طرف بہنے والے دریاؤں کو ایک اوپری کرسٹل بلاک سے بند کر دیا گیا تھا۔ Miocene دور کے دوران، جو اب جھیل کا کیچمنٹ ایریا ہے وہ ایک بلندی والے علاقے کے مغربی جانب تھا جو ایک براعظمی تقسیم کے طور پر کام کرتا تھا، جس میں مغربی جانب کی ندیاں دریائے کانگو کے طاس میں بہتی تھیں اور مشرقی جانب کی ندیاں بحر ہند جیسا کہ مشرقی افریقی رفٹ سسٹم تشکیل پایا، البرٹائن رفٹ (یا ویسٹرن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفٹ) کی مشرقی دیوار اٹھی، جو بتدریج نکاسی آب کو اب وکٹوریہ جھیل کی طرف موڑ رہی ہے، مرکزی مشرقی افریقی رفٹ اور البرٹائن رفٹ کے کھلنے نے ان کے درمیان کے علاقے کو تباہ کر دیا کیونکہ درار کی دیواریں اٹھیں تو موجودہ جھیل وکٹوریہ بیس بنا۔

اپنی ارضیاتی تاریخ کے دوران، وکٹوریہ جھیل اپنے موجودہ کم دباؤ سے لے کر بہت چھوٹی جھیلوں کی ایک سیریز تک کی تبدیلیوں سے گزری ہے، جھیل وکٹوریہ کے نچلے حصے سے لیے گئے جیولوجیکل کوراس کے بننے کے بعد سے کم از کم تین بار مکمل طور پر خشک ہو چکے ہیں، یہ خشک کرنے والے چکر شاید ماضی کے برفانی دور سے متعلق ہیں، جو ایسے وقت تھے جب دنیا بھر میں بارش میں کمی واقع ہوئی تھی، وکٹوریہ جھیل آخری بار تقریباً ۱۷۳۰۰ سال پہلے سوکھ گئی تھی اور یہ ۱۴۷۰۰ سال پہلے افریقی مرطوب دور شروع ہونے کے بعد دوبارہ بھر گئی تھی۔

وکٹوریہ جھیل اپنا ۸۰ فیصد پانی براہ راست بارش سے حاصل کرتی ہے، جھیل پر اوسط بخارات ہر سال ۲.۰ اور ۲.۲ میٹر (۶.۶ اور ۲.۷ فٹ) کے درمیان ہوتے ہیں، جو دریا کے علاقوں کی بارش سے تقریباً دوگنا ہے، وکٹوریہ جھیل اپنا پانی دریاؤں اور ہزاروں چھوٹی ندیوں سے بھی حاصل کرتی ہے، دریائے کاگیرہ اس جھیل میں بہنے والا سب سے بڑا دریا ہے، جس کا منہ جھیل کے مغربی کنارے پر ہے، جھیل وکٹوریہ کے شمالی کنارے پر جنجا، یوگنڈا کے قریب دریائے نیل سے مکمل طور پر بہہ جاتی ہے، کینیا کے سیکٹر میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والے دریا سیو، نزویا، یالا، نیانڈو، سونڈو میریو، موگوسی اور میگوری ہیں۔

وکٹوریہ جھیل سے نکلنے والا واحد دریائے نیل ہے، جو یوگنڈا کے جنجا کے قریب جھیل سے نکلتا ہے، یہ جھیل وکٹوریہ کو نیل کی سب سے طویل شاخ کا بنیادی ذریعہ بناتا ہے، تاہم، نیل طاس کا سب سے دور دراز ذریعہ اور اسی وجہ سے دریائے نیل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتمی ذریعہ، اکثر دریائے کاگیرا کے معاون دریاؤں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے اور جو روانڈا میں نکلتی ہے یا برونڈی، نیل کا سب سے اوپر والا حصہ عام طور پر وکٹوریہ نیل کے نام سے جانا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ جھیل البرٹ تک پہنچ جاتی ہے، اگرچہ یہ اسی دریا کے نظام کا ایک حصہ ہے جسے وائٹ نیل کے نام سے جانا جاتا ہے اور اسے کبھی کبھار اس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، لیکن سختی سے اس نام کا اطلاق اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ دریا یوگنڈا کی سرحد کو عبور کر کے شمال میں جنوبی سوڈان میں داخل نہ ہو جائے۔

ملکہ وکٹوریہ کون تھی؟

وکٹوریہ (الیگزینڈرینا وکٹوریہ ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء، ۲۲ جنوری ۱۹۰۱) ۲۰ جون ۱۸۳۷ سے لے کر ۱۹۰۱ میں اپنی موت تک برطانیہ اور آئرلینڈ کی ملکہ تھیں، ان کا ۶۳ سال اور ۲۱۶ دن کا دور وکٹورین دور کے نام سے جانا جاتا ہے، اپنے پیشروؤں میں سے کسی سے بھی زیادہ، یہ برطانیہ کے اندر صنعتی، سیاسی، سائنسی اور فوجی تبدیلیوں کا دور تھا اور برطانوی سلطنت کی ایک عظیم توسیع کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، ۱۸۷۶ء میں، برطانوی پارلیمنٹ نے انہیں ہندوستان کی مہارانی کا اضافی خطاب دینے کے حق میں ووٹ دیا۔

وکٹوریہ پرنس ایڈورڈ، ڈیوک آف کینٹ اور سٹریتھرن (کنگ جارج سوم کا چوتھا بیٹا) اور سیکسی، کوبرگ، سالفیلڈ کی شہزادی وکٹوریہ کی بیٹی تھی، ۱۸۲۰ میں اپنے والد اور دادا کی موت کے بعد، اس کی پرورش اس کی ماں اور اس کے کمپٹرولر، جان کونروئے کی قریبی نگرانی میں ہوئی، اسے ۱۸ سال کی عمر میں تخت وراثت میں ملا جب اس کے والد کے تین بڑے بھائی بغیر کسی جائز مسئلے کے انتقال کر گئے، وکٹوریہ، ایک آئینی بادشاہ، نے نجی طور پر حکومتی پالیسی اور وزارتی تقرریوں پر اثر انداز ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کی، عوامی طور پر، وہ ایک قومی آئیکن بن گئی جس کی شناخت ذاتی اخلاقیات کے سخت معیارات کے ساتھ کی گئی۔

وکٹوریہ نے ۱۸۴۰ء میں اپنے پہلے کزن شہزادہ البرٹ آف سیکسی، کوبرگ اور گوتھا سے شادی کی، ان کے نو بچوں کی شادی پورے براعظم کے شاہی اور اعلیٰ خاندانوں میں ہوئی، جس سے وکٹوریہ کو "یورپ کی دادی" کا لقب ملا، ۱۸۶۱ء میں البرٹ کی موت کے بعد، وکٹوریہ گہرے سوگ میں ڈوب گئی اور عوامی نمائش سے گریز کیا، اس کی تنہائی کے نتیجے میں، برطانوی جمہوریہ کو عارضی طور پر تقویت ملی، لیکن اس کے اقتدار کے نصف آخر میں، اس کی مقبولیت بحال ہو گئی، وکٹوریہ کا انتقال ۱۹۰۱ء میں آئل آف وائٹ کے اوسبورن ہاؤس میں ۸۱ سال کی عمر میں ہوا، ہاؤس آف ہینوور کی آخری برطانوی بادشاہ، ان کی جگہ ان کے بیٹے ایڈورڈ VII نے ہاؤس آف سیکسی، کوبرگ اور گوتھا کو سنبھالا۔

ملکہ وکٹوریہ کے حالات وسوانح سے ہماری کوئی غرض نہیں ہے، وہ کون تھی؟ وہ کیا تھی؟ اس کا خاندانی پس منظر کیا تھا؟ ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ گوشت پوست کے بنے یہ انگریز کس قدر محنتی واقع ہوئے ہیں۔

انہوں نے اپنی جانفشانی اور تگ وتاز سے دنیا میں کس طرح گرانمایہ کام کیے ہیں، بڑے بڑے امور سرانجام دیے ہیں، ان کی یادگاریں دنیا میں بھی بکھری پڑی ہیں، جس مقام پر بھی ان لوگوں نے کوئی کام سرانجام دیا وہی یادگار بن گیا، اگرچہ ان کاموں کی بقاء اور دوام کا تعلق صرف حیات دنیوی کی مستعار بہاروں سے ہی ہے، آخرت میں انہیں کچھ حصہ ملنے والا نہیں ہے، جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ جن لوگوں نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ان لوگوں نے اپنی آخرت خسارے میں ڈال دی، ان کا وہاں کچھ نہیں ہے، مگر یہاں ان لوگوں نے اپنے کو خوب کھپایا اور نام کمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہاتما گاندھی اور یوگنڈہ

جب ہم لوگ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سرچشمہ نیل کی زیارت کے لیے کشاں کشاں آگے بڑھتے گئے تو عجائب وغرائب کے بند دریچے ہم پر وا ہوتے گئے، جب سرچشمہ نیل کے قریب پہنچے تو ایک مقام پر ہماری نگاہیں خیرہ ہو گئیں جب ہم نے بھارتی مہاتما گاندھی کی یادگار دیکھی، مجھے یہ یادگار دیکھتے ہی اندازہ ہو گیا کہ اس شخص کی یادگار یہاں یونہی نہیں قائم کی گئی،اس کے پس منظر میں کچھ ضرور ہے،تذکرہ گاندھی کے دوران پھر ہم پر یہ راز منکشف ہوا کہ اس شخص نے یوگنڈہ میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی تھیں،اسی لیے اہل یوگنڈہ نے ہر زائر کے لیے اسے نہ صرف یہ کہ امر بنادیا بلکہ یادگار بھی بنادیا۔

مہاتما گاندھی کو بھارت میں بابائے قوم کہا جاتا ہے، جس نے جدوجہد آزادی کو ایک نیا رخ اور نیا موڑ دیا تھا، گاندھی نے آزادی کی تحریک کو عوامی بنایا،اشرافیہ کے دائرہ سے نکال کر مڈل کلاس ، غریب،کسانوں اور مزدوروں کے ہاتھوں میں سونپ دیا تھا، نتیجتاً پورے برصغیر کی فضائیں آزادی کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگیں،انہوں نے اہنسا اور عدم تشدد کے تصورات کو عملی جامہ پہنایا تھا، قومی تاریخ سے سبق لیا، مخالف سامراج سمتوں کا تعین کیا،امن وآشتی سے ہم آہنگ کیا، کشت وخون اور غارت گری کے راستہ کو خیرآباد کہا، سیاسیات کو اخلاقیات سے مربوط کیا، ایک صحت منداور صالح معاشرے کی تشکیل کا بیڑہ اٹھایا،گاندھی وہ شخص تھا جس نے مسلمانوں کو اپنائیت سے گلے لگایا تھا،ان کے احساسات کا احترام کیا، ڈاکٹر مسعوداختر اپنے ایک مضمون میں گاندھی کے بارے میں لکھتے ہیں

انہوں نے خلافت تحریک کی مکمل تائید کی،اپنے دعائیہ جلسوں میں گیتا،انجیل کے ساتھ قرآن شریف کی آیتوں کا ورد کیا، نواکھالی کے دل دہلادینے والے فسادات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شعلوں کو بجھانے کے لیے گلی کوچوں کا پیدل سفر کیا، انسانی بھائی چارے کی تلقین کی، فرقہ پرستی کے اندھیرے میں اخوت و محبت کی مشعلیں جلائیں، ان کے لبوں پر یہی مناجات ہیں، ایشور، اللہ تیرو نام، سب کو دے بھگوان۔

انہوں نے ہزاروں برس پرانے آدرشوں میں ایک روح پھونک دی، عدم تشدد، ستیہ گرہ جیسے نظریہ کا تجربہ کیا انہیں بزدلی نہیں ایک قوت اور ایک ناقابل تسخیر جذبے سے موسوم کیا۔(روزنامہ منصف حیدرآباد بھارت)

مہاتما گاندھی انگریزی زبان پہ دسترس رکھتے تھے، اسی زبان میں اظہار مافی الضمیر کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے Non Cooperation کا لفظ بولا، جسے اردو میں ڈھالنے کے لیے سخت کوفت ہو رہی تھی، مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ سے انہوں نے دریافت کیا کہ مولانا اس لفظ کا کیا معنیٰ ہے؟ مولانا آزاد رحمہ اللہ نے برجستہ ارشاد فرمایا ترک موالات، مولانا آزاد رحمہ اللہ کی زبان سے نکلنے والا یہ جملہ ملک کے طول وعرض میں پھیلا۔

مہاتما گاندھی نے انگریزی میں اپنا ایک اخبار بھی نکالا تھا، جس کا نام YOUNG INDIA تھا، اس اخبار میں وہ اپنے فکر انگیز مضامین و مقالات بڑی رواں زبان میں لکھتے تھے، مہاتما گاندھی نے سیاسی راہنمائی پال کرشنا سے لے رکھی تھی، ان کے علاوہ وہ فیروز شاہ مہتا اور رابندر ناتھ ٹیگور سے بھی بہت متاثر تھے، ایک انڈین اردو اخبار کے مضمون نگار کے مطابق وہ بال گنگا دھر تلک سے بھی متاثر تھے، ان تین سیاسی راہنماؤں کے بارے میں وہ کہا کرتے تھے کہ فیروز شاہ مہتا ہمالیہ کے پربتوں کی طرح ہیں، بال گنگا دھر تلک برف کے تودوں کی مانند ہیں، لیکن گوپال کرشن گوکھلے دریا گنگا کی طرح شفاف ہیں۔(روزنامہ منصف حیدرآباد)

گوپال کرشن کے مشورہ سے گاندھی ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک مکمل ایک سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک کے سیاسی، مذہبی، معاشی اور تمدنی حالات کا جائزہ لیتے رہے، ۱۹۱۷ء میں عملی سیاست میں قدم رکھا، بھارتی اخبار کے مطابق دیکھتے ہی دیکھتے سابرمتی کے سینٹ نے کانگریس پارٹی کے دائرہ کو وسیع تر کر دیا، قومی تحریک کو عوامی مقبولیت سے ہمکنار کیا، ان کی درویشانہ، سیدھی سادی شخصیت کا جادو تھا، جو بلالحاظ مذہب وملت لوگوں کو متاثر کرتا چلا گیا، عوام کے ہونٹوں پر لفظ گاندھی ایسے چڑھ گیا جیسے وہ کوئی منتر یا دعا ہو، جب انگریزوں نے ترکی میں خلافت کے نظام کو منسوخ کر دیا تو اس کا رد عمل سارے برصغیر میں دکھائی دینے لگا، مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوگئے، انہیں شدید ٹھیس پہنچی۔

وہ اپنے صدیوں کے مذہبی ادارے کی پامالی پر بپھر اٹھے، علی برادران مولانا محمد علی جوہر رحمہ اللہ، مولانا شوکت علی رحمہ اللہ نے خلافت کی بحالی کے لیے ۱۹۱۹ء میں خلافت تحریک کا آغاز کیا، مہاتما گاندھی اور کانگریس پارٹی نے مسلمانوں کے جذبات کی پاسداری کرتے ہوئے تحریک سے وابستگی کا اعلان کیا، بس کیا تھا ملک کا سیاسی منظر یک لخت بدل گیا، مسلمانوں اور ہندوؤں میں اتحاد کے روح پرور مناظر دیکھے گئے۔

اس اثناء میں مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۰ء میں عدم تعاون کی قرارداد رکھی جسے اکثریت نے منظور کیا، اور انگریزی مصنوعات کے مقاطعہ کے ساتھ دفاتر، مدارس، ہسپتالوں، عدالتوں وغیرہ کا بائیکاٹ کیا جانے لگا، یہ تحریک جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی، انگریزوں کا دبدبہ، وقار، اقتدار مضحکہ خیز بن کر رہ گیا، ترک موالات ایک نئی اور انقلابی تحریک تھی، پرامن احتجاج بندوقوں، تلواروں کی جھنکاروں سے بھی زیادہ طاقت ور ثابت ہونے لگا، ایوان حکومت لرز اٹھا، باپو جی اور محمد علی جناح کے درمیان ۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کو بمبئی میں ۱۸ دن تک بات چلتی رہی، دونوں سرکردہ قائدین کی ملاقات راجہ جی کے بنائے ہوئے فارمولے کی روشنی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، گاندھی جی کا خیال تھا کہ پہلے آزادی مل جانی چاہیے،اس کے بعد مسائل پر غور کیا جاسکتا ہے، لیکن جناح اس تجویز کو ماننے کے لیے تیار نہ تھے،وہ پہلے پاکستان چاہتے تھے بعد میں بچے ہوئے مسائل پر گفتگو پر رضامند تھے،اس طویل بات چیت کا انجام ناکامی پر ہوا۔(ایضاً)

مہاتما گاندھی نے آزادی کے بعد کوئی سرکاری عہدہ قبول نہیں کیا،وہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو دہلی سے دُور کلکتہ کے فساد زدہ علاقہ میں تھے،دن بھر دعائیں مانگتے رہے، انہیں انسانی دکھ درد کا شدید احساس تھا،وہ زخمیوں کے زخم پر مرہم رکھ رہے تھے،ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے تھے،ان کی دلجوئی کر رہے تھے، وحشت و بربریت کی تاریکی میں امن وآشتی کا چراغ جلا رہے تھے،آزادی کے بعد راجدھانی دہلی فسادات کی آگ میں جل اٹھی،تو گاندھی نے برت کا آغاز کیا،یہ ان کی زندگی کا آخری غیر معینہ برت تھا، وہ ۷۹ برس کے ہو چکے تھے، اسی دوران وہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو فوت ہو گئے۔

بھارتی روزنامہ کے مطابق وہ اپنی آخری سانس تک اعلیٰ انسانی اقدار، تہذیب وشائستگی ،سادگی وانکساری بشر نوازی کا مظہر رہے، مسلمانوں سے خیر خواہی ہر دم کرتے رہے،انہیں کبھی غیر یا پرایا نہیں سمجھا،غفار خان مولانا آزاد، حکیم اجمل خان، علی برادران کو عزیز رکھا، مسلمانوں کے مسائل کا تہہ دل سے حل تلاش کرتے رہے،سماج کے بچھڑے طبقات کو مساوات دلانے کے حق میں رہے، چھوت چھات کی لعنت کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرتے رہے، نشہ بندی پر زور دیتے رہے۔

انہی مہاتما گاندھی کا ایک مجسمہ ہم نے سرچشمہ نیل کے قریب جینجا نامی جگہ میں دیکھا، جس کے عقب میں سرسبز وشاداب درخت قطار میں ایستادہ دکھائی دیتے ہیں، عقب میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے،گاندھی کے مجسمہ کے سامنے لوح سنگ پر یہ عبارت سرچشمہ نیل کی سمت بڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرچشمہ نیل کا دورہ کرنے کے لیے کشتی پر سوار ہونے سے پہلے، آپ مہاتما گاندھی کے اعزاز میں ایک اچھی طرح سے برقرار رکھی ہوئی یادگار کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ مہاتما کے کانسی کے مجسمے کی نقاب کشائی اس وقت کے وزیر اعظم ہند جناب آئی کے گجرال نے ۱۹۹۷ء میں یوگنڈا کے سرکاری دورے کے دوران کی تھی۔

اسی طرح یہاں ایک عبارت اپنی طرف تمام توجہات کو کھینچتی ہے، تختی پر لکھا ہے کہ گاندھی کی راکھ کو ۱۹۴۸ میں اسی جگہ ڈبو دیا گیا تھا، دلچسپ سوال، یہاں کیوں؟ مہاتما گاندھی کا یوگنڈا سے کیا تعلق تھا؟ بظاہر، ان کی آخری خواہش کے مطابق، ۱۹۴۸ میں ان کی وفات پر ان کی راکھ کو یوگنڈا کے دریائے نیل سمیت دنیا کے کئی عظیم دریاؤں میں بکھیر دیا گیا، ہندوستانی حکومت کی طرف سے عطیہ کردہ کانسی کا یہ مجسمہ اس تقریب کی یادگار ہے، یوگنڈا میں بینک آف بڑودا اب اس یادگار کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

مہاتما گاندھی کے مجسمہ پر لکھی اس تحریر نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا کہ دیکھیں ہمارے پڑوسی ملک کے حکمران کس قدر تیز واقع ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنی یادگاریں براعظم افریقہ کے اس کنارے تک بھی پہنچا دی ہیں جہاں تک رسائی کے لیے دوسرے حکمران کئی بار سوچتے ہوں گے یا ان کے حاشیہ خیال میں بھی یہ مقامات نہیں ہوں گے۔

بھارتی سیاست دان اور بھارتی سیاح جب دریائے نیل کے سورس کی طرف بڑھتے ہیں تو وہ مہاتما گاندھی کی اس یادگار پر اپنی بھی یادگار تصویریں بنواتے ہیں، مہاتما گاندھی کے مجسمہ پر پھولوں کی مالائیں چڑھاتے ہیں، ان کی گردن پر پھولوں کے ہار رکھتے ہیں، مسرت وانبساط کا اظہار کرتے ہیں، بھارتی پرچم والے فلیکس یہاں لہراتے ہیں، تصویریں بنا کر سوشل میڈیا پر نشر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم اور مسیحی کشاکش

یوگنڈہ میں جتنے مختصر دنوں کے لیے ہمارا وہاں قیام تھا اس دوران بھی اور واپسی پر بھی دل و دماغ پر مسلم اور مسیحیوں کے مابین یوگنڈہ میں پائی جانے والی کشاکش کا بڑا ثقل رہا، اس پر راقم الحروف نے اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ آب حیات میں مضمون بھی شائع کیا تھا، پھر اس پر ایک پوری اشاعت پیش کی جس میں بتایا گیا تھا کہ دنیا بھر میں مسیحی لوگ کس طرح انسانوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں مسیحی بنانے کی کوشش کرتے ہیں، کرنل معمر القذافی نے بھی اپنے بیانات میں اس پر کھل کھلا کر بات کی تھی، یہاں اس سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

اسلام یوگنڈا میں انیسویں صدی(۱۸۴۴)میں عرب تاجروں کے ذریعے متعارف ہوا، پہلا عرب جو یوگنڈا میں آباد ہوا وہ احمد بن ابراہیم تھا، اس کے بعد عیسیٰ بن حسین، سنی بن امیر اور کئی دیگر لوگ آئے، اس زمانے میں یوگنڈا متحدہ جمہوریہ نہ تھا، یہ قبائلی بادشاہتوں میں تقسیم تھا، مثلاً بوگنڈا، بن یورو، انکول، بوسوگا اور ٹورو ریاستیں۔

سب سے پہلے اسلام یوگنڈا ریاست میں متعارف ہوا جہاں سنا دوم Suna-II) ۱۸۳۹ء تا ۱۸۵۶ء بادشاہ بر سر اقتدار تھا، بادشاہ نے عربوں کو خوش آمدید کہا، انہیں تحائف پیش کئے اور انہیں کاروبار کے خوب ترقی کرنے کا یقین دلایا، اگرچہ تجار تجارتی مشن پر تھے اس کے باوجود عربوں اور یوگنڈا کے لوگوں کے درمیان مذہب پر بھی خوب تبادلۂ خیال ہوا، اس تبادلۂ خیال کے نتیجہ میں یوگنڈا میں اسلام پھیلا۔

اس زمانے میں بادشاہ کی خاطر دیوتاؤں کے حضور بڑے پیمانے پر انسانوں کی قربانی دینے کا رواج تھا، عرب تاجروں نے یہ ظلم دیکھا تو کبا کا بادشاہ سے کہا کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے حضور ہر عمل کا حساب دینا ہو گا اور آخرت میں اس ظلم کی بڑی عبرتناک سزا ہو گی، بادشاہ کو اسلام کی بنیادی باتوں سے بھی متعارف کرایا گیا، اگرچہ اس نے اسلام کو قبول تو نہ کیا مگر وہ اور اس کے بعد آنے والے بادشاہ اس غیر انسانی رسم کے سلسلے میں نرم پالیسی اختیار کرتے چلے گئے۔ یہ بادشاہ سنا کا دور حکومت ہی تھا جب مرکزی طور پر منظم و مستحکم ریاست میں اسلام پھیلنا شروع ہو گیا ، وثوق کے ساتھ یہ بتانا مشکل ہے کہ کیا احمد بن ابراہیم نے بادشاہ سنا کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تھی یا نہیں ؟

بادشاہ سنا ۱۸۵۶ء میں فوت ہو گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا موتیسا (Muteesa) بادشاہ بنا، اپنے باپ کی طرح اس نے بھی مزید عرب تاجروں کا خیر مقدم کیا اور اسلام کا علم سیکھنے کے لئے خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ بھی کیا، بادشاہ موتیسا نے ۱۸۶۵ء میں اسلام قبول کر لیا، اس نے قرآن پڑھا اور اسلام کے دیگر ارکان کا علم حاصل کیا، اس نے دلجمعی سے اسلامی احکام پر عمل کیا اور اپنے دربار کے امراء اور خدمت گاروں کو بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

بڑی تعداد میں شاہی محلات اور دیگر علاقوں میں مسجدیں تعمیر ہوئیں، اس نے مسجدوں کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ ایک محکمہ قائم کیا، ہر جمعہ کو مساجد پر اسلامی جھنڈا لہرایا جاتا، روزے رکھنا لازمی قرار دیا گیا اور روزہ خوروں کو سخت سزا دی جاتی، جانوروں کو اسلامی طریقے سے ذبح کیا جانے لگا، بادشاہ موتیسا نے ہمسایہ ریاست بن یورو کے بادشاہ اموکا ماکا باریگا (Omukama Kamareqa) کے دربار میں مسلم مبلغین کا ایک وفد بھیجا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، دیگر بادشاہوں کی طرف بھی دعوتی وفود بھیجے گئے، اس طرح اسلام یوگنڈا کی سرحدوں کے باہر بھی پھیلنے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی مشنریاں

۱۸۷۵ء میں ایچ ایم سٹینلے یوگنڈا پہنچا، وہ ایک یورپی محقق اور حکومتی ایجنٹ تھا جو نوآبادیوں کے لئے نئے علاقوں کی تلاش میں تھا، اس نے شمالی علاقے میں مسلمانوں اور مصریوں کی سرگرمیوں کا مطالعہ کیا اور اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کی، ۱۸۷۷ء میں پروٹسٹنٹوں کا پہلا چرچ مشنری گروپ یوگنڈا پہنچا، اس میں الیگزینڈر میکے اور دیگر شہری شامل تھے۔

۱۸۷۹ء میں کیتھولک چرچ کے سفید رومن بھی پہنچ گئے، دونوں مشنری گروپ اس عزم اور پروگرام کے ساتھ آئے کہ اس خطہ سے اسلام کو نکال کر عیسائیت کو فروغ دینا ہے، اس لئے وہ ہر لحاظ سے مسلح ہو کر آئے، ان کے پاس بندوقیں بھی تھیں جن کے ذریعے انہوں نے اسلام کو تباہ کرنے کے لئے بادشاہ پر بھی خوب اثر ڈالا، وہ بادشاہوں کے لئے صنعتی تحائف بھی لائے۔

مشنریوں کی آمد کے ساتھ ہی پرامن یوگنڈا لڑائیوں کے تباہ کن دور میں داخل ہو گیا، سیاسی اور مذہبی جنگیں سالہا سال تک جاری رہیں، کئی بادشاہ ان جنگوں کی بھینٹ چڑھے، ہر بادشاہ کی موت پر اس کے وارثوں کے درمیان ایک تباہ کن جنگ شروع ہو جاتی جس میں مختلف مذہبی گروپ بھی شریک ہو کر جنگ کے شعلوں کو ہوا دیتے۔

مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب ۱۸۸۴ء میں یوگنڈا برطانوی نگرانی میں آگیا، یوگنڈا میں مسلمانوں کا کوئی منظم مشنری گروپ نہ تھا، ان کے پاس اسلحہ بھی نہ تھا، اس طرح وہ جنگ ہار جاتے، جنگ ہارے جانے کے بعد مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا، جو مزاحمت کرتے انہیں قتل کر دیا جاتا، کچھ مسلمانوں نے بھاگ کر جنگلوں میں پناہ لی اور اپنے عقیدے کو بچایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے مصائب

انیسویں صدی کے آخر تک عیسائی مشنریاں بحیثیت مجموعی مسلمانوں پر فتح حاصل کر چکی تھیں، انہوں نے مذہبی بنیادوں پر ملک میں سکول اور ہسپتال بنائے، نصف صدی تک مسلمانوں کو ان عیسائی اداروں سے استفادہ کرنے کی اجازت نہ تھی، سیاست اور ملک کے دیگر شعبہ ہائے زندگی سے انہیں دور رکھنے کی پالیسی پر عمل کیا گیا، تاہم کچھ شہزادے اسلام کے ساتھ چمٹے رہے۔

بادشاہ سنا دوم کا بیٹا نوحو کلمہ (Nuhu Kalema) جو مختصر عرصہ کے لئے یوگنڈا کا بادشاہ بھی بنا، مسلمان تھا، مذہبی جنگوں نے اسے یوگنڈا سے باہر دھکیل دیا اور ۱۸۹۰ء میں ہمسایہ ریاست بن یورو میں اس کا انتقال ہوا، شہزادہ نوہوموگو نے اپنے بھائی کلمہ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔

بیسویں صدی کے آغاز پر ہوگو مسلمان کمیونٹی کا انتہائی بارسوخ فرد تھا، اس نے منتشر مسلمانوں کو اپنی زمینوں پر آباد کیا، اس نے یوگنڈا میں مساجد اور قرآن سکولز تعمیر کرنے میں بڑی مدد کی جو شاہی اثر ورسوخ اسے حاصل تھا اس کی بنیاد پر ہوگو نے مسلمانوں کی عیسائی مظالم سے حفاظت کی، اس نے ان مظالم کے سلسلے میں برطانوی گورنروں پر کھل کر تنقید شروع کر دی، اس کے دورِ قیادت میں اسلام نے ایک بار پھر طاقت حاصل کرنا شروع کی اور ملک کے ہر حصے میں پھیلنے لگا بشمول شمالی اور مشرقی یوگنڈا کے، انتہائی کوششوں کے بعد مسلمانوں کو ان کے حقوق کے تحفظ اور عبادت کی آزادی دی گئی، جانوروں کو دوبارہ اسلامی طریقے سے ذبح کیا جانے لگا۔

شہزادہ نوحوموگو ۱۹۲۱ء میں انتقال کر گیا، اس کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے بدروکاکون گولو نے قیادت سنبھال لی، اس فرزند اسلام نے شاندار کام کئے، مسلمانوں میں اتحاد پیدا کیا، ان میں تعلیم، دعوت و تبلیغ کے کام کو پھیلایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوگنڈہ میں قادیانی سرگرمیاں

یوگنڈہ میں چندروزہ قیام کے دوران جب مختلف کمیونٹی کے لوگوں بارے ہمیں احساس ہوتا رہا کہ ان کی اس دور دراز علاقہ میں سرگرمیاں کس نوعیت کی ہیں تو ہمیں قادیانیوں کی سرگرمیوں بارے بھی تجسس ہوا، تو ہمیں پتہ چلا کہ قادیانیت ایک لمبے عرصے سے یہاں اپنی اسلام دشمن منفی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے، ان کی سرگرمیوں کا سلسلہ ایک صدی سے زائد پر محیط ہے۔

ہماری معلومات میں یہ بات آئی ہے کہ ایک قادیانی کمپالا میں فضل دین کے نام سے رہ رہا تھا، وہ ویٹرنری اسسٹنٹ تھا، اس فضل دین نے عید کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ کتنے لوگ آئے اور اس نے ان سے قادیان بھیجنے کے لیے رقم مانگی، پھر وہ بتاتا ہے کہ انگریز حکومت نے ۱۹۱۵ میں قادیانیوں کو ۴۰۰۰ ایکڑ زمین مسجد کے لیے استعمال کرنے کے لیے دی ہے، یہاں یہ بات ارباب دانش و بینش کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ انگریز کس طرح اس پودے کی پرورش کرتا رہا، اس شجر ممنوعہ کو کس طرح مراعات سے سینچتا رہا۔

پھر بعد ازاں یہ بھی اطلاع آئی کہ اس مسجد کے لوگوں نے قادیانیت چھوڑ دی ہے، کیونکہ قادیانیوں کی سرگرمیاں جس دستاویز میں لکھی جاتی ہیں اس میں اس مسجد کی تاریخ کا، قیام کا، تعمیر کا، مسجد کی ایکٹیویشن کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۲۷ اور ۱۹۲۸ء میں قادیانی ڈاکٹر عبداللطیف کو طبّی مشنری کے طور پر یوگنڈا اور کینیا، بنیادی طور پر مشرقی افریقہ بھیجا گیا، جس نے طبابت اور صحت کے عنوان پر قادیانیت کو یہاں عام کرنے کی کوشش کی، اس کے علاوہ دوسرے میجر ڈاکٹر ایم شاہ نواز خان (۱۸۹۹-۱۹۷۷) تھے، وہ مغربی افریقہ میں میڈیکل مشنری تھے، جنہوں نے اس فیلڈ میں قادیانی بنانے کا کام جاری رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مسلمان اس مصروف ترین زمانے میں بھی اپنے فرائض منصبی سے غافل نہیں ہیں، آپ اس بات سے حیران ہوں گے کہ قادیانیوں نے یوگنڈہ میں اپنے پاؤں جمانے کے لیے بہت سے جتن کر رکھے ہیں، یہاں تک کہ ایک قادیانی مربی نے ایک مشہور و معروف اہل سنت عالم شیخ الامین مزروی کے ساتھ ساحل سمندر پہ بیٹھ کر گائے کا گوشت ایک ساتھ کھایا تو اسے بھی قادیانی کریڈٹ میں شامل کیا، ایسا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس نئے فتنے اور فرقے کے بارے میں پردہ پڑا رہے اور لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ یہ کون لوگ ہیں؟

افریقہ میں قادیانی دجل وفریب کی تاریخ سے پردہ سرکایا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ۱۹۱۴ء میں کیا کردار ادا کیا تھا، ایک رپورٹ کے مطابق جنوری ۱۹۱۴ء میں یہ انکشاف ہوا کہ مشرقی افریقہ میں قادیانی موجود ہیں، نومبر ۱۹۱۴ء کے آر او آر میں ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے، "احمدیہ کمیونٹی اور ترک حکومت"۔ یہ قادیانیوں کے خلیفہ ثانی کا ایک مضمون ہے، انہوں نے ۱۸۹۷ء سے اس موضوع پر ایم جی اے کی تحریروں کا حوالہ دیا، قادیانی خلیفہ دوم ناراض ہے کہ عثمانی جرمنی کی طرف سے جنگ میں شامل ہو گئے ہیں، انہوں نے برطانوی حکومت کو یقین دلایا کہ احمدی (قادیانی) برطانوی حکومت کے سب سے وفادار شہری ہیں اور درحقیقت ۱۰۰ سے زیادہ قادیانی پہلی جنگ عظیم میں یوگنڈا اور فرانس میں جرمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

ستمبر ۱۹۱۵ء میں انگریز حکومت نے ۱۴۰۰۰ ایکڑ زمین قادیانیوں کو دی تھی، تاکہ اس پر وہ عبادگاہ تعمیر کریں، فضل دین نامی قادیانی نے لوگوں کو قادیان بھیجنے کے لیے رقم کا مطالبہ کیا۔ ۱۹۱۶ء میں اسی فضل دین نامی قادیانی نے اپنی سرگرمیوں کی حوصلہ افزا رپورٹ اپنے مراکز کو ارسال کی تھی۔ جون ۱۹۱۷ء میں قادیانی لیڈروں کو یوگنڈہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دارالحکومت کمپالا سے رپورٹ بھیجی گئی کہ قادیانیت یہاں روزافزوں ترقی کر رہی ہے۔۱۹۱۸ءمیں فضل دین قادیانی نے مشرقی افریقہ میں بیٹھ کر ہسپانوی فلو پر رپورٹ لکھی تھی۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے الفضل اخبار نے یہ رپورٹ کیا کہ قادیانیت مشرقی افریقہ میں پھیل رہی ہے،۱۹۲۸ء میں قادیانی خلیفہ یوگنڈہ میں رہنے والے قادیانیوں کو ایک خط لکھ کرانہیں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۹۳۴ء میں گورنر جنرل آف انڈیا کو ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں قادیانیوں کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ بہت سے مقامی لوگ قادیانیت اختیار کر چکے ہیں،۱۹۳۵ء سے ۱۹۶۲ء تک کی ایک قادیانی رپورٹ کے مطابق شیخ مبارک احمد نے مشرقی افریقہ میں احمدیہ مسلم مشن کے مشنری انچارج کے طور پر خدمات انجام دیں،اور کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا میں احمدیہ مسلم آؤٹ ریچ سینٹرز قائم کیے،اس دور میں مشرقی افریقہ کے کئی شہروں میں احمدیہ مساجد تعمیر کی گئیں،انہوں نے کئی اسلامی مذہبی کتابوں کا سواحلی (یوگنڈہ میں بولی جانی والی بولی) میں ترجمہ کیا،ان کا سب سے یادگار کارنامہ قرآن پاک کا ترجمہ اور اس زبان میں تفسیر ہے،اس ترجمہ شدہ قرآن کریم کی ۲۰۰۰ کاپیاں نیروبی روانہ کی گئی تھیں۔

قادیانیوں کی رفتہ رفتہ سرگرمیاں ہی تیز نہیں ہوتی جارہیں بلکہ ان میں جرأت اظہار بھی بڑھ رہی ہے،ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۴۱ء میں مسٹر مصطفٰے (بی اے) نامی ایک قادیانی نے مشرقی افریقہ کے ایک برٹش ریڈیو پر خطاب کیا، جس کا عنوان تھا قادیان کا احمد پیغمبر،اس گفتگو میں کی گئی زہر افشانی کو ملاحظہ فرمایئے

In this talk, Mr. A. Mustafa gave out the Ahmadiyya belief that earthquakes and other punishments will keep descending until the world accepts MGA as a prophet. Mr. A.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Mustafa also calls the 2nd Khalifa as the Promised Son and quotes MGA's revelations on the "Musleh Maud

اس گفتگو میں اے مصطفی نے قادیانیوں کا عقیدہ بیان کیا کہ زلزلے اور دیگر عذاب اس وقت تک نازل ہوتے رہیں گے جب تک دنیا ایم جی اے (مرزا غلام احمد) کو نبی تسلیم نہیں کرتی، مسٹر اے مصطفی نے خلیفہ دوم کو وعدہ شدہ بیٹا بھی کہا ہے اور "مصلح موعود" پر ایم جی اے (مرزغلام احمد) کے انکشافات کا حوالہ دیا ہے۔

۱۹۴۵ء میں پورے برطانوی مشرقی افریقہ میں واحد قادیانی مربی ہونے کے بعد نورالحق انور کو قادیان سے شیخ مبارک احمد کی مدد کے لیے بھیجا گیا۔

۱۹۴۷ء تک، جدید یوگنڈا میں قادیانیوں کی کوئی مسجد نہیں تھی، ایک مشنری قادیانی نورالحق انور کو ایک برطانوی نژاد شیخ مبارک احمد کے ذریعہ شمال کی طرف جدید دور کے یوگنڈا بھیجا گیا ہے،۱۹۴۷ء میں یوگنڈا میں صرف چند ہندوستانی تارکین وطن تھے جو قادیانی تھے،کوئی مقامی نہیں تھا نورالحق صرف ۲ سال یہاں رہا، وہ ۱۹۴۹ء میں امریکہ چلا گیا،اس کے یہاں سے بھاگنے کے بارے میں کوئی راز افشاء نہ ہوسکا کہ یہ یہاں سے کیوں چلا گیا تھا، ۱۹۷۴ء تک مارٹن نے بمشکل ۲۶۵ آدمیوں کی اطلاع دی جو قادیانی ہو گئے تھے۔

۱۹۵۷ء میں قادیانیوں نے یہاں مشرقی افریقہ میں ایک اور انگڑائی لی اور اپنے مشن کو پھیلانے کے لیے ایک اخبار شروع کیا جس کا نام تھا Dobozi iya Obuislamu دبوزی یااوبی اسلامو(اسلام کی آواز)

۱۹۵۸ء میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں، فتنہ پروریوں اور دسیسہ کاریوں کی بناء پر 1915 میں دی گئی وہ مسجد جو جنجا میں تھی واپس لے لی گئی،۱۹۶۱ء میں نورالحق کسی خاص مشن پر دوبارہ سے برطانوی مشرقی افریقہ میں داخل ہو جاتا ہے، جہاں وہ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داریاں پھر سے سنبھالتا ہے اور نئے عزم، جوش اور جذبے کے ساتھ قادیانیت پھیلانے کی کاوشیں بروئے کار لاتا ہے۔

۱۹۶۱ء میں یوگنڈہ کو برطانیہ سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے، اس میں ایک رپورٹ کے مطابق قادیانیوں نے اپنے مربی مولوی عبدالکریم شرما کو جنجا میں تعینات کیا، جہاں ان کا اثر ورسوخ پایا جاتا ہے۔

۱۹۶۳ء کی ایک رپورٹ کے مطابق فشر نے قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ کی اطلاع دی، جنجا، یوگنڈا میں، جو دریائے نیل کا سرچشمہ ہے، کمپالا میں احمدیہ مسجد کھل گئی، ۱۹۵۷ء میں وانڈیگیا گول چکر پر کمپالا میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا، یہ ۱۹۶۳ء میں ایک پروقار تقریب کے ساتھ مکمل ہوا اور اس کا افتتاح سر محمد ظفر اللہ خان کی موجودگی میں ہوا، یہ بدبخت پاکستان کا وزیر خارجہ تھا، اس نے اپنی وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالنے کے بعد دنیا بھر میں قادیانیت کی پشتیبانی کی۔

۱۹۶۶ء کی ایک رپورٹ کے مطابق کمپالا کے علاقے میں دوسری مسجد مساکا کے مقام پر ۱۹۶۶ء میں مکمل ہوئی جس کی تعمیر کے عمل میں پانچ سال لگے تھے، یہ ڈھانچہ دراصل قصبے سے آدھا میل جنوب میں بوالاہل کی چوٹی پر واقع ہے۔

۱۹۷۲ء کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک قادیانی مولوی و مربی ایم آئی صوفی کینیا میں بطور امیر اور مشنری انچارج کام کر رہا تھا، اسے قادیانی خلیفہ نے یوگنڈا میں امیر اور مشنری انچارج کے طور پر منتقل کیا تھا، پھر اسے اس کی شر انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کی بناء پر ۱۹۷۲ میں یہاں سے جلاوطن کر دیا گیا تھا، اسی دوران عیدی امین نے ایک سخت اعلان کرتے ہوئے تمام ایشیائی باشندوں کو یوگنڈہ چھوڑنے کا حکم دے دیا تھا، ان میں قادیانی، اسماعیلی سب ہی تھے، ۱۲ ہزار کی تعداد تو اسماعیلیوں کی بتائی جاتی ہے، عیدی امین کے زمانہ حکومت میں قادیانیوں کی یوگنڈہ میں خوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درگت بنائی گئی تھی۔

۱۹۷۴ء کی ایک رپورٹ کے مطابق قادیانی سرگرمیوں کے بارے میں جانیے کہ پورے یوگنڈا میں بمشکل ۱۰۰۰ قادیانی ہیں۔ جن میں ۲۶۵ مرد ہیں، رپورٹ کے مطابق جنجا میں صرف ایک مسجد کی بھی اطلاع ہے، جب کہ کمپالا کے مضافات میں چند قادیانی ہیں، تین بڑے شہری مراکز جہاں ان کا کام ہے جنجا، کمپالا اور مساکا ہیں، نو کمیونٹیز میں گاؤں کی طرح کی مساجد درج ذیل ہیں: تین بسوگا علاقے میں کسامیرا میں مین روڈ پر اور تین اور چھ میل کے فاصلے پر لگاتار مین روڈ سے دور Mbiko، بوونیا اور سیٹا میں مینگو کے علاقے میں چار جنجا اور کمپالا کے درمیان مین روڈ پر اور کمپالا سے بارہ میل جنوب میں نکیسنجا میں بھی اور آخر میں مساکا کے علاقے میں کیاجوبیرا اور کیوٹیرا میں بالترتیب بارہ اور اٹھائیس میل مساکا سے باہر، اس کے علاوہ Mbale سے باہر دیہی علاقوں میں تین کمیونٹیز ہیں جہاں قادیانی سنی مساجد میں جمعے کی نماز کے لیے سنیوں کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں جو احنادیہ میں تبدیل ہو چکا ہے، ان علاقوں کے نام ہیں: Ndega Buwaohi، Bomboi Hill اور Bubirab

اسی دوران پاکستان کے اندر قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو قادیانی سربراہ دنیا بھر میں اپنی مشنری سرگرمیوں کے لیے بے تاب ہوئے، یہاں یوگنڈہ میں بھی انہوں نے اپنی تبلیغ جاری رکھی اور تاحال رکھی ہوئی ہے، بلکہ اب تو پہلے کی بہ نسبت بڑی برق رفتاری سے ان کا کام جاری ہے، یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ یوگنڈہ بھر میں ۴ عبادت گاہیں قادیانی سرگرمیوں کے لیے دن رات محنت کر رہی ہیں۔

عیدی امین نے یوگنڈا سے تمام ہندوستانیوں کو ملک بدر کر دیا تھا، ایک قادیانی اخبار "دی ایسٹ افریقن ٹائمز" کے مطابق، قادیانی مربی محمد علی کائرہ نے عیدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امین کی حمایت کی اور ان کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا، محمد علی کائرہ نے عیدی امین سے قادیانی مربیوں کو ملک بدری سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ کیا لیکن عیدی امین کی طرف سے اس کو مسترد کر دیا گیا، صرف ۲ ہندوستانی قادیانیوں کو یہاں رہنے کی اجازت دی گئی، سکول کے پرنسپل محمود احمد اور ان کا ایک معاون منیر احمد منیب باقی رہ گئے، اسے قادیانی سرگرمیوں کا یوگنڈہ میں انچارج سمجھا جاتا ہے۔

۱۹۷۴ء کی ایک رپورٹ میں قادیانیوں نے اپنے پیروکاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں آگے بڑھنے کی امید دلائی تھی،ایک رپورٹ کے مطابق قادیانی لیڈروں نے یوگنڈہ میں قادیانی مشن کے حوالے سے کہا کہ احمدیہ مشن کی باقی امید یوگنڈا کے مشنریوں کی صلاحیت میں ہے جنہیں پاکستانی مشنریوں کی روانگی سے قبل مناسب طریقے سے تربیت اور تجربہ دیا گیا تھا۔

ان میں سے ایک درجن سے زیادہ شاید مختلف کمیونٹیز میں تعینات ہیں جن کی پہلے ہی گنتی کی جاچکی ہے،ان میں سے دو قابل ذکر ہیں، شیخ ابراہیم سیمفوما پہلے سنی شیخ تھے پھر انہوں نے احمدیت اختیار کی،اس نے جنجا میں تربیتی کلاسوں کے لیے بطور استاد کئی سال خدمات انجام دیں۔

زکریا کازیتو اس وقت کمپالا میں مقیم مشن کے سیکرٹری ہیں، وہ یوگینڈا اے کے لوکیکو کے سابق رکن ہیں، عربی کے ماہر ہیں اور ایک مترجم کے طور پر تجربہ رکھتے ہیں، قرآن کا جو حصہ لوگنڈا میں شائع ہوا ہے وہ زیادہ تر کازیٹو کا کام ہے،اس رپورٹ سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ قادیانی کس طرح کام کر رہے ہیں،انہوں نے یہاں کی مقامی زبان لوگنڈہ میں بھی ترجمہ قرآن کر دیا ہے۔

۱۹۸۸ء میں قادیانی سرگرمیوں کے احوال ملاحظہ فرمائیے،ایک رپورٹ کے مطابق یوگنڈا کا پہلا جلسہ منعقد ہوا، قادیانیوں کا چوتھا خلیفہ بھی اس جلسہ میں شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور یوگنڈا کا دورہ کرنے والا پہلا قادیانی خلیفہ کہلواتا ہے۔

قادیانیوں کی عبادت گاہوں میں اقصیٰ مسجد کی سرگرمیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں، اس مسجد کے پلیٹ فارم سے قادیانی سرگرمیوں کو عام کیا جارہا ہے، اسی طرح احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے نام سے قائم تنظیم نے ایک طرف اپنے کو احمدیہ کے سابقے کے ساتھ مسلم کمیونٹی سے ممتاز کررکھا ہے اور دوسری طرف ارتدادی سرگرمیوں میں شبانہ روز محنت جاری ہے، اسی طرح ان کا ایک مشن ہاؤس یہاں کام کررہا ہے، اسی طرح یوگنڈہ میں بلینگا نامی مقام پر ایک اور عبادت خانہ اور مشن ہاؤس سرگرم عمل ہے۔

ایمبیلے نامی مقام پر قادیانیوں کا ایک رفاہی ہسپتال بھی کام کررہا ہے، جہاں غریب لوگوں کو علاج معالجے کے نام پر مرتد بنانے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے، یہاں یہ بات بڑی حیرت واستعجاب کی ہے کہ یوگنڈہ کے دارالحکومت کمپالا میں ایک مندر بھی ہے جسے احمدیہ مندر کہا جاتا ہے، یہ بھی قادیانی سرگرمیوں کا ایک مرکز ہے، ۲۰۰۵ء میں قادیانیوں کے خلیفہ نے آگنگا میں ایک قادیانی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا، جہاں سے وہ اپنی سرگرمیوں کو عام کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔

۲۰۰۵ء کی ایک رپورٹ یہ کہتی ہے کہ قادیانی خلیفہ نے پہلی بار یوگنڈا کا دورہ کیا اور اردو میں تقریر کی، جسے کوئی نہیں سمجھ سکا، اس دوران قادیانی خلیفہ نے Mbale میں ایک قادیانی ہسپتال کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

دار لحکومت کمپالا کی مرکزی شاہراہ پر ایک بہت ہی دلکش، جاذب دل ونگاہ عبادت گاہ پر نظر پڑتی ہے، پوچھنے پر پتہ چلتا ہے یہ بھی قادیانیوں کی عبادت گاہ ہے، جو وسط شہر میں موجود ہے، اسی طرح ایک خوبصوررت عمارت دریائے نیل کی طرف جاتے ہوئے جنجا کے مقام پر دکھائی دے گی وہ بھی قادیانیوں کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی فضلاء کرام کی شدت پسندی

ہم نے یوگنڈین دارالحکومت کمپالا سے جنجا کی طرف جاتے ہوئے جب بر سر راہ پاکستانی تبلیغی جماعت سے ملاقات کی، ان کی کار گزاری سنی، یوگنڈہ میں کار دعوت سے متعلق مشکلات کے احوال سنے، تو معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعتوں کے کام میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے کچھ وہ لوگ ہیں جو سعودی عرب کے مختلف کالجز اور یونیورسٹیز سے تعلیم یافتہ ہیں، وہ شیخ عبد الوہاب نجدی کی تعلیماتِ متشددہ سے بہت متاثر ہیں، وہ اپنے مخصوص خیالات وافکار کی راہ میں تبلیغی جماعت کو مزاحم سمجھتے ہیں، وہ تبلیغی جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں، اس لیے وہ اپنے طور پر ان کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں، لوگوں کو ان سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

ہمیں ان سعودی فضلاء کی اس تنگ نظری اور مزاحمتی تگ وتاز پر دکھ ہوا، کہ دعوت و تبلیغ کا کام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، جملہ انبیاء علیہم السلام کا کام دعوت و تبلیغ تھا، اللہ کی مخلوق کو اللہ کی طرف بلانا تھا، اللہ کے پیغامات کو اللہ کی بھولی بھٹکی مخلوق تک پہنچانا تھا، یہی دعوت ہے اور یہی کارِ تبلیغ ہے، مگر یہ لوگ انہیں ایسا نہیں کرنے دے رہے، ان کے لیے مشکلات کے تانے بانے بُن رہے ہیں۔

مگر یہاں تبلیغی جماعتوں کو شاباش دینا بنتا ہے جو اپنے عظیم مشن کی تکمیل کے لیے کسی شر وفتنہ کا حصہ نہیں بنتے، نہ ان کاموں کو وہ اہمیت دیتے ہیں جو ان کے کام میں رکاوٹ بنتے ہیں، وہ ایسے مشکل حالات میں اپنے رب کی بارگاہ میں الحاح وزاری سے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں، وہ آہ ہائے سحر گاہی میں اپنے رب کے حضور فریاد میں مشغول ہو جاتے ہیں، پھر عرش بریں سے ان کے نالوں اور ان کی فریادوں کا جواب آتا ہے، ان کی یہی فریادیں، یہی زاریاں، یہی لجاجتیں پوری دنیا میں ضرب الا اللہ لگاتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامرانیاں، کامیابیاں، فائزالمرامیاں ان کی قدم بوسی کرتی ہیں، وہ راہِ خدا میں اٹھائی جانے والی مشقتوں کو مشقت نہیں سمجھتے، وہ راہِ حق میں اُلجھنے والے کانٹوں کو اپنے ہاتھوں سے چنتے ہیں اور اپنی منزلِ مراد کی سمت گامزن رہتے ہیں، وہ اُلجھیڑوں میں اُلجھتے نہیں بلکہ سلجھاؤ سے کام لیتے ہیں، وہ ستمگروں، جابروں، قاہروں، فراعنہ کی فرعونیت کا جواب نفی میں دینے کی بجائے اِثبات میں دیتے ہوئے اپنی منزل کی جانب گامزن رہتے ہیں۔

ان کا صبر و تحمل، ان کی قوتِ برداشت کا صلہ بارگاہ ذُوالمنن سے اس شکل میں ملتا ہے کہ ستمگر ستمگری سے باز آجاتا ہے، جابر اپنے جبر و قہر سے رک جاتا ہے، قاہر اپنی بربریت سے تائب ہو جاتا ہے، فراعنہ آمَنتُ بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ کی صدائے حق لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت نے اپنے مشن کا آغاز بے سر و سامانی، کسمپرسی، بے مال و متاعی اور فقر و مستی سے کیا تھا، چند بوریہ نشینوں نے اپنی توتلاتی زبانوں سے نامِ خدا لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا میں ان کے پیام کی صدائے حق گونجنے لگی۔

ایسے میں سعودی فُضلاء کو چاہیے کہ وہ دعوت و تبلیغ کے مشن کو توحید پھیلانے والا مشن سمجھیں، شرک وبدعت کے شجر ممنوعہ کو جڑ سے کاٹنے والی مشین سمجھیں، کارِ دعوت و تبلیغ کو فرعونی، ھامانی، قارونی اور نمرودی محلات کو بیخ وبن سے اکھاڑنے کی کامیاب تحریک سمجھتے ہوئے اس کے دست و بازو بنیں، شانہ بشانہ اس کام کے لیے اس دعوت کے حاملین کے ساتھ اِیستادہ ہو جائیں، پھر نصرتِ خداوندی ان کے قدم چوم لے گی، یہ کامرانی کے علم لہرانے والوں میں شامل ہو جائیں گے، کیونکہ کارِ دعوت کے محل کی خشتِ اول سعودی عرب میں رکھی گئی تھی، اس گلشن کی آبیاری بھی اسی سرزمین سے ہوئی تھی، رکاوٹ بننے کی صورت میں ناکامی مقدر بنے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود الرّشید حدوٹی عباسی
کی چند شاہکار تصانیف

۱	اسلامی نظام حیات	۲۰	فضائل مصطفےٰ ﷺ
۲	اسلام کا معاشی نظام	۲۱	کلام نبوی کی کرنیں
۳	اسلامی عبادات	۲۲	معارف القرآن (جلد۱)
۴	اسلامی عقائد	۲۳	معارف القرآن (جلد۲)
۵	تقابل ادیان	۲۴	معارف القرآن (جلد۳)
۶	اسلام اور مسیحیت	۲۵	معارف القرآن (جلد۴)
۷	اسلام اور یہودیت	۲۶	معارف القرآن (جلد۵)
۸	اسلام اور ہندومت	۲۷	معارف القرآن (جلد۶)
۹	کلام ربانی کی کرنیں	۲۸	معارف القرآن (جلد۷)
۱۰	سفید سمندر کے ساحل تک	۲۹	معارف القرآن (جلد۸)
۱۱	تپتے صحرا (سفر نامہ)	۳۰	معارف القرآن (جلد۹)
۱۲	کاروان حرمین شریفین	۳۱	معارف القرآن (جلد۱۰)
۱۳	سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)	۳۲	معارف القرآن (جلد۱۱)
۱۴	دریائے نیل کے ساحل تک	۳۳	معارف القرآن (جلد۱۲)
۱۵	جزیروں کے دیس میں	۳۴	معارف القرآن (جلد۱۳)
۱۶	تاریخ عزیمت، ۵ جلدیں	۳۵	معارف القرآن (جلد۱۴)
۱۷	آخری دس سورتوں کی تفسیر	۳۶	معارف القرآن (جلد۱۵)
۱۸	عبرت ناک زلزلہ	۳۷	معارف القرآن (جلد۱۶)
۱۹	اسلام اور عورت	۳۸	مسلمان کون ہوتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۹	اسلام میں عورت کا مقام	۶۱	امیر عزیمت کی داستان حیات
۴۰	اسلام اور نوجوان	۶۲	مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
۴۱	دعوت و تبلیغ	۶۳	دردِ دل (کالموں کا مجموعہ)
۴۲	مطالعہ اسلام	۶۴	روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۴۳	اہل سنت والجماعت	۶۵	زکوۃ، صدقات، خیرات
۴۴	دیوار چمن سے زنداں تک	۶۶	حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۴۵	گستاخ دین صحافی	۶۷	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں
۴۶	الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	۶۸	عورت کی حکمرانی
۴۷	حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ	۶۹	دعائے انبیاء
۴۸	مصباح الصرف	۷۰	مناجات نبوی
۴۹	مصباح النحو	۷۱	مطالعہ مذاہب
۵۰	رشوت ستانی	۷۲	صلاۃ وسلام علی سید الانام
۵۱	بت شکن	۷۳	قرآن اور حاملین قرآن
۵۲	بسنت کا تہوار	۷۴	مطالعہ قرآن
۵۳	موت کا سوداگر	۷۵	شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی سزا
۵۴	ایمان کے ڈاکو	۷۶	خطبات دعوت
۵۵	بحر ظلمات کے ساحل تک	۷۷	فضائل مسجد
۵۶	اسلام اور پیغمبر اسلام	۷۸	بے غبار تحریریں
۵۷	غازی عبدالرشید شہیدؒ	۷۹	مسلمان کون ہوتا ہے؟
۵۸	شاتم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۰	معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۵۹	حضرت سیدنا صدیق اکبر	۸۱	چہار شنبہ کی شرعی حیثیت
۶۰	حضرت سیدنا عمر فاروق	۸۲	زاد محمود فی فضائل درود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۸۳	حضرت سیدنا عثمان غنی	۱۰۳	علماء کرام کا مقام
۸۴	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ	۱۰۴	بیت المقدس
۸۵	شہید کربلا	۱۰۵	ختم نبوت
۸۶	حضرت سیدنا امیر معاویہ	۱۰۶	زاد الصالحین
۸۷	نغمہ زنداں	۱۰۷	عربی زبان
۸۸	معارف الحدیث (جلد ۱)	۱۰۸	ارمغان مقیم
۸۹	معارف الحدیث (جلد ۲)	۱۰۹	سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۹۰	معارف الحدیث (جلد ۳)	۱۱۰	تزکیہ نفس
۹۱	معارف الحدیث (جلد ۴)	۱۱۱	جہیز کی شرعی حیثیت
۹۲	معارف الحدیث (جلد ۵)	۱۱۲	ذوق خطابت
۹۳	معارف الحدیث (جلد ۶)	۱۱۳	مضامین فی سورۃ یاسین
۹۴	معارف الحدیث (جلد ۷)	۱۱۴	ختم بخاری شریف
۹۵	نماز کتاب	۱۱۵	مضامین بخاری شریف
۹۶	فیضان حقانی (تبصرے)	۱۱۶	تقدیر کیا ہے؟
۹۷	مجلس ذکر	۱۱۷	فکر آخرت
۹۸	شان امت محمدی	۱۱۸	یوم دفاع پاکستان
۹۹	نقوش (اداریے)	۱۱۹	پیغام توحید
۱۰۰	رمضان المبارک	۱۲۰	یوم آزادی پاکستان
۱۰۱	قربانی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	۱۲۱	فیضان مقیم (خلافت نامہ)
۱۰۲	پاکستان کے خلاف گہری سازش	۱۲۲	مشکلات القرآن (مترجم)